لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

النور

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

اگست و ستمبر و اکتوبر ۲۰۰۰ء

ظہور و تبوک و اخاء ۱۳۷۹ ہش

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV, in a silent prayer after the flag hoisting ceremony at the 35th Annual Convention, UK, on July 28, 2000

THE AHMADIYYA GAZETTE IS PUBLISHED BY **THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc,** AT THE LOCAL ADDRESS 31 Sycamore St., Box 226, Chauncey, OH 45719. **PERIODICALS POSTAGE PAID AT CHAUNCEY, OHIO 45719.**
Postmaster: Send address changes to:

THE AHMADIYYA GAZETTE
P. O. BOX 226
CHAUNCY, OH 45719
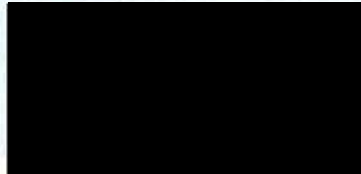
SECTIONS OF THE AUDIENCE AT THE UK JALSA SALANA 2000
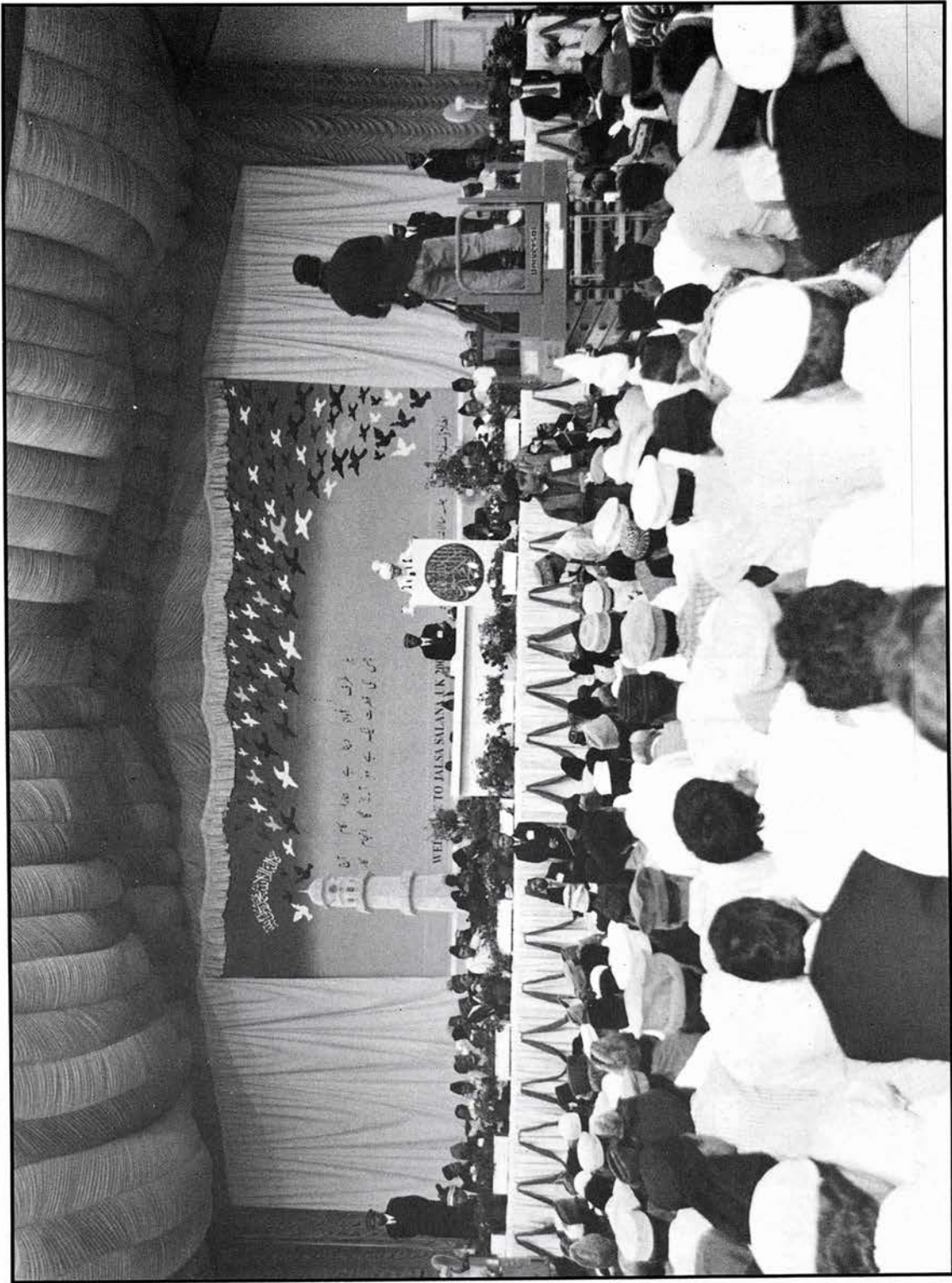
Huzoor Addressing the 35th Jalsa Salana U.K.

SOME SCENES FROM THE UK JALSA SALANA 2000
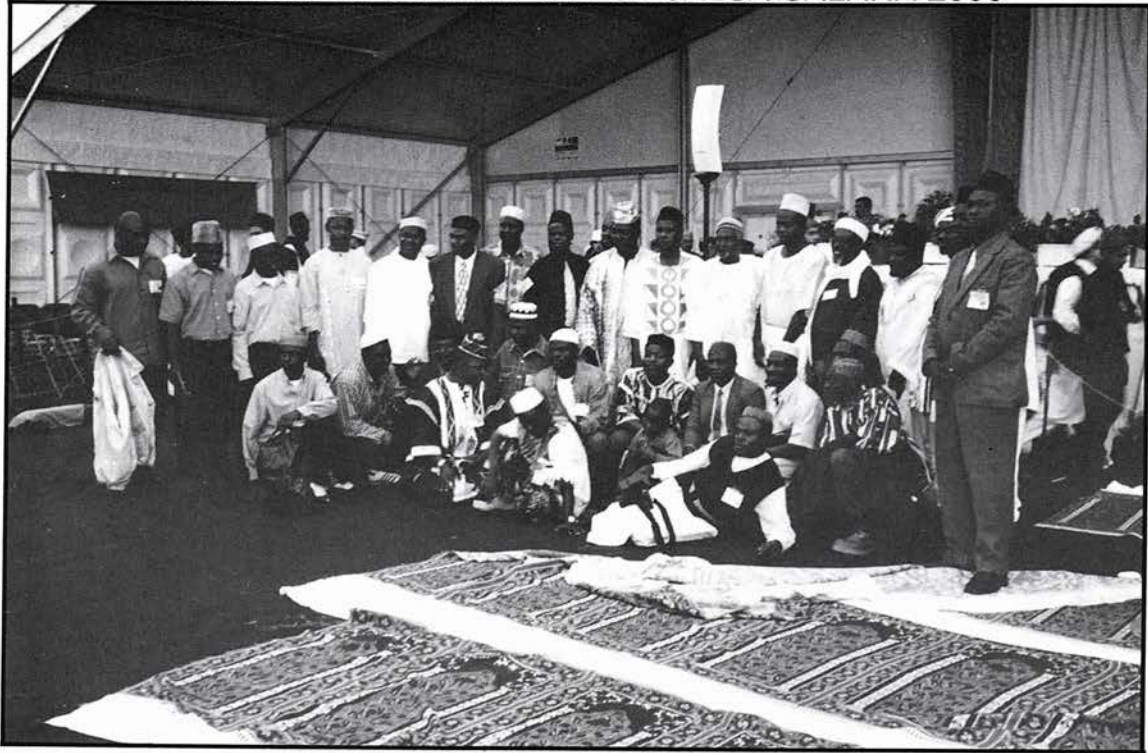
Some Foreign Delegates to the UK Jalsa Salana 2000
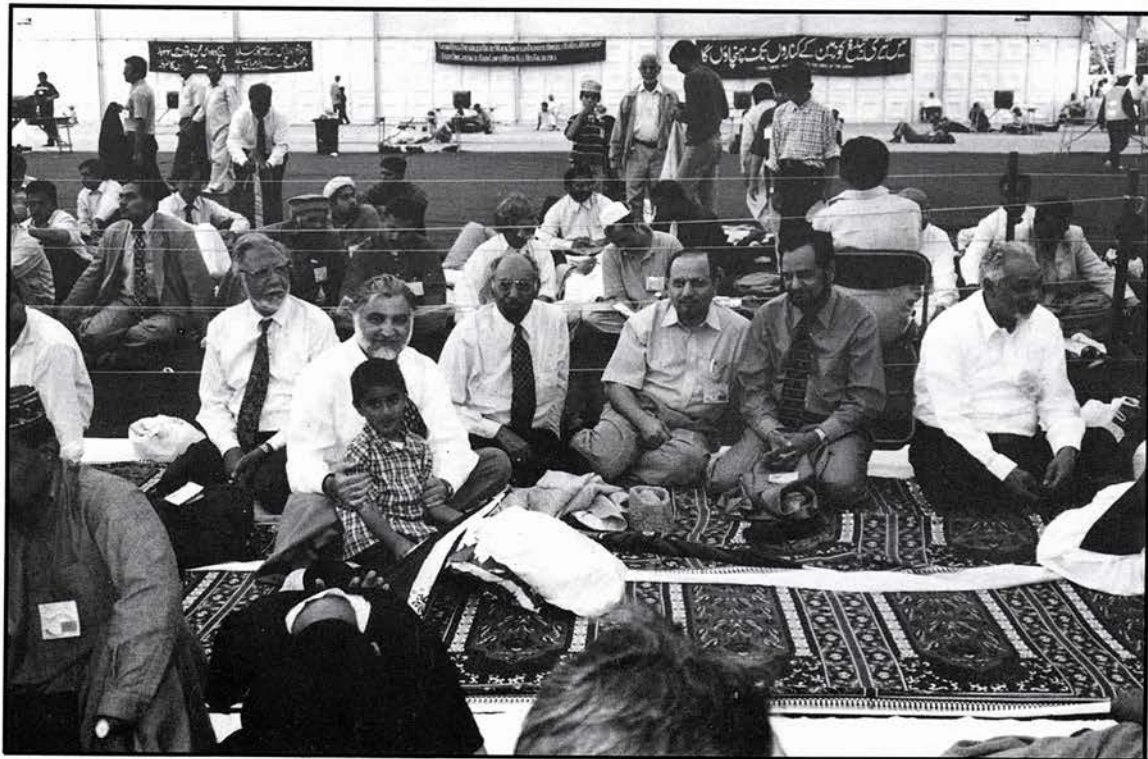
Some participants from the USA at the UK Jalsa Salana 2000

Officials of the MTA (Muslim Television Ahmadiyya) International in U.K.

Guests during a meal at the USA Jalsa Salana 2000

SOME SCENES FROM THE USA JALSA SALANA 2000
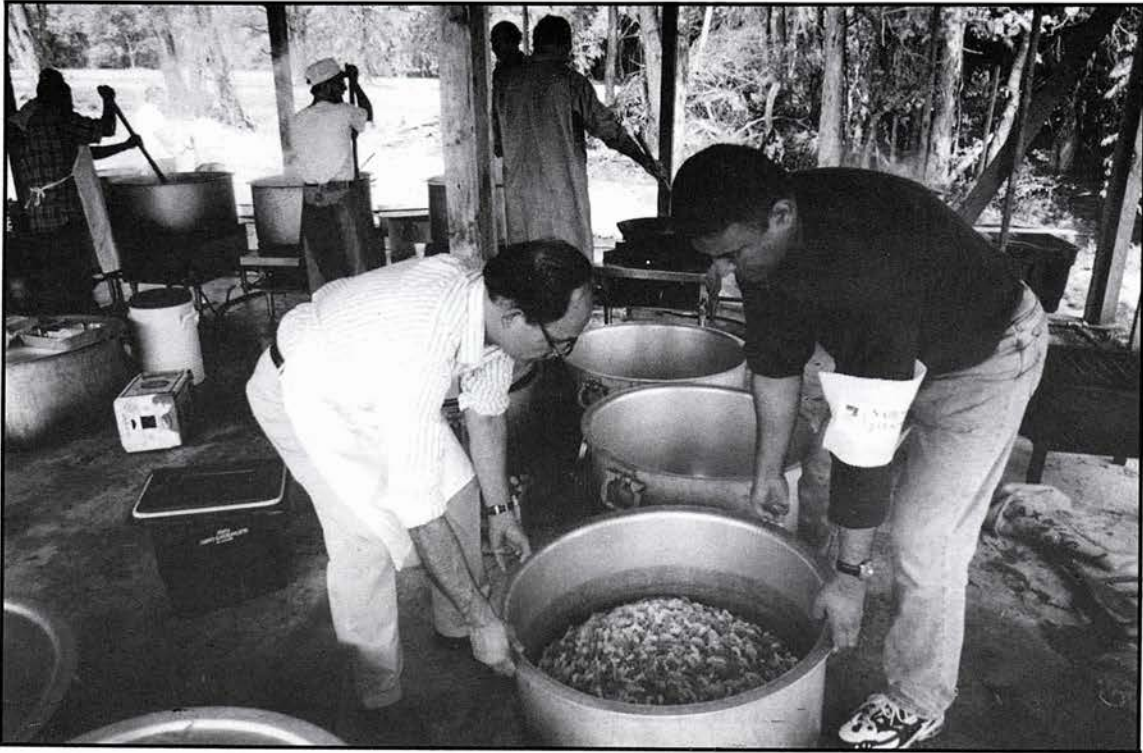
Above and Below: Preparation of Food at the USA Jalsa Salana 2000

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

النور

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

فہرست مضامین

القرآن الحکیم

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷﴾

۷۔ اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَ هُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸﴾

۸۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ﴿۹﴾

۹۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَ لَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کر دے خواہ مشرک برا منائیں۔

احادیث النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

— عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب و بخاری کتاب الجہاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

— عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ۔ وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

(مسلم کتاب العلم باب من سن حسنۃ اوسیئۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنیوالے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس بُرائی کے کرنیوالے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے (یعنی عمل کرنیوالے کی طرح اُسے بھی ثواب و اجر ملتا ہے)

— عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا ، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

(مسلم کتاب الجہاد باب فی الامر بالتیسیر و ترک التنفیر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کیلئے آسانی مہیا کرو، ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو، ان کو مایوس نہ کرو۔

— عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔

(ترمذی ابواب الفتن باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کریگا۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے ۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے ۔
پس اِس انقلاب عظیم کو دیکھو!

اول میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھے یہ موقعہ دیا کہ میں پھر اس شہر میں تبلیغ کرنے کے لئے آؤں ۔ میں اس شہر میں 14 برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت اس شہر سے گیا تھا جب کہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر، تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تھا اور میں لوگوں کی نظر میں اس انسان کی طرح تھا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جائے گی اور اس سلسلہ کا نام و نشان مٹ جائے گا ۔

چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا ۔ اور سارے ہندوستان میں اس فتویٰ کو پھرایا گیا ۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خداتعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا ۔ میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تجویز ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھرایا گیا ۔ اور دو سو کے قریب مولویوں اور مشائخوں کی گواہیاں اور مہریں اس پر کرائی گئیں ۔ اس میں ظاہر کیا گیا کہ یہ شخص بے ایمان ہے ، کافر ہے ، دجال ہے ، مفتری ہے ، کافر ہے بلکہ اکفر ہے ۔ غرض جو جو کچھ کسی سے ہو سکا میری نسبت اس نے کہا اور ان لوگوں نے اپنے خیال میں سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب سلسلہ کو ختم کر دے گا ۔ اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہوتا تو اس کے ہلاک کرنے کے لئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا لیکن اس کو خداتعالیٰ نے قائم کیا تھا ۔ پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا ۔ جس قدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی ۔

اور آج میں خداتعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی ۔

پس اس انقلاب عظیم کو دیکھو کہ کیا یہ انسانی ہاتھ کا کام ہو سکتا ہے ؟ دنیا کے لوگوں نے تو چاہا کہ اس سلسلہ کا نام و نشان مٹا دیں اور اگر ان کے اختیار میں ہوتا تو وہ کبھی کا اس کو مٹا چکے ہوتے ۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے ۔ وہ جن باتوں کا ارادہ فرماتا ہے دنیا ان کو روک نہیں سکتی اور جن باتوں کا دنیا ارادہ کرے مگر خداتعالیٰ ان کا ارادہ نہ کرے وہ کبھی ہو نہیں سکتی ہیں ۔

غور کرو ۔ میرے معاملہ میں کل علماء اور پیرزادے اور گدی نشین مخالف ہو گئے اور دوسرے مذہب کے لوگوں کو بھی میری مخالفت کے لئے اپنے ساتھ ملایا ۔ پھر میری نسبت ہر طرح کی کوشش کی ۔ مسلمانوں کو بدظن کرنے کے لئے مجھ پر کفر کا فتویٰ دیا ۔ اور پھر جب اس تجویز میں بھی کامیابی نہ ہوئی تو پھر مقدمات شروع کئے ۔ خون کے مقدمے میں مجھے پھنسایا اور ہر طرح کی کوششیں کیں کہ میں سزا پا جاؤں ۔ ایک پادری کے قتل کا الزام مجھ پر لگایا گیا ۔

اس مقدمے میں مولوی محمد حسین نے بھی میرے خلاف بڑی کوشش کی اور خود شہادت دینے کے واسطے گیا ۔ وہ چاہتا تھا کہ میں پھنس جاؤں اور مجھے سزا ملے ۔ مولوی محمد حسین کی یہ کوشش ظاہر کرتی تھی کہ وہ دلائل اور براہین سے عاجز ہے اس لئے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب دشمن دلائل سے عاجز ہو جاتا ہے اور براہین سے ملزم نہیں کر سکتا تو ایذاء و قتل کی تجویز کرتا ہے اور وطن سے نکال دینے کا ارادہ کرتا ہے ۔ اور اس کے خلاف مختلف قسم کے منصوبے اور سازشیں کرتا ہے ۔

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں جب کفار عاجز آگئے اور ہر طرح سے ساکت ہوگئے تو آخر انہوں نے بھی اس قسم کے حیلے سوچے کہ آپ کو قتل کر دیں یا قید کریں یا آپ کو وطن سے نکال دیا جاوے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ایذائیں دیں مگر آخر وہ سب کے سب اپنے ارادوں اور منصوبوں میں نامراد و ناکام رہے ۔ اب وہی سنت اور طریق میرے ساتھ ہو رہا ہے ۔ مگر یہ دنیا بغیر خالق اور رب العالمین کے ہستی نہیں رکھتی ۔ وہی ہے جو جھوٹے اور سچے میں امتیاز کرتا ہے اور آخر سچے کی حمایت کرتا اور اسے غالب کرکے دکھا دیتا ہے ۔

(لیکچر لدھیانہ ۔ روحانی خزائن ۔ جلد 20 ، صفحہ 249-251)

حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا پر کیف اور پر لذت تذکرہ

خدا کرے کہ تم میں ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ تم زمین کے ستارے بن جاؤ

2000ء سے 2002ء تک اللہ کی تائید کے معجزانہ نشانات ظاہر ہونگے

جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو ذکر الٰہی' درود شریف کا ورد اور نمازیں باجماعت ادا کرنے کی تلقین

جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے پہلے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2000ء بمقام اسلام آباد (برطانیہ) کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اسلام آباد (لندن): 28 جولائی 2000ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا تذکرہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے اسلام آباد (لندن) سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس کے ساتھ دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے 35ویں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2000ء کے افتتاح کے روز جلسہ گاہ اسلام آباد (ٹلفورڈ۔ سرے) میں خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کی دعائیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں بعض الہامات ہیں بعض اشعار ہیں اور بعض دعاؤں کا صرف ترجمہ بیان ہوگا۔

انصار دین عطا ہونے کے لئے ''حضرت مسیح موعود نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کے نام خط میں دعا کی اے میرے رب میرے واسطے دین کے لئے معاون و مددگار عطا کر۔ اور میرے سارے غم دور کر دے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کیلئے دعا کی کہ تم میں ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے درثمین سے دو دعائیہ اشعار سنائے ایک شعر یہ ہے۔

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

حضرت مسیح موعود نے جو دعائیں کیں ان میں کہا مجھے کوئی توفیق حاصل نہیں سوائے اللہ کی مرضی کے۔ دعائے مغفرت کرتے ہوئے عرض کی اے میرے رب اپنے بندے کی نصرت فرما دشمن کو ذلیل و رسوا کر۔ میری دعا سن اور قبول کر فارسی اشعار میں دعا کی اے اللہ اپنی مخلوق پر رحم فرما فیصلہ کن امر نازل کر جس سے ہر قسم کے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی طویل دعا بیان کی اس میں عرض ہے ''اے خدا مجھے ایسی آنکھیں دکھا جو تیری یاد میں روتی ہوں اور وہ دل دکھا جو تیری یاد میں کانپ جائیں۔'' حضور ایدہ اللہ نے فرمایا انڈونیشیا کے حالیہ دورے کے دوران میں نے وہ آنکھیں دیکھیں جو بے اختیار خدا کے خوف سے روتی تھیں اور آنسو بہاتی تھیں۔ خدا ان آنکھوں پر رحم کرے ان کی دعاؤں کو قبول کرے جو دین حق کی خاطر مانگی گئیں۔ حضور ایدہ اللہ نے 1900ء میں مانگی گئیں حضرت مسیح موعود کی دعائیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ دیکھیں گے کہ آج حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل اسی قسم کے اللہ کے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ ان افضال الٰہی کے متعلق حضور نے فرمایا کہ میں کل کی تقریر میں بیان کروں گا۔ حضور نے فرمایا آپ 2000ء سے 2002ء تک حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے حیرت انگیز معجزات دیکھیں گے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے وہ طویل دعا بیان فرمائی جو حضرت مسیح موعود نے 1900ء میں مانگی۔ اس دوران بڑی تیز بارش شروع ہوگئی جس کی وجہ سے چند منٹوں کے لئے لائیو نشریات میں خلل پڑا۔ مگر جلد ہی سلسلہ بحال ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ جو بڑے زور سے بارش برس رہی ہے یہ اللہ کی رحمت کا نشان ہے۔ امید ہے کہ اس کے باوجود آپ تک میری آواز پہنچ رہی ہوگی۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے مہمانوں اور میزبانوں کے لئے بعض قیمتی نصائح فرمائیں جس میں مہمانوں سے عزت و احترام سے پیش آنے' جلسے کے تینوں دن شمولیت کرنے' بلند آواز سے قہقہے بلند کرنے سے رکنے کی نصائح فرمائیں۔ نیز فرمایا اگر کسی مہمان کو کار پر لفٹ دیں تو ہرگز اس سے کرایہ وصول نہ کریں۔ مہمان اور میزبان دونوں ذکر الٰہی کریں' درود شریف کا ورد کرتے رہیں۔ نماز باجماعت کبھی ترک نہ کریں۔ حضور نے فرمایا مرکزی انتظام کے تحت نعرے لگائے جائیں گے جو از خود نعرے لگائیں گے ان کے بارے میں ٹی وی کو ہدایت ہے کہ انکے چہرے نہ دکھائے جائیں۔ فرمایا وقت کی پابندی کریں' تقاریر سنیں' صفائی کا خاص اہتمام کریں۔ غض بصر اور پردے کا خیال رکھیں۔ اگر کوئی بے پردہ ہے تو ہرگز سختی سے نہ ٹوکیں بلکہ لجنات ان کو الگ لیجا کر ہدایت کریں۔ حفاظت صرف اللہ کی ہے تاہم دائیں بائیں چوکس ہو کر نظر رکھیں۔ اپنے اپنے علاقے میں اللہ کے نشانات کا ذکر کرتے رہیں۔

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا گم نام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

آٹھویں عالمی بیعت 2000ء

چار کروڑ سینے نورِ توحید سے جگمگا اٹھے

بیعت کرنے کے بعد تمام دنیا کے احمدیوں کا عالمی سجدۂ تشکر

دو کروڑ کے ٹارگٹ کے مقابل پر چار کروڑ افراد ایک سال میں احمدیت میں داخل ہوئے

اسلام آباد (برطانیہ): 30 جولائی 2000ء سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے تیسرے روز پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجے (لندن وقت 1 بجے دن) آٹھویں عالمی بیعت لی جس میں ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے سب براعظموں میں موجود کروڑوں احمدیوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ جب عالمی بیعت کے لئے تشریف لائے تو آپ نے حضرت مسیح موعود کا بابرکت سبزی مائل کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ مارکی میں تشریف لائے اور اس جگہ تشریف فرما ہوئے جہاں پہلے سے احمدی احباب قطاروں میں منظم طریق پر بیٹھے ہوئے تھے۔

تاریخ ساز اعلان

حضور ایدہ اللہ نے بیعت سے پہلے فرمایا

آج

4 کروڑ 13 لاکھ 8 ہزار 975

افراد اس عالمی بیعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ گذشتہ روز دوسرے دن کی تقریر میں حضور ارشاد فرما چکے تھے کہ ان میں دو کروڑ سے زائد صرف ہندوستان میں بیعتیں ہوئی ہیں اور باقی دو کروڑ سے زائد نومبائع افریقہ اور دیگر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا۔ حضور کے دست مبارک پر دیگر احباب نے ہاتھ رکھے اور ان کی پیٹھوں پر دیگر افراد نے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ قائم کیا۔ مارکی سے باہر موجود احباب نے بھی ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر یہ رابطہ قائم کیا ہوا تھا۔ مارکی میں مختلف زبانوں کے بینرز لگے ہوئے تھے۔ جہاں پر مختلف زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرانے والے احباب موجود تھے۔

روح پرور نظارے

حضور نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ ایک ٹکڑا پڑھ کر حضور رک جاتے اور مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ کرکے ان الفاظ کو دوہرایا جاتا۔ اس موقعے پر روحانی لطف و مسرت کا ایک حسین شور برپا ہو جاتا۔ بیعت کے آخری الفاظ جو استغفار پر مشتمل ہوتے ہیں' پڑھتے ہوئے حضور کی آواز گلوگیر ہو گئی احباب پر بھی رقت کا عالم طاری تھا گناہ دھل رہے تھے۔ فرشتے رحمتیں برسا رہے تھے۔ ایک تاریخ ساز لمحہ رقم ہو رہا تھا۔ روحانی جذب و مسرت کا ایک ناقابل بیان عالم ہر احمدی پر طاری تھا۔

عالمی سجدۂ تشکر

بیعت کے الفاظ دوہرانے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں حاضرین اور کل عالم کے احمدیوں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ جو جہاں تھا وہ وہیں مولا کریم کے آستانے پر سجدہ ریز ہو گیا۔ ایم ٹی اے کے توسط سے یہ روحانی منظر دیکھنے والے کروڑوں احمدی بھی اپنے اپنے ممالک میں سجدہ ریز ہو گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھایا تو تمام احباب نے بھی سر اٹھایا۔ ہر آنکھ مولا کی محبت میں بھیگی ہوئی تھی۔ حضور نے رومال سے آنکھیں خشک کیں اور یوں عالمی بیعت کی یہ تاریخ ساز تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

بے مثل واقعہ

عالمی بیعت کی یہ تقریب اور چار کروڑ سے زائد افراد کا ایک سال میں احمدیت میں داخل ہونا تاریخ عالم اور تاریخ مذہب

کا انتہائی منفرد اور بے نظیر واقعہ ہے۔ اس نے عالم احمدیت میں ہر طرف خوشیاں بکھیر دی ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں جنہوں نے یہ روحانی لحات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور ان میں شرکت کی۔

اس تاریخ ساز واقعہ پر ہم تمام جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں ھدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے۔ حضور کی قیادت میں اس سے بڑھ کر کامیابیاں عطا فرمائے اور ہمیں خلافت احمدیہ سے وفا کے تقاضے نبھانے کی توفیق دے (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی بیعت کی 8 تقاریب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ 1993ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ آٹھ سالوں میں 6 کروڑ 32 لاکھ 14 ہزار 884 نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کر چکے ہیں۔ سال وار تفصیل یہ ہے۔

204308	1993ء
421753	1994ء
847725	1995ء
1602721	1996ء
3004585	1997ء
5004591	1998ء
10820226	1999ء
41308975	2000ء
63214884	میزان

عالمی جلسے اور عالمی بیعت کا ایک تاثر

رفتہ رفتہ عالمی جلسے کا منظر یوں بڑھا
اللہ اللہ! سارا عالم ایک جلسہ گاہ بنا

ایم ٹی اے کے واسطے سے جب سنی "اُن" کی نوا
یوں لگا ہم ہجر کے ماروں سے "کوئی" آ ملا

پہلے اٹھی فرش سے پھر عرش سے نازل ہوئی
یوں سنی کانوں نے گویا اپنے آقا کی صدا

"اسمعوا صوت السما" کا ایک نظارہ تھا یہ
بھا گئی ہے اب کروڑوں کے دلوں کو یہ ادا

اسود و احمر پئیں گے اب سبھی اس گھاٹ سے
اپنے اپنے ساتھ لائیں گے سبھی رنگِ وفا

یہ ندائے آسمانی پھیلتی ہی جائے گی
امتیاز حق و باطل ہو رہا ہے بے خطا

عرشِ اعظم سے چلی ہے گویا رحمت کی نسیم
ہو گئی مقبول، امجد، پُر خطاؤں کی دعا

یعقوب امجد (کھاریاں)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے پہلے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب۔ 28 جولائی 2000ء

ہم عنقریب نشان دکھائیں گے۔ تمام زمین اللہ کی بادشاہت سے جگمگا اٹھے گی

یہ ناقابلِ یقین کامیابیاں حضرت مسیح موعود کے سو سال پہلے کے الہامات کا نتیجہ ہیں

اللہ آپ کے ساتھ ہے، آپ کے ساتھ ہے، آپ کے ساتھ ہے اسی پر توکل کریں

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اسلام آباد (برطانیہ) 28 جولائی 2000ء۔ جماعت احمدیہ کی دینی روایات دعاؤں، ذکر الٰہی اور درود شریف کے ورد کے ماحول میں آج یہاں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 35 ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔

پرچم کشائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی خطاب سے قبل لوائے احمدیت لہرایا جبکہ برطانیہ کا قومی جھنڈا مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے لہرایا۔ جس وقت حضور ایدہ اللہ پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے تو ہلکی بارش ہو رہی تھی اور حضور کے لئے چھتری تانی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ یعنی مارکی میں داخل ہوئے تو احباب جماعت نے پر زور نعرے لگا کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ بھی چند لمحے تک کھڑے ہو کر نعرے سماعت فرماتے رہے۔

تلاوت و نظم

بعد ازاں افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی بعد ازاں ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا یہ ترجمہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس کے بعد ناروے کے مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے حضرت مسیح موعود کے منتخب اردو اشعار ترنم سے سنائے۔ جس کا پہلا شعر تھا

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

حضور ایدہ اللہ کا خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق رات نو بجے (لندن وقت شام 5 بجے) شروع ہوا۔ یہ خطاب پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور ایدہ اللہ افتتاحی خطاب ارشاد فرمانے کے لئے منبر پر تشریف لائے تو احباب جماعت نے ایک بار پھر زوردار نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ صف کی آیات 9۔10 کی تلاوت فرمائی۔ اور اس کے بعد اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے الہامات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا گزشتہ چند سال سے میرا یہ معمول ہے کہ سو سال پہلے حضرت مسیح موعود کو جو الہامات ہوئے ان کا ذکر افتتاحی تقریر میں کرتا ہوں۔ عین سو سال کے بعد ان الہامات کے پورے ہونے کے کرشمے ایک بار پھر نظر آتے ہیں۔ اور یہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ پورے ہوتے نظر آتے ہیں۔

بھارت میں کامیابیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے 1900ء میں حضرت مسیح موعود کو ہونے والے الہامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ آریوں کا بادشاہ ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی جو غیر معمولی پذیرائی ہوئی ہے یہ انہی الہامات کا نتیجہ ہے۔ ہندوستان میں اس کی غیر معمولی برکت اس سال ظاہر ہوئی ہے۔ یہ ناقابل یقین کامیابیاں ہیں جو اس سال ظاہر ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ کرشن جو آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ ایک بڑا تخت جو مربع شکل کا ہے اس پر میں ہندوؤں کے درمیان بیٹھا ہوں ایک ہندو کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ ایک دوسرا ہندو میری طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہیں۔ اس کے بعد ہندو مجھے نذرانے اور مال دیتے ہیں۔

فرمایا کرشن کی دو صفات بیان کی گئی ہیں۔

1- رودر یعنی درندوں کو قتل کرنے والا
2۔ گوپال۔ یعنی گائے پالنے والا

یہ دونوں صفتیں مجھے عطا کی گئی ہیں۔

20۔ مارچ 1900ء کو الہام ہوا بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ کیا مجھے رد کرو گے۔

بااقبال انجام

حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور ایک سفید ورق دکھایا گیا جس کی آخری سطر ہے۔ اقبال۔ اس میں بااقبال انجام کی طرف اشارہ ہے۔ الہام ہوا

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

جو مجھے کافر کہتے تھے وہ اس الزام میں پکڑے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی ہے۔ ہر پڑھنے والا یاد رکھے۔ الہام ہوا

جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے ۔

مجھے کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت پوری ہو گی ۔ کوئی ایسی چمکتی دلیل ظاہر ہو گی جو فیصلہ کر دے گی ۔

حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا حضرت مسیح موعود کو دردسر کی شکایت تھی ۔ اس دوران بار بار الہام ہوا جس کا ترجمہ ہے

میں امرا کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں امیر لوگوں کا ذکر نہیں بلکہ فرمایا صاحب امر لوگوں کے ساتھ اچانک تیری طرف آؤں گا ۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کی وجہ سے سخت تکلیف تھی اور شانوں پر کاربنکل کی قسم کے آثار نظر آتے تھے ۔ اس پر اللہ کی طرف سے الہام ہوا قسم ہے موت کی جب ہٹائی جائے گی ۔ اس وقت سے ہماری زندگی کا ہر سیکنڈ الہام کی صداقت کا ثبوت ہے ۔

ترقیات کی خبریں

حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (-) - پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار ۔

الہام ہوا ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا لیکن دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا ۔

الہام ہوا ایک عزت کا خطاب ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہو گا ۔ اللہ تیرا نام بڑھا دے گا ۔ میں اپنی چمکار دکھاؤں گا ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا فرشتوں نے تیری مدد کی ۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا ۔ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے ۔ لوگ آئے اور دعویٰ کر گئے خدا نے ان کو پکڑا ۔

ہم نے اس کی قوم کی طرف بھیجا ۔ لوگوں نے اسے کذاب کہا اللہ نے کہا میرا دوست پوشیدہ ہے ۔ میں ہر ایک قوم سے گروہ در گروہ تیری طرف بھیجوں گا ۔ یہ خدا کا کلام ہے جو عزیز و رحیم ہے ۔

اللہ نے الہاماً بتلایا گیا یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والے ہیں ۔ یہ سب بھاگ جائیں گے لوگوں نے کہا ہم تجھے ہلاک کر دیں گے ۔ خدا نے کہا میں اور میرے رسول غالب رہیں گے ۔ میں عنقریب اپنی فوجوں کے ساتھ آؤں گا ۔

اللہ نے الہام فرمایا یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے ۔ اس نے تجھے ان کی طرف بھیجا تا توان کو ڈرائے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے ۔

فیصلے کا دن

اللہ نے فرمایا میرا دن بڑے فیصلے کا دن ہے ۔ تو سیدھی راہ پر ہے ۔ ہم نے جو وعدے کئے ہیں ہو سکتا ہے کہ ان میں کچھ تیری زندگی میں پورے کر کے دکھلا دیں یا تجھے وفات دے دیں اور پھر وعدے پورے کریں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات کو یاد رکھیں ۔ یہ وعدے بڑی شان سے پورے ہوں گے ۔

ظالموں کے بارے میں کلام نہ کر ۔ انہوں نے تجھے ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے وہ کہتے ہیں کیا یہی ہے جسے خدا نے مبعوث کیا ۔ یاد کر وہ شخص جس نے تیرے پر تکفیر کی ۔ سب سے پہلے کفرنامہ پر مہر لگائی ۔ اللہ نے فرمایا ابولہب ہلاک ہو گیا ۔ اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے ۔ ہامان نے جب تکفیر پر مہر لگائی تو بڑا فساد برپا ہوا ۔ بہت باتیں ہیں جنہیں تم نہیں چاہتے مگر تمہارے لئے اچھی ہیں ۔

حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا یہ خبریں بار بار پوری ہو چکی ہیں ۔ اب خدا معلوم یہ خبر کس رنگ میں پوری فرمائے گا ۔ ہم ضرور اسے پورا ہوتے دیکھیں گے ۔

غلبہ کی بشارات

اس موقعہ پر احباب کرام نے زبردست نعرے بلند کئے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے الہامات بیان کرتے ہوئے فرمایا میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہے گا ۔ اس کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرے گا ۔ خدا ایسا نہیں کہ چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے ۔

میں ہی خدا ہوں ۔ تو سراسر میرے لئے ہو جا ۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا اللہ نے فرمایا ہم نے (اس عاجز کو) اس کی قوم کی طرف بھیجا ۔ قوم اس سے روگرداں ہو گئی اسے کذاب ' دنیا کے لالچ میں مبتلا قرار دیا اور کہا کہ یہ ایسے حیلوں سے دنیا کماتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا میرے بہت قریب ہے ۔ وہ قریب ہے مگر مخالفوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے ایک شعر میں اس کیفیت کی تشریح کی ہے کہ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

یعنی ہم خدا کی امان میں آ گئے ۔

حضرت مسیح موعود کو ہونے والے 1900ء کے الہامات کا تذکرہ جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۔ اللہ نے فرمایا ۔ تیرا خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے ۔ خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے ۔ جو خدا کی طرف سے ہیں مغلوب نہیں ہونگے ۔ خدا وہی خدا ہے جس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا غالب کرے ۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں اپنی طرف سے نہیں خدا کی طرف سے سب باتیں کہتا ہوں ۔ تا خدا بھی تم سے محبت کرے ۔ لوگ مدد کریں گے خدا بھی مدد کرے گا ۔ خدا ایسا نہ کرے گا کہ تجھ کو چھوڑ دے تو ایسا مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی ۔

اللہ نے فرمایا تجھے بشارت ہو تو میری مراد ہے ۔ تیرا بھید میرا بھید ہے ۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید ۔ تیرے لبوں سے نعمت اور حقائق و معارف جاری ہوتے ہیں تو برکت دیا گیا ہے ۔

انتظار کرو

اللہ نے فرمایا تو وہ مسیح موعود ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا ۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جائے گا تو نے نہیں دیکھا کہ دشمن پر اس کی زمین تنگ سے تنگ تر ہوتی جا رہی ہے ۔ میرے نشانات کا انتظار کرو ۔ تو برگزیدہ ہے ۔ صبر کر جب تک ہمارا حکم نہ آ

جاوے۔ اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو ڈرا۔ اپنی قوم کو ڈرا۔ میں کھلا کھلا نذیر ہوں۔ خدا ان کے لئے کفایت کرے گا۔ ان کو واپس لائے گا۔ خدا کا وعدہ حق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ حق ہے اور تو شک کرنے والوں میں سے نہ بن۔

وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ نظارے بکثرت دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں کہ اللہ کی نصرت وحی و کشوف کے ذریعے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور ہوتی چلی جائے گی۔

صبر کر

1900ء میں حضرت مسیح موعود کے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً فرمایا خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا۔ تو میری مراد ہے۔ میں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ وقت آگیا ہے کہ تجھے لوگوں میں شہرت دی جائے۔ نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے۔ تکفیر کے فتنے سے جو تکلیف تجھے پہنچی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ صبر کر جس طرح خدا کے اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ اس مصیبت کے صلے میں ایسی بخشش ملے گی جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔

میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ تیری جماعت کو مخالفوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ **میں اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔** دنیا میں ایک نذیر آیا۔ خدا اس کا نگہبان ہے۔ خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ وہ رحمٰن رحیم ہے۔ لوگ تجھے ڈرائیں گے تو مت ڈر کہ تو غالب رہے گا۔ میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

اٹل باتیں

اللہ نے فرمایا تو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ تم اپنی جگہ کام کرو میں اپنی جگہ کام کروں گا تب علم ہو گا۔ کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ اگر تم نے منہ پھیر لیا تو وہ بھی منہ پھیر لے گا۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ خدا عرش سے

تیری تعریف کرتا ہے ہم عنقریب دلوں میں رعب ڈالیں گے۔

ہم کہتے ہیں ہو جا۔ تو وہ بات ہو جاتی ہے ہم مقررہ وقت تک مہلت دے رہے ہیں۔ میری نصرت آئے گی۔ جب (مخالفین) اللہ کی نصرت کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ اللہ معاف کرے گا۔ اللہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ مومنوں کے لئے بشارت دو۔ اللہ ہرگز انہیں رسوا نہیں کرے گا۔

11 دسمبر 1900ء کو الہام ہوا۔ میں ہرگز اس وقت تک نہ مروں گا جب تک اللہ مجھے جھوٹے الزامات سے بری ثابت نہ کر دے۔

بعد گیارہ انشاء اللہ۔ اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ گیارہ دن یا سال یا مہینے۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے۔ بہرحال ایک نشان بریت کے لئے ظاہر ہو گا۔

1900ء کا آخری الہام

ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ ہم عنقریب ان کو نشان دکھائیں گے۔ کھلی کھلی فتح ہوگی۔ جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ تمام زمین اللہ کی بادشاہت سے جگمگا جائے گی۔ ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ میری ہی عبادت کر۔ میرے غیر سے مدد مت طلب کر۔ میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا۔ میں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔ اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ اکثر لوگ نہیں جانتے۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔

حضور ایدہ اللہ کے اس پر جوش ارشاد پر احباب جلسہ نے زبردست نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعرے بلند کئے۔

حاضری

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک اور بڑی خوشخبری یہ ہے کہ رجسٹریشن کے مطابق آج پہلے دن کی حاضری 20 ہزار 637 ہے۔ جبکہ گزشتہ سال پہلے دن کی حاضری 14 ہزار تھی۔

اس وقت تک 76 ممالک کے وفود تشریف لا چکے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال پہلے روز 60 ممالک کے وفود آئے تھے۔ اس وقت 473 غیر از جماعت احباب جلسہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب قریباً پون گھنٹہ جاری رہا۔ جس کے بعد حضور نے افتتاحی دعا کرائی۔ جس میں ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے کونے کونے میں موجود کروڑوں احمدیوں نے شرکت کی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صفحہ ۳۳ سے آگے

وزیر مذہبی و سوشل امور گنی بساؤ کا خطاب

وزیر مذہبی و سوشل امور گنی بساؤ جناب ابراہیم سوری جالو صاحب کے خطاب کا اردو ترجمہ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ نے پیش کیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ آج میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے 35ویں جلسہ سالانہ میں صدر مملکت کی نمائندگی کرتے ہوئے بہت خوشی اور فخر محسوس کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں صدر کی طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں۔ ہمارے حاضر ہونے کی خاص وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہمارے ملک میں شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین اپنے حسد کی وجہ سے جماعت کی مخالفت کرتے ہیں لیکن ہماری حکومت کے نزدیک جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے جو ہمارے ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ آخر میں میں تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ پر خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب :29جولائی 2000

خاوند کی گھر سے عدم موجودگی میں دیکھ بھال کرنے والی عورت کو مرد کے برابر اجر ملے گا

حضورؐ نے عہد لیا کہ ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی

شادی کے موقع پر آنحضورﷺ نے فرمایا تحائف بھیجو

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(قسط اول)

اسلام آباد (برطانیہ) 29 جولائی 2000ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 35ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب پون گھنٹہ جاری رہا جو خواتین کے بارے میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر مشتمل تھا۔

حضور ایدہ اللہ کی آمد پر عزیزہ مکرمہ مریم جاوید صاحبہ نے تلاوت کی جس کے بعد اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرمہ شازیہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

اے خدا اے کار ساز وعیب پوش و کردگار

نہایت خوبصورت ترنم سے سنایا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا آج میں خواتین کو آنحضرت ﷺ کی وہ بعض نصائح پیش کروں گا جو آنحضورؐ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں۔ ان میں سے بعض نصائح صحابیات کو انفرادی طور پر کیں۔ بعض نصائح عورتوں کو اجتماعی طور پر مخاطب کرکے فرمائیں۔

صحابیات سے بیعت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ابوداؤد کتاب الجنائز میں ہے ایک دستی بیعت کرنے والی صحابیہ نے روایت کی کہ بیعت لیتے ہوئے حضور ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حضورؐ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ ماتم کے وقت نہ اپنا چہرہ نوچیں گی نہ واویلا کریں گی۔ نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی نہ بال بکھیریں گی۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت عہد لیتے تھے کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ کچھ عورتوں نے کہا کہ بعض عورتوں نے جاہلیت کے وقت ہماری مرگ پر آکر بین کرکے ہماری مدد کی تھی کیا ہم ان کی مدد کر سکتی ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسلام میں ایسی کوئی مدد جائز نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے آتیں تو آپ ان سے شرک نہ کرنے، چوری نہ کرنے، زنا نہ کرنے کی بیعت لیتے۔ بعض مومن عورتوں سے اس قسم کا اقرار لینا ایک مشکل اقرار تھا آنحضرت ﷺ کا ہاتھ بیعت میں کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوتا تھا۔ آپ عورتوں سے زبانی بیعت لیا کرتے تھے۔

ترمذی میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت ﷺ ایک دن مسجد سے گزرے وہاں پر عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

عورتوں کے لئے الگ دن

بخاری کتاب العلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ عورتوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ آپؐ کی ملاقات کے بارے میں مرد ہم پر غالب ہیں۔ آپؐ ایک دن ہمارے لئے بھی مقرر فرمائیں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے ایک دن مقرر فرمایا۔ آپ عورتوں سے ملاقات کرتے اور ان کو ارشادات فرماتے۔ ایک بار فرمایا تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جس نے تین بچے آگے بھیجے اور وہ اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ نہ بن گئے۔ ایک عورت نے پوچھا اگر کسی نے دو بچے بھیجے ہیں۔ یعنی اس کے دو بچے فوت ہوئے ہیں تو فرمایا ہاں وہ بھی۔ جو صبر سے کام لے وہ نجات پائے گا۔

عورتیں ثواب میں مردوں کے برابر

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت اسماء انصاریؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں عورتوں کی طرف سے حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ نے آپ کو مردوں عورتوں میں مبعوث فرمایا۔ عورتیں گھر میں پابند ہیں جبکہ مرد نماز باجماعت میں شامل ہوتے، جمعہ میں شامل ہوتے، جنازہ میں شامل ہوتے اور حج پر حج کرتے ہیں سب سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ جب کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم اس کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ان کے لئے کپڑے بُنتی ہیں۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ادا کرتی ہیں۔ کیا ہم مردوں کے ساتھ ثواب میں برابر کی شریک ہوں گی۔ مرد اپنا کام کرتے ہیں اور ہم

اپنا کام کرتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ مردوں کی طرف مڑے اور فرمایا اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ کو پیش کر سکتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی حضورؐ! ہمیں تو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی عورت اتنے اچھے پیرائے میں بات بیان کر سکتی ہے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے خواتین اچھی طرح سمجھ لو اور انہیں بتا دو خاوند کی گھر سے عدم موجودگی میں دیکھ بھال کرنے والی کو وہی اجر ملے گا جو خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس اس حالت میں آئیں کہ انہوں نے باریک کپڑا پہنا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے ان سے اعراض کیا۔ اور فرمایا جب عورت بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اس کے بدن کا کوئی حصہ نظر آوے۔ ایک روایت میں جو ابو داؤد سے لی گئی ہے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسی عورتوں پر لعنت ہو جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ اور ایسے مردوں پر لعنت ہو جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

زمانے کا بگڑا ہوا رواج

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج مرد عورتوں کی طرح بال بڑھا لیتے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرح بال کٹوا لیتی ہیں۔ ایک بچی میرے سامنے آئی جس نے ایسے بال کٹوائے ہوئے تھے۔ میں نے اسے نصیحت کی کہ ایسا نہ کرے اس نے اقرار کیا کہ وہ بال بڑھائے گی۔

شادی پر گانے

ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو علم ہوا کہ کسی کی شادی ہے۔ آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا وہاں تحفے تحائف بھجوائے؟ حضرت عائشہؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے پھر دریافت فرمایا کیا گانے والیاں بھی بھیجیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا انصار ایسے موقعوں پر گانے پسند کرتے ہیں۔ ایسی عورتیں بھیجو جو اشعار میں کہتی ہوں کہ ہم تمہارے ہاں آئے ہیں تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایک صحابیہ نے روایت کی کہ حضرت نبی کریم ﷺ میری شادی کے موقع پر تشریف لائے اور میرے بچھونے پر تشریف فرما ہوئے جس طرح تم میرے ساتھ بیٹھی ہو۔ لڑکیاں جنگ بدر کے شہداء کی یاد میں گیت گا رہی تھیں۔ آنحضور ﷺ کو دیکھ کر انہوں نے کہا ہمارے درمیان ایک ایسا نبی موجود ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ ہاں جو پہلے گا رہی تھیں وہ ٹھیک ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ فاطمہ کو رخصت کی غرض سے دلہن کے طور پر تیار کرو۔ ہم نے کمرے کو لیپ پوت کر تیار کیا۔ کمرے میں نرم نرم گدے بچھائے۔ کھجور کشمش اور میٹھا پانی رکھا۔ کپڑے اور مشکیزے لٹکائے اس طرح سادگی سے حضرت فاطمہؓ کو تیار کیا۔

شادی میں رضامندی

ابو داؤد میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے والد نے اس کی شادی ایک ایسی جگہ طے کی ہے جو اسے ناپسند ہے۔ آپ نے اسے اختیار دیا کہ چاہے تو وہ شادی قائم رکھے اور چاہے تو رد کر دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا مغرب کا یہ الزام غلط ہے کہ مسلمان بچی کی شادی زبردستی کر دی جاتی ہے۔ یہ غلط ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا۔ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ اس نے بچہ کے چچا (اپنے دیور) سے رشتہ پر رضامندی ظاہر کی۔ لیکن اس کے باپ نے اس کا رشتہ کسی اور جگہ کر دیا۔ اس عورت نے آنحضرت ﷺ کے پاس اس کی شکایت کی۔ آپؐ نے اس کے والد کو بلایا اور پوچھا۔ والد نے کہا کہ میں نے اس کے دیور سے بہتر جگہ اس کا رشتہ طے کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے باپ کا طے کیا ہوا رشتہ توڑ کر بچے کے چچا سے اس کا رشتہ طے کروا دیا۔

ایک حدیث ابو داؤد میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کے بچے کو اپنے پاس لینا چاہا۔ اس عورت نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر شکایت کی اور کہا کہ میرا پیٹ اس کا ظرف اور میری چھاتی اس کا مشکیزہ ہے۔ اب باپ اسے چھیننا چاہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تک تم دوسرا نکاح نہ کر لو بچے کی تم مستحق ہو۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل و صورت اور چال اور ڈھال میں کسی کو رسول کریم ﷺ کے مشابہہ نہیں دیکھا۔ جب وہ آنحضرت ﷺ سے ملنے آتیں تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے۔ حضرت فاطمہ کے ہاتھ چومتے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ان کو بٹھاتے جب آنحضرت ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضور ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر ان کو بٹھاتیں۔

ابو داؤد سے ایک لمبی روایت حضرت خلیفہ رابع ایدہ اللہ نے بیان فرمائی۔ حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں اپنا اور فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ کا واقعہ نہ سناؤں۔ تمام رشتہ داروں میں سے فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ حضرت علیؓ سنانے لگے کہ چکی چلا چلا کر فاطمہؓ کے ہاتھوں پر گٹے پڑ گئے۔ پانی ڈھو ڈھو کر جسم پر نشان پڑ گئے۔ جھاڑو دینے سے ہر وقت کپڑے میلے رہتے۔ میں نے ایک دن انہیں کہا کہ جاکر اپنے والد سے کوئی خادم مانگ لائیں۔ حضرت فاطمہؓ گئیں۔ اس وقت کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ بات کئے بغیر واپس آگئیں۔ اگلے روز حضور ﷺ خود تشریف لائے۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا چکی چلا چلا کر میرے

ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں پانی اٹھا اٹھا کر نشان پڑ گئے ہیں۔ مجھے کوئی خادم دلا دیں۔ آنحضور ﷺ فرمانے لگے اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو۔ اپنے رب کے فرائض ادا کرو۔ اپنے کام کاج خود کرو۔ رات کو سونے لگو تو 33 بار سبحان اللہ ' 33 بار الحمدللہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھو۔ یہ نوکر سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا پر راضی ہوں۔

رضاعی والدہ کا احترام

حضرت ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا کہ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ ایک عورت آئی آپؐ نے اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں۔ تو پتہ چلا کہ یہ آنحضرت ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

عورتوں سے نرمی کی ہدایت

بخاری کتاب الانبیاء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھا کرو۔ اللہ نے عورت کو پسلی سے پیدا کیا ہے۔ پسلی کا سب سے کج حصہ سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔

حضرت خلیفہ رابع ایدہ اللہ نے فرمایا بائبل میں ذکر ہے کہ عورت کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا گیا۔ مگر قرآن میں کہیں یہ ذکر موجود نہیں۔ عورت کی نزاکت اس کا حسن ہے اس کی کجی اور نخرہ بھی برداشت کرنا چاہئے۔ سب سے زیادہ خوبصورتی عورت کی وہی ہے جب وہ اس قسم کے نخروں سے کام لیتی ہے۔ اسے سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ سارا حسن جاتا رہے گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہو وہ جنت میں جائے گی۔

ایک حدیث میں آنحضور ﷺ نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت نہیں ہونی چاہئے اس کے ساتھ بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک بات ناپسندیدہ ہے تو دوسری پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض مرد عورت پر ظلم کرتے ہیں اس کو اس کی شکل اور اداؤں کے طعنے دیتے ہیں۔ یہ ناجائز حرکت ہے جو ہرگز اللہ کو پسند نہیں اچھی بات کی تعریف کریں اور بری بات کی پردہ پوشی کیا کریں۔

بخاری میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قریش کی عورتیں کس قدر اچھی ہیں بچوں سے محبت کرتی ہیں اور شوہروں کی نگرانی کرتی ہیں۔

جنت کا مستحق بنانے والی نیکیاں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس عورت نے پانچوں وقت نماز ادا کی ' رمضان کے روزے رکھے ' اپنے آپ کو برے کاموں سے بچایا ' خاوند کی فرمانبرداری کی ' اس عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ محاورہ ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر پہلو سے ایسی نیکیاں جنت کا حقدار بنا دیتی ہیں۔

بخاری میں روایت ہے کہ ہند بن عتبہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ میرا خاوند ابو سفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے خرچ صحیح طور پر نہیں دیتا سوائے اس کے کہ میں اس کی جیب سے نکال لوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اتنا ہی نکالو جتنی ضرورت ہے۔

یتیم بچوں اور خاوند پر خرچ کرنا

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو خواہ زیوروں سے دو۔ حضرت زینبؓ زوجہ عبداللہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ میں تم پر اور یتیم بچوں پر خرچ کرتی ہوں کیا یہ بھی صدقہ ہے۔ عبداللہ نے کہا کہ تم خود آنحضرت ؐ سے پوچھو۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضور ؐ کی طرف روانہ ہوئی اور انصار کی ایک اور عورت کو حضور ؐ کے دروازے پر کھڑے پایا۔ اس کو بھی یہی مسئلہ درپیش تھا۔ حضرت بلال ؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ کیا خاوند اور یتیم بچوں پر خرچ کرنا صدقہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ نہ بتانا کہ پوچھنے والی کون ہے حضرت بلال نے جا کر سوال کیا آنحضرت ﷺ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا زینب۔ آپ ؐ نے دریافت فرمایا کون سی زینب۔ حضرت بلالؓ نے کہا عبداللہ کی بیوی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دوہرا اجر ہے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا زینب نے تو کہا تھا کہ نہ بتانا۔ مگر بلال نے بتایا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے کہنے پر بلال نے بتایا۔ ورنہ نہ بتاتے۔ آنحضرت ؐ کے دریافت کرنے پر تو ناممکن تھا کہ بلال ؓ نہ بتاتے۔

بیماری کا خوشکن پہلو

ایک روایت ہے کہ ایک عورت بیمار تھی آنحضرت ﷺ ان کی عیادت کے لئے آئے۔ اور فرمایا بیماری کا ایک خوشکن پہلو یہ ہے کہ اللہ مرض کی وجہ سے مسلمان کی خطائیں اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ چاندی سے میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ پس مرض کے وقت دعا کرنی چاہئے۔

حضور ؐ کی ایک بیٹی نے پیغام بھجوایا کہ یا رسول اللہ ؐ میرا بچہ مرنے کے قریب ہے میرے ہاں تشریف لائیں۔ آنحضرت ﷺ نے اسے سلام بھجوایا اور فرمایا جو اللہ کا ہے اس کو اس نے لے لیا۔ صبر کرو اور اس پر ثواب کی امید رکھو عورت نے دوبارہ آپ ؐ کو بلایا اور قسم دی کہ آپ ؐ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ اٹھے اور ساتھ صحابہ بھی چلے۔ حضور ؐ کی خدمت میں بچے کو پیش کیا گیا۔ بچے کے سانس اکھڑ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ پانی کا مشکیزہ ہے۔ آنحضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد نے یہ دیکھ کر کہا۔ یا رسول اللہ ؐ یہ کیا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ محبت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ اللہ اپنے ان بندوں سے محبت کرتا ہے جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں۔

بیٹے کی وفات پر بے مثال صبر

ایک روایت میں ہے کہ ہم عورتوں کو جنازہ پر ساتھ جانے سے روکتے تھے مگر زیادہ سختی نہ کرتے تھے۔ کیونکہ خطرہ تھا کہ بعض عورتیں نوحہ وغیرہ کرتی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر عورت اصرار کرے کہ ساتھ جانا ہے تو سختی سے نہیں روکنا چاہئے۔ حضرت ام سلیم کی بخاری میں روایت ہے کہ میں نہایت صابر اور مستقل مزاج تھی۔ عمیر میرا بڑا پیارا بیٹا تھا وہ فوت ہوگیا۔ میں نے صبر کیا۔ رات کو میرے خاوند ابوطلحہ آئے میں نے انہیں کھانا کھلایا اور وہ لیٹ گئے تو میں نے کہا کہ اگر کوئی تمہیں کوئی چیز عاریتۃً دے دے اور پھر واپس لینا چاہئے تو کیا انکار کر دو گے؟ حضرت ابوطلحہ نے کہا کبھی نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ اب تمہیں بیٹے کی طرف سے بھی صبر کرنا چاہئے۔ ابوطلحہ خفا ہوئے کہ پہلے کیوں نہیں بتایا خدا تعالیٰ نے اس بات کو بہت برکت دی اللہ نے آنحضرت ﷺ کو یہ بات بتادی۔

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں۔ ان کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہ ہوسکے آنحضرت ﷺ نہایت رنجیدہ ہو کر ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا عثمان بن مظعون پہلے ہی تشریف لے جاچکے ہیں اب تم بھی جاؤ۔ عورتوں میں ان کی وفات پر کہرام مچا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ اٹھے کہ ان کو چپ کرائیں۔ آنحضرتؐ نے ان کو روکا اور فرمایا رونے میں حرج نہیں۔ حضرت فاطمہؓ قبر کے پاس بیٹھی روتی جاتی تھیں اور آنحضرت ﷺ کپڑے سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

ایک غریب کی نماز جنازہ

حدیث میں ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ آنحضرت ﷺ کو وہ نظر نہ آئی تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے بتایا کیوں نہیں۔ آنحضور ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے وہاں جا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دعا کی اور فرمایا قبریں تاریکی سے بھری ہیں۔ نماز اور دعا نے ان کو منور کر دیا ہے۔

عذاب قبر سچ ہے

بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک یہودی عورت آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا عذاب قبر سچ ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرت ﷺ جو بھی نماز پڑھتے تھے اس میں عذاب قبر سے بخشش طلب کیا کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ضروری نہیں کہ آپ نے ہر نماز کی دعا ضرور سنی ہو۔ جب بھی سنا یہ دعا سنی۔

تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں

حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے خاوند کے جس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اس عرصے میں بناؤ سنگھار سے پرہیز کرے۔ حضرت زینب بنت جحش کے بھائی فوت ہوگئے۔ انہوں نے تیسرے دن خوشبو لگائی اور فرمایا مجھے خوشبو کی کوئی خواہش نہ تھی مگر میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔

بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ آخری دفعہ بیمار ہوئے تو آپ کی کسی بیوی نے حبشہ میں ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا۔ حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام حبیبہؓ نے گرجے کی خوبصورتی کا ذکر کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کا کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اس کی جگہ پر عبادت گاہ بناتے وہ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ بیمار ہو کر فوت ہوئے ان کی بیوی نے کہا ابو سائب اللہ کی رحمتیں تم پر ہوں میں گواہی دیتی ہوں کہ اسی نے تجھے عزت دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اسے بھی نہیں؟ پھر کسے اللہ عزت دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ **نے فرمایا جب اسے موت آگئی تو دعا کرو اور بھلائی کی امید کرو۔ میں اللہ کا نبی ہوں مگر نہیں جانتا کہ میرے مرنے کے بعد مجھ سے کیا سلوک ہوگا۔ وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے** کبھی کسی کو پاکباز نہیں کہا۔

آل یاسر کے لئے دعا

آل یاسرؓ کو کفار مکہ نے شرک پر مجبور کرنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر وہ توحید کے عقیدے پر مضبوطی سے قائم رہے۔ ان کو زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا آنحضرت ﷺ ایک بار پاس سے گزرے تو یہ دیکھ کر فرمایا اے آل یاسر صبر کرو اس کے عوض تمہارے لئے جنت مقدر ہے۔ ابوجہل نے یاسرؓ کی والدہ کو گالیاں دیں پھر نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیا۔ ان کے بیٹے نے آکر کہا یا رسول اللہ اب تو حد ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو صبر کی تلقین کی اور دعا کی خدایا آل یاسر کو آخرت کی جلن سے بچا۔

تہجد کے وقت اٹھانے کی نصیحت

ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ میں حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے نماز پڑھے اور بیوی کو اٹھائے اگر وہ نہ اٹھے تو اسے پانی کے چھینٹے دے۔ اللہ اس عورت پر بھی رحم کرے جو **رات کو اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اپنے خاوند کو اٹھایا اگر اس نے پس وپیش کی تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا تا کہ وہ اٹھ جائے۔**

ایک حدیث میں آنحضور ﷺ نے فرمایا عورتوں کی بہترین مساجد ان کے گھروں کے اندر ہیں۔

اتنی عبادت کرو جتنی طاقت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث

مروی ہے ایک عورت بیٹھی تھی آنحضرتؐ تشریف لائے اور پوچھا کون ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بتایا فلاں ہے یہ اس قدر عبادت کرتی ہے کہ سوتی بھی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جس قدر تم میں طاقت ہے۔ یاد رکھو تم تھک جاؤ گی مگر اللہ نہیں اکتائے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ مسلمان مہاجر خواتین کو حضرت نبی کریم ﷺ نے نصیحت کی لا الہ الا اللّٰہ کثرت سے پڑھو۔ غفلت کرتے ہوئے بھول نہ جانا۔ انگلی کے پوروں پر گنتی کر لیا کرو۔ ان سے پوچھا جائے گا تو وہ گواہی دیں گی۔

عید کی دعا میں شمولیت

ایک روایت میں ہے کہ ہم دونوں عیدوں پر حائضہ عورتوں کو ساتھ لے کر جاتیں۔ وہ نماز کی جگہ سے الگ رہتیں مگر دعا میں شامل ہوتیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو چاہئے کہ اس کی ساتھی عورت اپنی اوڑھنی اسے بھی اوڑھا دے۔

ایک روایت بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تو مسلمان عورتیں شامل ہوتیں اور واپس جاتیں تو کوئی ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔

ایک عورت نے منبر بنوا کر دیا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ کیا میں ایسی چیز آپؐ کو نہ بنوا دوں جس پر آپ تشریف فرما ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے چنانچہ انہوں نے ایک منبر بنوا دیا جس پر کھڑے ہو کر آنحضرت ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے۔

بچیوں سے محبت کا اجر

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے ایک ایک کھجور اپنی بچیوں کو دی۔ جب وہ تیسری کھجور خود کھانے لگی تو اس کی بچیوں نے وہ بھی مانگ لی۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں بچیوں کو دے دیا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات آنحضرت ﷺ سے عرض کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نیکی کے بدلے اللہ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی یا فرمایا کہ آگ کے عذاب سے آزاد کر دیا۔

بخاری میں ایک صحابیہ کا ذکر ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ آپؐ بھی اس سے محبت کرتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے صدقہ کی ایک بکری ان کو بھیجی انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہؓ کو بھجوایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو گوشت اس نے بھجوایا ہے وہ لاؤ۔ کیونکہ وہ (صدقہ کی بکری) مستحق کے پاس پہنچ گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی کو صدقہ دیا جائے پھر وہ اس میں سے کچھ تحفہ دے دے تو صدقہ سمجھ کر اس سے پرہیز نہ کریں۔ اس کا حق ہے کہ وہ تحفہ کسی اور کو دے دے۔ وہ صدقہ نہیں ہو گا۔

سارا بچ گیا سوائے دستی کے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بکری ذبح کرائی اور سارا گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا۔ مگر تھوڑا سا گھر میں بھی رکھ لیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ دستی بچی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے دستی کے۔ بخاری کتاب الادب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اُسے کچھ بھیجے چاہے بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

بخاری کتاب الادب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے دریافت فرمایا اے اللہ کے رسول میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو تحفہ بھیجوں۔ فرمایا جس کا دروازہ قریب ہو۔

لمبے ہاتھوں والی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بخاری میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون آپ سے سب سے پہلے آن ملے گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لمبے ہاتھوں والی۔ ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ناپے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔ لیکن حضرت زینبؓ سب سے پہلے فوت ہوئیں جو ام المساکین کہلاتی تھیں اور صدقہ دینے کا بہت شوق رکھتی تھیں۔

ماں کی طرف سے صدقہ

بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور دریافت کیا کہ کیا میں اپنی مرحومہ ماں کی طرف سے صدقہ دے سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں دے سکتی ہو۔ ابو داؤد میں ایک روایت ہے کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آئی۔ اس نے اپنی بیٹی کو سونے کے بھاری کنگن پہنا رکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم پسند کرو گی کہ اللہ قیامت کو تمہیں آگ میں پھینک دے۔ اس عورت نے یہ سن کر اپنی بیٹی کے کنگن اتارے اور کہا یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ روایت پہلے بھی میں نے بیان کی ہے۔ عورتیں بارہا اپنے زیورات دین کے لئے پیش کر چکی ہیں۔ اللہ آپ کو جزا دے آپ نے صحابیہ کی سنت کو اس دور میں بھی زندہ رکھا ہے۔

عورتوں کی مالی قربانی

بخاری میں روایت ہے کہ ابن عباسؓ بیان کرتے تھے نبی کریم ﷺ عورتوں کی طرف آئے۔ حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ تھے۔ خیال ہوا کہ شاید آپؐ کی آواز عورتوں تک نہیں پہنچی چنانچہ آپ عورتوں کی طرف گئے اور ان کو صدقہ کی تحریک کی۔ چنانچہ عورتیں اپنے زیور بالیاں انگوٹھیاں وغیرہ پھینکنے لگیں حضرت بلال

اپنے کپڑے کے دامن میں ان کو اکٹھا کرتے جاتے تھے۔

بخاری کتاب الحج میں مروی ہے ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آئی اس نے کہا کہ میری ماں نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی۔ لیکن وہ نہ کر سکی اور اس کی وفات ہوگئی۔ کیا اب میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا ہاں کرو۔ کیا اگر تمہاری ماں کے ذمہ **قرض ہوتا تو تم ادا نہ کرتی؟ اللہ کے** قرض پورے کرو۔

ایک تاجر عورت کو نصیحت

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک عورت عمرے کے وقت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ایک تاجر ہوں۔ میرا خریدنے کا طریق یہ ہے کہ بہت کم قیمت لگاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کرتی جاتی ہوں اور پھر خرید لیتی ہوں۔ اور جب کوئی چیز فروخت کرنی ہو تو میرا طریق یہ ہے کہ دام زیادہ مقرر کرتی ہوں پھر اس کو کم کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر مال فروخت کرنا ہو فروخت کر دیتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس طرح نہ کیا کرو۔ قیمت مقرر کیا کرو جس پر خریدنا ہو پھر بتا دو کہ دینا ہے تو دے دو۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت جتنی قیمت ایک دفعہ بتاؤ اسی پر فروخت کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کی دنیا میں رواج ہے کہ قیمتیں مقرر کر دی جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سنت جاری فرمائی تھی۔ عورتوں کی عموماً یہ عادت ہوتی ہے کہ قیمت کو کم کرواتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک بار میں اور آصفہ خریداری کے لئے گئے۔ دکاندار نے مجھے جو قیمت بتائی وہ تھوڑی تھی اور آصفہ کو زیادہ بتائی۔ اس نے اسی قیمت پر چیز خرید لی۔ میں نے دکاندار سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ مجھے قیمت کم بتائی اور ان کو زیادہ بتائی۔ دکاندار نے کہا کہ عورتیں عموماً بھاؤ تاؤ کرتی ہیں اس لئے ان کو قیمت زیادہ بتاتے ہیں۔ پھر اس نے جو زائد پیسے لئے تھے وہ واپس کر دیئے۔

آسان حساب

ابو داؤد کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ قرآن کریم کی سخت ترین آیت یہ ہے کہ جو کوئی برائی کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ! مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کانٹا لگنا بھی اس کے برے عمل کی مکافات ہوتی ہے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے ورنہ اگر حساب لیا جاتا تو وہ شخص عذاب میں مبتلا ہو جاتا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اللہ کا فرمان ہے کہ تم سے آسان حساب لیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مارا گیا۔

گھر میں شہادت مل گئی

ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیہ کو غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت اس شرط پر دی کہ وہ مریضوں کی تیمارداری کریں۔ **انہوں نے درخواست کی کہ دعا کریں کہ مجھے شہادت نصیب ہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم گھر میں رہو وہیں اللہ شہادت عطا فرمائے گا۔** وہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں ان کو عورتوں کا امام مقرر کر دیا گیا۔ موذن مقرر کیا گیا جو اذان دیتا تھا اور آپ عورتوں کی امامت کراتی تھیں۔ آپ نے ایک لونڈی اور غلام کو یہ شرط لگائی کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے۔ ان بدبختوں نے اس نیکی کا غلط فائدہ اٹھایا۔ آپ کو ایک رات چادر ڈال کر گلا گھونٹ کر مار دیا۔ حضرت عمرؓ نے صبح کے وقت کہا کہ خالہ کی آواز نہیں آئی۔ جا کر دیکھا تو وہ وفات پا چکی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ خدا کے رسولؐ نے سچ فرمایا تھا۔ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ وہ زندگی میں ہی شہیدہ ہیں۔ ان کے گھر چلو۔

حضرت ام حرامؓ کو شہادت کی دعا

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ام حرام بنت ملحان کے گھر قیام کیا۔ آپؐ کو کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد آپؐ لیٹ گئے اور آپؐ کی آنکھ لگ گئی۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ بیدار ہوئے تو فرمایا میں نے خواب میں اپنی امت کے لوگ دیکھے جنہوں نے اللہ کے رستے میں جہاد کیا۔ وہ بحری جہازوں کے تختوں پر سوار تھے۔ حضرت ام حرامؓ نے کہا کہ دعا کریں اللہ مجھے اس گروہ میں شامل کرے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی اور پھر لیٹ گئے۔ بیدار ہوئے تو آپؐ ہنس رہے تھے۔ فرمایا میں نے اپنی امت کے مجاہد دیکھے جو بحری مہم کے لئے جا رہے تھے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا دعا کریں اللہ مجھے بھی ان غازیوں میں شامل کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم پہلے گروہ میں شامل ہوگئی ہو آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد امیر معاویہ کے زمانے میں حضرت ام حرام قبرص کی بحری مہم میں شامل ہوئیں۔ اس دوران وہ ایک بار سواری پر سوار ہونے لگیں تو گر گئیں۔ اور اس چوٹ سے شہادت کا رتبہ پایا۔

راستے کے ایک طرف چلنا

ابو داؤد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خواتین راستے کے ایک طرف چلیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کیسی پیاری سنت ہے جو اس زمانے میں بھی جاری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک طرف چلنے لگیں حتیٰ کہ دیوار سے ان کے کپڑے اٹک اٹک جاتے تھے۔

یہ مومنہ عورت ہے

مسند احمد بن حنبل میں عطا نے بہت سے صحابہ سے یہ واقعہ سنا۔ عبداللہ بن رواحہ کی لونڈی بکریاں چرا رہی تھی۔ عبداللہ نے اسے بکریوں کا خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ لیکن ایک بکری کو بھیڑیے نے چیر پھاڑ دیا۔ چرواہن نے عبداللہ کو یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے غصے میں آ کر اس کو تھپڑ مارا۔ بعد میں شرمندگی بھی ہوئی۔ آنحضور ﷺ سے انہوں نے عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے

جلسہ سالانہ 2000ء کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب۔ 29جولائی 2000ء

170 ممالک میں احمدیت کا قیام۔ براعظم افریقہ کے تمام 54 ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے

اس سال 12 نئے ممالک میں احمدیت قائم ہوئی
نئے ملک جیبوتی میں 50 ہزار بیعتیں ہوئیں

53 زبانوں میں ترجمہ قرآن۔ آئندہ تین سالوں میں یہ تعداد 90 تک پہنچ جائے گی

اسلام آباد (برطانیہ) 29جولائی ـــ 35 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جس میں سال بھر میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال و انعامات کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ فرمایا۔ دوسرے دن کے خطاب کے اجلاس کا آغاز لندن کے وقت کے مطابق سہ پہر 4 بجے (پاکستانی وقت 8 بجے شب) ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فیروز عالم صاحب نے کی جن کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مدیر الفضل انٹرنیشنل لندن نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کا تازہ کلام مکرم طارق احمد طاہر صاحب نے پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج پاکستان سے آئے ہوئے پنجابی، پٹھان، سندھی اور تھلوں سے آئے ہوئے افراد بڑے ذوق و شوق سے جلسہ سالانہ میں شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے احمد فراز کی ایک نظم کی تضمین کی ہے۔ حضور نے احمد فراز کے بارے میں فرمایا بہت عظیم عہد ساز شاعر ہیں۔ جب یہ فصاحت و بلاغت کے آسمان کو چھوتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا اس نظم کا ترجمہ بہت مشکل ہے اس لئے ترجمہ سننے والوں سے پیشگی معذرت۔

اس کے بعد مکرم طارق احمد طاہر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کا تازہ منظوم کلام ترنم سے سنایا جس کا پہلا شعر ہے

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

ساڑھے آٹھ بجے پاکستانی وقت (لندن ساڑھے چار بجے) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوسرے دن کا خطاب ارشاد فرمانے کے لئے منبر پر تشریف لائے اور تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ نصر کی تلاوت فرمائی اس کے بعد فرمایا۔

آج اللہ کے فضلوں کے بیان کا دن ہے۔ اللہ نے جو غیر معمولی فضل ہمارے لئے مقدر فرمائے ہیں وہ آسمان سے بارش کی طرح برستے رہے ہیں اور برستے رہیں گے۔ اس کی ایک جھلک آج پیش کرتا ہوں۔

170 ممالک میں احمدیت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج خدا کے فضل سے 170 ممالک میں باقاعدہ احمدیت کا پودا لگ چکا ہے 1984ء میں میری عارضی ہجرت کے وقت ان ممالک کی تعداد 91 تھی۔ 16 سال میں جماعت کو نابود کرنے کی تمام کوششوں کے باوجود 79 نئے ممالک اللہ نے ہمیں عطا فرما دئے۔

بارہ نئے ممالک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا 12 نئے ممالک میں اس سال احمدیت قائم ہوئی ہے۔ ان ممالک کے نام یہ ہیں۔ سنٹرل افریقن ری پبلک۔ ساؤ تومے۔ سیشلز۔ سوازی لینڈ۔ بوٹسوانہ۔ نمیبیا۔ ویسٹرن صحارا۔ جیبوتی۔ اریٹیریا۔ کوسووو۔ مناکو۔ انڈورا۔

پہلے نو ممالک کا تعلق افریقہ سے ہے۔ براعظم افریقہ میں کل 54 ممالک ہیں پچھلے سال تک ان میں سے 45 ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی تھی اس سال باقی 9 ممالک میں بھی احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ اس طرح سے اس صدی کے آخر تک براعظم افریقہ دنیا کے تمام براعظموں میں واحد براعظم ہے جس کے تمام ممالک میں احمدیہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

سنٹرل افریقن ریپبلک

یہ ملک بینن کی ذمہ داری تھا۔ اس میں ایک علاقہ کا انتخاب کر کے رابطہ کیا گیا اور دعوت الی اللہ کی مجالس لگائی گئیں۔ خدا کے فضل سے 62

بیعتیں ہو گئی ہیں۔ ان میں ایک بیت الذکر کا امام بھی شامل ہے۔ یہاں صدر جماعت کا تقرر ہو گیا ہے اور نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

ساؤ تومے

یہ ملک بھی بینن کی ذمہ داری تھا۔ امیر صاحب بینن نے رابطہ کیا تو باوجود کوشش کے کوئی کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ ایک روز بڑے الحاح سے دعا کی گئی تو یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی دے گا۔ عصر کے بعد بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ امیر صاحب کہتے ہیں میں نے کہا کہ یہ اس ملک کا پہلا احمدی ہے۔ اس نے قریب آکر کہا کہ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے جو کہا ہے وہ سچ ہے۔ میں احمدیت قبول کرتا ہوں۔ اس کا نام ابراہیم ہے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی بیعتیں کیں۔ کل 10 بیعتیں ہوئیں۔

سیشلز

یہ جزیرہ ماریشس کی ذمہ داری تھا۔ 27 بیعتیں ہوئیں۔ جماعت رجسٹر ہو گئی ہے۔

بوٹسوانہ

اس کی ذمہ داری ساؤتھ افریقہ پر تھی۔ نومبر 1999ء میں پہلا وفد بھجوایا گیا اس نے مختلف مقامات کا دورہ کیا سوال و جواب کی مجالس کا انعقاد ہوا۔ 12 مقامات پر گئے۔ مقامی باشندوں کو دعوت الی اللہ کی گئی۔ 60 دوست بیعت کر چکے ہیں۔

نمیبیا

مکرم رشید صاحب پہلے دوست ہیں جنہوں نے بیعت کی اور لوگوں کو بھی توفیق ملی۔

سوازی لینڈ

یہ ملک ساؤتھ افریقہ کے سپرد تھا۔ یہاں پر نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ نئے احمدی ہونے والے بڑے جوش سے دعوت الی اللہ کر رہے ہیں۔

ویسٹرن صحارا

یہ ملک سینیگال کے سپرد تھا۔ اس سال کامیابی حاصل ہوئی۔ موریطانیہ میں بھی دعوت الی اللہ کی مہم بھجوائی گئی۔ 13۔ افراد جن کا تعلق 3 خاندانوں سے ہے بیعت کر چکے ہیں۔

جیبوتی

یہ ملک کینیا کے سپرد تھا۔ وفود بھجوائے گئے یہاں پر بیعتوں کی تعداد 50 ہزار سے بڑھ گئی ہے۔ بیعتوں کا سلسلہ جاری ہے۔

اریٹریا

یہ بھی کینیا کے سپرد تھا۔ وفود کو پہلے ہی سفر میں کامیابی حاصل ہوئی۔ 36 ہزار 600 بیعتیں ہو چکی ہیں۔

کوسووو

یہ ملک جرمنی کے سپرد تھا۔ یہ نواں ملک ہے جہاں پر جرمنی نے احمدیہ جماعت قائم کی ہے۔ 21 بیعتیں ہو چکی ہیں۔

مناکو

یہ فرانس کے سپرد تھا۔ پہلے ہی سفر میں کامیابی حاصل ہوگئی۔ 4 افراد کا قافلہ مسلسل دعاؤں اور درود شریف کا ورد کرتا رہا۔ فجر کے بعد دو افراد نے احمدیت قبول کرلی۔ گھروں میں دعوت الی اللہ کی مجالس کا انعقاد کیا گیا۔

انڈورا

یہ ملک بھی فرانس کے سپرد تھا۔ یکم جولائی 2000ء کو وفد روانہ ہوا۔ دو اماموں سے رابطہ ہوا۔ ان میں سے ایک پروفیسر ہیں اور ایک صاحب ایک مقامی تنظیم کے صدر ہیں۔ سوال و جواب کی پہلی محفل 5 گھنٹے جاری رہی۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تو بعض احباب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے انہوں نے فوراً کہا کہ ہماری بیعت لے لیں۔ نو احمدیوں نے مزید بیعت فارم حاصل کئے کہ احمدیت کے پیغام کو آگے پھیلائیں گے۔

دیگر دورے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ناروے اور سویڈن کے وفد نے فن لینڈ کا دورہ کیا۔ پیرو آئی لینڈ کے وفد نے ہنگری اور رومانیہ کا دورہ کیا۔ کینیڈا کے وفد نے ایکواڈور اور جمیکا کا دورہ کیا۔ جمیکا میں 86 بیعتیں حاصل ہوئیں۔

بیوت الذکر اور دعوت الی اللہ کے مراکز میں اضافہ

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا اس بارے میں افریقہ اور ہندوستان کی جماعتیں ساری دنیا پر بازی لے گئی ہیں ان ممالک میں تھوڑے اخراجات میں بیوت الذکر بنائی جا سکتی ہیں۔ امریکہ میں 36۔ کینیڈا میں 10 امریکہ میں مزید دو بیوت الذکر کی تعمیر شروع ہے۔ کینیڈا میں نیاگرا فال جانے والی سڑک پر زمین خرید لی گئی ہے۔ جرمنی میں یکصد بیوت الذکر کا منصوبہ تیزی سے رواں دواں ہے اگلے سال امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی دے گا۔ انشاء اللہ۔

تراجم قرآن مجید

اس وقت جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے تراجم قرآن مجید کی تعداد 53 ہے۔ سوڈانیز زبان میں دس دس پاروں کے دو والیوم طبع ہوئے۔ 18۔ مزید زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ 3 زبانوں میں مستند مترجمین کے نمونے

منگوا کر چیک کروائے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ تین سال میں کل تعداد 90 تک پہنچ جائے گی۔ بعض تراجم پر نظر ثانی کی جارہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں کثرت سے جماعت کا لٹریچر طبع کیا جا رہا ہے تفصیل کی ضرورت نہیں وکالت اشاعت نے 91 ہزار 526 متفرق کتب شائع کیں۔ مختلف جماعتوں نے اپنے طور پر 11 لاکھ 21 ہزار 209 کتب شائع کیں۔ منصوبہ یہ ہے کہ اگلے سال کے اختتام سے پہلے دنیا کی 1/10 آبادی کو احمدی لٹریچر پہنچا دیا جائے۔ انشاءاللہ

رقیم پریس

اس کے انچارج ملک مظفر ہیں۔ ان کے تحت افریقہ کے ممالک میں جماعت احمدیہ کے چھاپے خانے مفید کام کر رہے ہیں۔ یہ چھاپے خانے جدید مشینوں سے آراستہ ہیں۔ ان کو پرنٹنگ کے لئے خام مال نہایت ستا لے کر بھجوایا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ان پریسوں کا معیار اتنا اچھا ہے کہ حکومتیں اپنے پریس ہونے کے باوجود ہمارے پریسوں سے اپنا مواد شائع کروا رہی ہیں۔ رقیم پریس نے 2 لاکھ 13 ہزار کتب و جرائد شائع کئے۔ افریقہ کے پریسوں نے 1 لاکھ 82 ہزار 300 کتب و رسائل شائع کئے۔

پریس اور پبلیکیشنز

چوہدری رشید احمد صاحب کی سربراہی میں ان کی ٹیم بڑی مستعدی سے کام کر رہی ہے۔

مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کی سربراہی میں احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس کام کر رہی ہے۔ اس سال ان کی خدمات کے نتیجے میں 2 لاکھ 65 ہزار پاؤنڈ کی بچت ہوئی۔

وقف نو

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں 20 ہزار 515 بچے شامل ہو چکے ہیں۔ ان میں لڑکوں کی تعداد 14 ہزار 259 اور لڑکیوں کی تعداد 6256 ہے۔ اس کے تحت پیدائش سے پہلے بچے وقف کئے جاتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے حیرت انگیز طور پر لڑکے زیادہ ہیں ان کی تعداد لڑکیوں سے دگنی سے بھی زیادہ ہے۔

ہومیو پیتھی

حضور نے فرمایا ہومیو پیتھی کی نئی کتاب کا انگریزی ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس سے باقی زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ کیا جاسکے گا۔ حضور نے فرمایا نادار ضرورت مندوں کی مالی امداد کا سلسلہ زور وشور سے جاری ہے۔

ایم ٹی اے

مختلف ممالک میں ایم ٹی اے کے کارکن ایک دمڑی بھی جماعت سے نہیں لیتے۔ ساری دنیا میں احمدیت کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کو ڈیجیٹل نظام سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے کے بارے میں مختلف لوگوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک عرب شہزادہ خالد کے مشیر نے ایم ٹی اے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا قادیانیوں کے چینل نے وہ کام کیا جو ساری مسلم دنیا بھی مل کر نہ کر سکی۔ ایک عرب شیخ نے کہا جماعت احمدیہ بہت ہی منظم جماعت ہے۔ ان کے اپنے چینل ہر جگہ موجود ہیں۔ چین کی خبر رساں ایجنسی نے بھی ہم سے رابطہ کیا ہے۔ ہمارے ذریعے سے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال دنیا بھر کو سکھایا جا رہا ہے۔ اب خدا کے فضل سے وائلڈ لائف پروگرام بھی ہم خود تیار کر رہے ہیں۔ باہر سے خریدنے پر یہ پروگرام بہت مہنگے پڑتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایم ٹی اے کے مرکز لندن میں 12 شعبے ہیں جن میں 151 رضا کار باری باری ٹرانسمشن کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ٹی وی۔ ریڈیو۔ اخبارات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا بھر کے ٹیلی ویژن ریڈیو اور اخبارات میں بھی جماعت احمدیہ کا نکتہ نظر بیان ہوتا رہتا ہے۔ مختلف ٹی وی سٹیشنوں سے جماعت کے 515 پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوئے جس پر 1648 گھنٹے صرف ہوئے۔ اس کے علاوہ ریڈیو کے 945 پروگرام نشر ہوئے اور دنیا بھر کے 766۔ اخبارات نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اچھے آرٹیکل شائع کئے۔

ناداروں کی امداد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ناداروں اور مستحقین کی غیر معمولی امداد کی توفیق مل رہی ہے۔ ان میں افریقن ممالک، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے غرباء شامل ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں غربت مٹانے کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ خون کے عطیات بھی دیئے جاتے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کی رفاہی تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ نے سیرالیون، لائبیریا اور تنزانیہ کے ممالک میں ہزاروں افراد کو خوراک اور طبی امداد مہیا کی۔ سینکڑوں مریضوں کی آنکھوں کے آپریشن کئے گئے۔ مصنوعی اعضاء لگائے گئے۔ اس ضمن میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور امریکہ اور ماریشس کے ڈاکٹروں کی خدمات قابل ذکر ہیں۔

دعوت الی اللہ کے ثمرات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دعوت الی اللہ کے ثمرات کے سلسلے میں بعض ممالک خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ میں 1129 نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی ان میں سے 154 مقامات پر نظام جماعت قائم کر دیا گیا۔ سال بھر میں 826 (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔ اس وقت آئیوری کوسٹ میں جماعت کی بیوت الذکر کی کل تعداد 2003 ہے۔ 14 ریجنز میں بیوت الذکر کی تعمیر کا

کام شروع ہے۔ دعوت الی اللہ کی مہمات کے سلسلے میں 709 چیفس اور 806 ائمہ احمدی ہوئے۔ رویاء کے نتیجے میں کثرت سے اللہ نے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی۔ گاؤں کے گاؤں احمدی ہو گئے۔

مکرم ابو بکر بورا صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کے گاؤں میں ایک سفید اور تین افریقن آئے اور سفید آدمی سے میں نے مصافحہ کیا۔ اس خواب کے عین مطابق ہمارے گاؤں میں دعوت الی اللہ کرنے کے لئے وفد آیا۔ اس گاڑی میں چار افراد سوار تھے۔ ایک سفید (پاکستانیوں کو افریقی سفید کہتے ہیں) باقی تین افریقن تھے۔ اسی خواب کے مطابق میں نے سب سے پہلے سفید سے مصافحہ کیا۔ یہ نشان دیکھ کر اسی وقت دو ہزار تین صد بارہ افراد نے بیعت کر لی۔

بورکینا فاسو

مکرم باسط احمد صاحب بتاتے ہیں کہ ایک وفد دعوت الی اللہ کے پروگرام کے ساتھ بورکینا فاسو کے ایک قصبہ میں پہنچا۔ وہاں کے ایک امام صاحب ہیں جن کی عمر 80 سال سے تجاوز کر رہی ہے۔ ان سے متعدد مرتبہ رابطہ کیا گیا مگر وہ قبول نہ کرتے تھے۔ اس دفعہ وفد آیا تو انہوں نے تینوں بیویوں سمیت احمدیت قبول کر لی۔ انہوں نے بتایا کہ تین ہفتوں سے میرے پیٹ میں سخت تکلیف تھی۔ اور کمزوری کا بہت احساس تھا۔ آج آپ کے وفد نے قدم رکھا ہی تھا کہ یوں محسوس ہوا کہ بیماری مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے کمزوری کا کوئی اثر بھی باقی نہیں رہا۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا تو علاقے میں 4488۔ افراد احمدی ہو گئے۔

آئیوری کوسٹ نارتھ

اس کے علاقے میں ایک چیف صاحب سے ہمارے وفد کی ملاقات ہوئی۔ ان کی عمر 100 سال ہے اور وہ اپنے علاقے میں (دین) کے مستقبل کے بارے میں پریشان تھے۔ ان کو چند برس قبل امام مہدی کی آمد کا پتہ چلا مگر ان سے رابطہ نہ ہو سکا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ نے مجھے لمبی عمر اس لئے دی ہے کہ میں مہدی کی جماعت سے مل سکوں اب میں اطمینان کی موت پا سکوں گا۔ جماعت اب علاقے کو سنبھال لے۔ چیف صاحب موصوف کے ساتھ 13 ہزار 529۔ افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آئیوری کوسٹ میں دو گروپ تھے۔ ہمارے وفد نے ان کو خوشخبری دی کہ امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اس جگہ 3969 بیعتیں ہوئیں۔

مکرم حامد مقصود صاحب لکھتے ہیں ہمارا وفد ایک گاؤں پہنچا۔ رات کے اندھیرے میں محسوس ہوتا تھا کہ چھوٹا سا گاؤں ہے خیال آیا کہ اگلے گاؤں چلیں۔ وہاں سے چلنے لگے تو وہاں کے امام نے راستہ روک لیا۔ اور کہا کہ کلمہ کی محبت میں رک جائیں۔ وہاں رک گئے۔ ان کو احمدیت کا پیغام سنایا تو اتنے متاثر ہوئے کہ کہا اب سے اس گاؤں کا نام احمدیہ گاؤں ہو گا۔ اور کہا کہ تمام مرد عورتیں بچے احمدی ہوں گے اور تین نسلوں تک پیدا ہونے والے سب احمدی ہوں گے۔ یہاں پر 1575۔ افراد نے جماعت میں شمولیت کی۔

آئیوری کوسٹ میں مخالفوں کی نامرادی

ایک علاقے کے نوجوانوں نے گاؤں کے مولویوں سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو پر قربان ہونے کے لئے جماعت احمدیہ تو تیار ہے۔ مگر مولویوں کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے احمدیہ وفد کو بلایا۔ اب تک خدا کے فضل و کرم سے اس سارے علاقے میں ایک لاکھ 25 ہزار 760۔ افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کا وہ علاقہ جو کوناکری سے ملحقہ ہے وہاں پر اب جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈہ برداشت نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر 350 سے زائد مقامات پر دو لاکھ 50 ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے شمال میں ایک علاقہ ہے جہاں کے لوگ سخت متکبر اور بد رسوم میں گھرے ہوئے تھے۔ چند سال قبل ۱۹۹۶ء میں ان لوگوں نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور بد زبانی کی تھی۔ یہاں سے احمدیہ جماعت کے وفود بہت دکھے دل کے ساتھ واپس آئے مگر دعا کرتے رہے۔ اس سال پھر توجہ کی گئی تو لگتا تھا کہ یہ وہ جگہ ہے ہی نہیں ہر جگہ کامیابی ملی۔ 30 مقامات پر 12 ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اور بیعتوں کا سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے جاری ہے۔

ایک اور گاؤں میں ساڑھے تین ہزار بیعتیں ہوئیں۔ اسی طرح ایک شدید مخالف کے علاقے میں ایک لاکھ 10 ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ تمام علاقے میں 1998ء تک احمدیت کا نام بھی نہ سنا جاتا تھا۔ یہ جماعت احمدیہ کے شدید مخالفین کا آبائی علاقہ ہے۔ مزید بیعتوں کا سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے جاری ہے۔

آئیوری کوسٹ کے شمال میں پہلے شاذ شاذ ہی کوئی احمدی تھا۔ اب کیفیت بالکل بدل چکی ہے۔ ایک امام صاحب احمدی ہوئے۔ وہ خدا کے فضل سے بہت پرجوش ہیں۔ ان کے زیر اثر 35 دیہات ہیں۔ سارا علاقہ احمدی ہو رہا ہے۔ بیعتوں کی تعداد لاکھوں میں داخل ہو چکی ہے۔

بورکینا فاسو

بورکینا فاسو میں 218 مقامات پر پہلی بار جماعت احمدیہ کا پودا لگا۔ یہاں 220 (بیوت الذکر) کا اضافہ ہوا۔ اس وقت (بیوت الذکر) کی کل تعداد 1902 ہو چکی ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں ایک مربی سلسلہ کی والدہ نے خواب دیکھا تھا کہ وہ ڈوری کات رہی ہیں۔ ان کا بچہ سارے علاقے میں کامیاب دعوت الی اللہ کر رہا ہے۔ اس علاقے میں خدا کے فضل سے کثرت سے احمدیت پھیل رہی ہے۔

ایک علاقے میں ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ یہاں سے جانے کا پروگرام ملتوی کر دو۔

وہ اس علاقے سے جا رہے تھے۔ اس اثناء میں احمدی جماعت کا وفد پہنچ گیا۔ سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔ اس علاقے میں ڈیڑھ لاکھ افراد احمدی ہو چکے ہیں۔

ظفر اقبال ساہی صاحب بورکینا فاسو سے لکھتے ہیں جب ہمارا وفد ایک علاقے میں پہنچا تو مقامی مسجد کے امام سے بات ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ دعا کی تھی کہ خدایا یہاں کے مسلمان بہت بگڑ گئے ہیں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک ان کی اصلاح کرنے والے یہاں نہ آ جائیں۔ جب ہمارا وفد پہنچا تو ان کو دیکھتے ہی انہوں نے پہچان لیا۔ اسی دن 6 ہزار 480 افراد نے بیعت کر لی۔

ایک امام نے رویاء میں دیکھا کہ سحری کے وقت ان کو آواز آئی مسجد میں جاؤ اور گفتگو سننے کی تیاری کرو۔ یہ مسجد پہنچے وہاں کوئی نہیں تھا۔ واپس آ گئے تو پھر آواز آئی کہ پھر جاؤ۔ یہ دوبارہ گئے مگر پھر کوئی نہ تھا۔ واپس آئے تو تیسری دفعہ سختی سے کہا گیا کہ جاؤ۔ یہ بتاتے ہیں کہ میں وہاں ہی جا کر بیٹھا رہا۔ صبح ہوئی تو جماعت احمدیہ کا وفد آ گیا۔ سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

مکرم ناصر احمد سدھو لکھتے ہیں ایک پوری ریجن میں گاؤں نصف احمدی ہے جب کہ نصف نے بیعت نہیں کی تھی۔ رمضان میں ایک مسجد میں تفسیر کبیر عربی کا درس شروع کیا۔ دو دن ہوئے تھے درس بے حد پسند کیا جا رہا تھا۔ کہ مخالفت شروع ہو گئی۔ بڑا امام آ گیا اور درس بند کرنے اور مسجد سے نکلنے کو کہا۔ ناچار مسجد سے نکل کر باہر آ کر ایک درخت کے نیچے درس شروع کر دیا۔ چیف کو پتہ چلا تو وہ وہاں آ گیا اور درس سنا۔ اور کہا کہ ہمارے برے دن آنے والے ہیں جو امام نے ان کو مسجد سے نکالا ہے۔ پھر کہا کہ مسجد چلو اور درس دو۔ چنانچہ سارا رمضان درس جاری رہا۔ عید کا دن آیا تو لوگوں نے غیر احمدی امام کو روک دیا کہ سارا رمضان تو احمدی امام درس دیتا رہا۔ اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔

بینن کی کامیابی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا بینن ان ممالک میں سے ہے جہاں تاریخ ساز کامیابی حاصل ہوئی۔ اس ملک کو گزشتہ سال پانچ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے ایک لاکھ 56 ہزار احمدی ہوئے۔ اس سال اس ملک کو تین گنا یعنی 5 لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔ اس کے جواب میں 8 لاکھ ایک ہزار بیعتیں ہو گئیں۔ الحمد للہ۔ 79 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ 110 بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ پچھلے سال تک احمدی ہونے والے چیفس کی تعداد صرف دو تھی اس سال خدا کے فضل سے 39 چیفس احمدی ہوئے جن میں سے دو بادشاہ ہیں۔ 86 امام احمدی ہوئے ہائی وے کے گرد 62 شہروں اور دیہات میں احمدیت قائم ہوئی۔ ایک نیشنل اخبار نے جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا، ہماری پہاڑیاں احمدیت کی محبت میں گرفتار ہو گئی ہیں۔

بینن کے جنوبی علاقے میں ایک گاؤں میں جب ہمارا وفد گیا تو لوگوں نے کہا کہ جو باتیں آپ کہتے ہیں وہ درست ہیں لیکن ہمارا امام اس وقت موجود نہیں وہ آئے گا تو آپ دوبارہ آئیں۔ چنانچہ مربیان دوبارہ گئے تو امام کو مخالف پایا۔ اس نے کہا احمدیوں کو تو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ مقامی لوگوں نے کہا کہ ہم تو ان کا انتظار کر رہے تھے۔ سارا گاؤں اکٹھا ہو گیا امام نے کہا میری زندگی میں ایک بھی شخص احمدی نہ ہو گا۔ وفد نے کہا سارا گاؤں احمدی ہو گا لیکن تم نہ ہو گے۔ وہ شخص چند دن کے بعد سخت بیمار ہو گیا اس کو ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں اسے بتایا گیا کہ واپس نہ آنا سارا گاؤں احمدی ہو چکا ہے۔

ایک گاؤں میں 5 ہزار کی آبادی تھی۔ وہاں ایک شخص اکیلا احمدی تھا۔ وہ خود ہی نداء دیتا اور خود ہی نماز پڑھتا۔ اس نے دعوت الی اللہ کا آغاز قصبہ کے بادشاہ سے کیا مگر یہ کام آسان نہ تھا سارا علاقہ عیسائی تھا۔ مخالفت ہوئی تو مربی نے پولیس کی مدد حاصل کی۔ آخر کار قصبہ کے بادشاہ کو فیصلہ کرنا تھا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے آخر اس نے کہا کہ جو میں سن رہا ہوں سچ ہے آج سے میرا نام عبدالسلام ہے۔ میں (احمدی) ہوں کون ہے جو میرا ساتھ دے گا۔ سارے قصبہ نے بادشاہ کے ہمراہ احمدیت قبول کر لی۔ اب وہاں پر 5 ہزار افراد نماز ادا کرتے ہیں۔

بینن کے شمال میں گاؤں کے بادشاہ احمدی ہو گئے اور کہا کہ میرا نام موسیٰ ہو گا۔

امیر صاحب نے بینن کے ٹی وی اور ریڈیو پر وقت لینے کی کوشش کی۔ صدر سے اس موقع پر موجود ائمہ نے کہا کہ ایسا کرکے بہت غلطی کرو گے۔ ایک ماہ میں بڑا امام فوت ہو گیا۔ اس کا بیٹا بھی فوت ہو گیا۔ ان کی مسجد میں فساد ہو گیا۔ جماعت کو نیشنل ٹی وی کی طرف سے دعوت ملی کہ اپنا پروگرام پیش کرو۔ لوگوں نے مطالبہ کیا کہ یہ پروگرام بار بار نشر کیا جائے۔ اب ریڈیو پر بھی بہت عظیم دعوت الی اللہ ہو رہی ہے۔

ٹوگو

یہ ملک بینن کے ماتحت تھا۔ گزشتہ سال یہاں بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ 15 ہزار کے ٹارگٹ کے مقابل پر ایک لاکھ دس ہزار بیعتیں ہوئی تھیں۔ اس سال کامیابی کا سلسلہ غیر معمولی طور پر جاری رہا۔ دو لاکھ 30 ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اس کے مقابلے پر یہاں 12 لاکھ 4 ہزار بیعتیں خدا کے فضل و کرم سے ہو گئیں۔ 18 امام اپنی (بیوت) کے ہمراہ احمدیت میں داخل ہوئے۔

نائیجر

اس ملک میں امسال 60 ہزار بیعتیں ہوئیں 6 بیوت الذکر تعمیر کی گئیں۔

سینیگال

سینیگال میں 77 نئے مقامات پر احمدیت قائم ہوئی۔ 45 میں نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔ 45 بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ 27 بیوت زیر تعمیر

ہیں۔ اس سال خدا کے فضل سے 4 لاکھ 75 ہزار بیعتیں ہوئیں الحمدللہ۔ ایک سینیگالی نوجوان پاکستان آیا تو اسے پتہ چلا کہ اس کے علاقے میں احمدیت پھیل گئی ہے۔ وہ کہنے لگا کیسے؟ اس کے سوالوں کے دو دن تک جواب دیئے گئے۔ کہنے لگا میں نے 10 سال سعودی عرب میں ضائع کردیئے۔

امیر صاحب سینیگال نے بتایا کہ ایک شخص کے خاندان والے احمدی ہو چکے تھے۔ کچھ عرصہ بعد ڈاکار میں تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ وہ شخص بھی شامل ہوا مگر کوئی سوال اس نے نہ کیا۔ ایک رات اس نے بتایا کہ میں یہاں پر بہت غلط ارادے سے آیا تھا۔ اب مجھ پر حق کھل گیا ہے۔ واپس جاکر احمدیت کی دعوت دوں گا۔

گنی بساؤ

گنی بساؤ میں ایک بت پرست علاقہ ہے۔ کئی سال سے یہاں دعوت الی اللہ کی جارہی تھی مگر کوئی کامیابی نہ ہوتی تھی۔ آخر ایک قبیلہ کے 75 افراد احمدی ہو گئے۔ قبول احمدیت کی تقریب کو میڈیا نے بڑی کوریج دی۔

امیر صاحب نے بیان کیا کہ صدارتی انتخاب ہو رہا تھا۔ ایک سابق صدر نے کہا کہ اگر میں صدر ہو گیا تو علاقے سے احمدیوں کو نکال باہر کروں گا۔ دھمکی دینے والا انتخاب ہار گیا اور وہاں پر ایک مؤید احمدیت صدر منتخب ہو گیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غانا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غانا میں 108 نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی ان میں سے 79 مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم کردیا گیا۔ دعوت الی اللہ کے 7 مراکز کا اضافہ ہوا۔ غانا میں 14 چیفس اور 148 ائمہ احمدی ہوئے۔ ایک مرحلہ پر جبکہ احمدیت کی وجہ سے مخالفوں نے امن و امان کا مسئلہ پیدا کیا تو امیر صاحب نے واضح کیا کہ غانا کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی احمدی فساد نہیں کرتا۔ ہم امن پسند لوگ ہیں۔ خدا کے فضل سے اس جگہ اب 20 ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اور کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ ایک بڑے چیف نے احمدیت قبول کی تو غیراحمدیوں نے اس پر سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ ایک وفد ان کے پاس آیا اور پورا زور لگایا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ ان چیف صاحب نے کہا کہ آپ بھی احمدیت قبول کرلیں۔ خدا کے فضل سے اس علاقے میں ہزاروں افراد نے احمدیت قبول کرلی۔

غانا میں ہی ایک نومبائع امام پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت کو چھوڑنا ناممکن ہے۔ آخر انہیں امامت سے ہٹا دیا گیا۔ اور خدا کے گھر سے نکال دیا گیا۔ انہوں نے ایک درخت کے نیچے اکیلے نماز ادا کرنی شروع کردی۔ آہستہ آہستہ لوگ ان کے ساتھ ملنے لگ گئے۔ اب وہاں پر ایک بہت خوبصورت بیت الذکر تعمیر ہو گئی ہے۔ پانچ ہزار سے زائد افراد احمدی ہو گئے ہیں۔ چیف جو عیسائی ہیں ان کے پاس معاملہ پہنچا۔ بیت الذکر ابھی زیر تعمیر تھی۔ مخالفوں نے احمدیوں کو بیت الذکر کی چھت ڈالنے سے منع کیا۔ چیف نے کہا یہ میرا علاقہ ہے جو لوگ احمدیوں کو چھت ڈالنے سے منع کرتے ہیں وہ علاقے سے نکل جائیں آخرکار بیت الذکر کی چھت احمدیوں نے مکمل کی۔

امیر صاحب غانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے بتایا کہ ایک علاقے میں قحط کے آثار پیدا ہو رہے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ بارش نہیں ہوئی تھی۔ جانور مر رہے تھے۔ انہوں نے جماعت کے ساتھ مل کر بارش کے لئے دعا کی۔ اسی روز شام کو بادل اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ اگلے روز بارش ہوئی جو ہفتہ بھر جاری رہی۔ یہ بارش اس سارے علاقے میں احمدیت کے لئے نشان بن گئی۔

نائیجیریا

نائیجیریا دعوت الی اللہ کے اعتبار سے غانا سے پیچھے ہے۔ ان کو پہلی مرتبہ ایک لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ان کو ٹارگٹ پورا کرنے کی توفیق ملی۔ ایک لاکھ سات ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ ایک علاقے میں اعلان کیا گیا کہ احمدی مہمان آئیں گے۔ اس پر مخالف وہاں پہنچ گیا اور اس نے مخالفت شروع کر دی۔ ہمارے مربی نے سارے الزامات کا جواب دیا۔ اب خدا کے فضل سے سارے لوگ احمدی امام کے پیچھے ہی نماز ادا کرتے ہیں۔

سیرالیون

سیرالیون میں 60 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس وقت سیرالیون میں 2878 بیوت الذکر ہیں۔ 60 کا اضافہ اس سال ہوا۔

6 جنوری 1999ء کو باغی جماعت احمدیہ کے صدر کے گھر داخل ہوئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ آخر دروازہ توڑ کر اندر آگئے۔ دیوار پر حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کی تصاویر آویزاں تھیں۔ صدر جماعت نے کہا کہ اگر لوگ امام مہدی کو قبول کرلیں تو امن قائم ہو جائے گا۔ باغیوں نے پوچھا تمہارے پاس کتنی رقم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 25 ہزار ہے۔ رقم لینے پر باغیوں میں اختلاف ہو گیا۔ آخرکار وہ کوئی رقم لئے بغیر واپس چلے گئے۔

ایک پیراماؤنٹ چیف غانا کے جلسے میں آئے جلسہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنے علاقے میں جاکر احمدیت کا تذکرہ کیا خدا کے فضل سے اب ان کی پوری چیفڈم احمدیت میں شامل ہو گئی ہے۔

گیمبیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا گیمبیا کے امیر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ایک مخالف نے قسم کھائی کہ وہ مرجائے گا مگر جماعت کو بیت الذکر نہیں بنانے دے گا۔ اس کی مخالفت کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام جاری رہا۔ تعمیر مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ مخالف مر گیا۔

ایک بیت الذکر کا مقدمہ چیف کی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ ہمارے مربی کو قید کئے جانے کا خطرہ تھا۔ سب لوگ مخالف تھے۔ مقررہ تاریخ سے پہلے چیف سخت بیمار پڑ گیا۔ ڈسٹرکٹ چیف کے دانت میں سخت درد ہو گیا۔ دو مخالف مر گئے۔

کینیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سال کینیا میں حیرت انگیز **کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ 120 نئے مقامات پر جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔** ان میں سے 50 **مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو گیا۔ 20 بیوت الذکر اور 4 نئے مراکز کا اضافہ ہوا۔**

کوریا نامی ۔ سارے ڈسٹرکٹ میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ اب ساری قوم نے احمدیت کا استقبال کیا 90 ہزار سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ 6 داعیان الی اللہ مخلصین کام کر رہے ہیں۔ گاؤں میں بیت الذکر کے لئے زمین پیش کی جا رہی ہے۔

نیروبی سے ممباسہ تک کے علاقے میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ اب بیعتوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچ رہی ہے۔ 40 مقامات پر ایک لاکھ 80 ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک شخص نے جو سخت بیمار تھا ایک رات خواب میں مجھے دیکھا۔ خواب میں میں نے انہیں کہا کہ آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گے اور ان کے سر پر ہاتھ رکھا۔ آنکھ کھلی تو بخار کا نام و نشان نہ تھا۔ عبداللہ حسین نامی ایک شخص احمدی امام کی سخت مخالفت کرتا تھا۔ وہ ایک درخت پر چڑھا اور گرا تو ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اب اس نے مخالفت ترک کر دی ہے اور کہتا ہے کہ احمدیوں نے جادو کر دیا ہے۔

ایک ایسے علاقے میں جہاں گزشتہ 50 سالوں میں ایک بھی احمدی نہ تھا اب ایک لاکھ سے زائد افراد احمدی ہو گئے ہیں۔ 25 جماعتیں بن گئی ہیں اور چندوں کا مالی نظام شروع کر دیا گیا ہے۔

ایتھوپیا

ایتھوپیا کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ سال صرف 3 بیعتیں ہوئی تھیں۔ اس سال کینیا سے ایک وفد یہاں بھیجا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے 36 ہزار 830 بیعتیں ہو چکی ہیں۔

تنزانیہ

تنزانیہ میں 133 مقامات پر احمدیت کا قیام عمل میں آیا۔ 61 مقامات پر نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ جنوبی صوبہ احمدیت سے بالکل خالی تھا۔ اس جگہ دعوت الی اللہ کا ایک وفد بھجوایا گیا۔ دو بڑے شیوخ اپنے متبعین سمیت احمدی ہو گئے۔ ان کی تعداد 35 ہزار ہے۔ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ شہر کے درمیان بیت الذکر بنے گی۔ اس کے اردگرد احمدیوں کے گھر ایک کالونی کی صورت میں بن رہے ہیں۔ اس ملک میں مربیان نے سائیکل سفر کر کے بہت محنت سے پیغام پہنچایا۔

جذبہ ایمان

نومبایعین کے جذبہ ایمانی کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں۔ ایک صوبے میں 5 لاکھ بیعتیں ہوئیں۔ یہاں پر فٹ بال کا ایک کلب بنایا گیا۔ فٹ بال کی ٹیم نے ایک ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ اول آنے والی ٹیم کے لئے ایک گائے کا انعام مقرر تھا۔ نومبایعین نے کہا کہ اگر ہماری ٹیم جیت گئی تو گائے کا انعام جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی کے لئے پیش کیا جائے گا۔ خدا کے فضل سے ٹیم جیت گئی اور گائے کا انعام ملا جو جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی کے لئے پیش کر دی گئی۔

خدا داد رعب

تنزانیہ کے جنوب مغربی صوبے میں بیعتیں ہوئیں تو مخالفین میں کھلبلی مچ گئی۔ ہمارے مربی کو گفتگو کے لئے بلایا گیا۔ مربی پر نظر پڑی تو مخالفین اٹھ گئے اور مشورہ کیا کہ کوئی بات نہ کی جائے اور کہا کہ ہم تو حال پوچھنے آئے ہیں کوئی مشکل ہو تو بتائیں۔ ہمارے مربی نے خوب دعوت الی اللہ کی۔ جہاں سینکڑوں کلو میٹر میں ایک بھی احمدی نہ تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں اور جماعت مستحکم ہو گئی ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ مزید لکھتے ہیں صوبہ کرنیزا میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا کہ مخالفین آ گئے اور کہا کہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد نہ رکھنے دیں گے۔ مگر احمدیوں کو دیکھ کر چلے گئے۔ اگلے ہفتے پھر آئے تو بیت الذکر مکمل ہو چکی تھی۔ اس علاقے میں 2 لاکھ 25 ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔

تنزانیہ کے شمالی صوبے میں اریا نامی قوم آباد ہے۔ 1993ء میں اس جگہ احمدیت کا پیغام پہنچانا شروع کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال یہاں ایک لاکھ بیعتیں ہو گئی ہیں۔ یہاں بیت الذکر نہ تھی اس کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے علاوہ بھی بہت سی بیوت الذکر کی تعمیر کی سعادت عطا ہو چکی ہے۔

تنزانیہ کے جنوبی صوبے میں ایک لاکھ افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

شیخ اسماعیل ایک جگہ کے امام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ برائی کی باتوں میں گرفتار تھے اور نیکی کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ آج میں گواہی دیتا ہوں کہ احمدیت سچی ہے۔ ان کے خاندان کے 150 افراد احمدی ہو گئے۔ اس کے بعد سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

رحمت کی بارش

مکرم احمد داؤد صاحب نے ایک علاقے میں بارش کے لئے دعا کی۔ اللہ نے رحمت کی بارش برسائی۔ اس کے نتیجے میں سارا علاقہ احمدی ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کے فضل سے بارش جماعت کے حق میں مسخر کی گئی ہے۔

فرانس

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال فرانس میں 75 دعوت الی اللہ کی نشستیں ہوئیں۔ 134 بیعتیں حاصل ہوئیں نومبایعین کا تعلق 22 ممالک سے ہے۔ گزشتہ سال بیعتوں کی تعداد 89 تھی۔ اس سال جتنی بیعتیں ہوئی ہیں پچھلے 50 سال میں نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس بنجر زمین کو بھی آباد کر رہا ہے۔

جلسہ سالانہ پر بیعتوں کا پروگرام تھا۔ بیعت کرنے والوں میں زیادہ تعداد خواتین کی تھی۔ ان کو دھمکی دی گئی کہ اگر انہوں نے احمدیت

قبول کی تو ان کو گھروں سے بے دخل کر دیا جائے گا۔ کہا گیا کہ اب کافروں کے پاس ہی جا کر رہو۔ بچیاں گھبرا گئیں اور رونے لگیں۔ امیر صاحب نے سمجھایا کہ ابھی بیعت نہ کریں اپنے گھروں میں جائیں اور اپنے خاوندوں اور بھائیوں کو سمجھائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے امیر صاحب کو بلایا اور کہا کہ ابھی ہماری بیعت لیں۔ ہمیں گھروں سے نکالتے ہیں تو ہم مقابلہ کریں گی۔ انہوں نے بیعت کی اور گھروں سے بھی نکالی گئیں۔

یورپ میں جرمنی اول

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یورپ میں جرمنی بیعتوں میں سب سے آگے ہے۔ اس سال 9 ہزار 40 بیعتیں ہوئیں۔ ان کا تعلق 28۔ اقوام سے ہے جرمنی نے سلوواک، چیک ری پبلک اور اٹلی میں بھی دعوت الی اللہ کی۔

اعجاز احمد ملک صاحب نے تحریر کیا میں ایک خواب دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اللہ نے مجھے آج بتایا ہے کہ ایک شخص مسیح موعود کا پیغام لے کر آئے گا۔ اب وہ خاندان سمیت احمدی ہیں اور بہت کامیاب داعی الی اللہ ہیں۔

صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے لکھا ہے کہ دعوت الی اللہ کے ایک دورے پر ایک ایرانی دوست نے اپنی بیوی سے ان کا تعارف کروایا اور ان کو اپنے گھر لے گیا اور کہا کہ رات کو خدا نے مجھے بتایا تھا کہ ایک صاحب آپ کو دین حق کا پیغام دیں گے۔ میں تو صبح سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے بھی جذباتی ماحول میں بیعت کی۔

انگلستان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انگلستان بیعتوں کے معاملے میں پیچھے ہے۔ اللہ اس کو بھی آگے کر دے۔ گزشتہ سال 326۔ افراد احمدی ہوئے تھے اس سال 511 ہوئے ہیں۔

انڈونیشیا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سال 15 نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی۔ انڈونیشیا میں کل 542 مقامات پر احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ نئی بیوت الذکر کی تعداد 289 ہے جبکہ دعوت الی اللہ کے مراکز کی تعداد 110 ہے۔ حضور نے فرمایا انڈونیشیا کے دورے کے بارے میں ایم ٹی اے پر بہت کچھ آچکا ہے اس لئے میں ابھی اس بارے میں کوئی ذکر نہیں کروں گا۔

بنگلہ دیش

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بنگلہ دیش میں جماعت کی شدید مخالفت ہے۔ ایک بیت الذکر پر بم بھی پھینکے گئے۔ تمام مخالفتوں کے باوجود 1431 بیعتیں ہوئیں۔ نئے قطعات خریدے جا چکے ہیں۔ اگلے سال میرا وہاں جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ برکت دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں بنگلہ دیش میں بہت پھرا ہوں۔ لیکن بطور خلیفہ اگر اللہ نے توفیق دی تو یہ ایک تاریخی سفر ہوگا۔

عالمی بیعت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امسال دنیا بھر کی جماعتوں کو دو کروڑ کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ دسمبر 1999ء میں ہندوستان کو اس ٹارگٹ سے الگ کر کے صرف افریقہ اور دیگر جماعتوں کو دو کروڑ کا ٹارگٹ دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال

صرف افریقہ میں 2 کروڑ ایک لاکھ 8 صد پچھتّر

بیعتیں ہو چکی ہیں۔ احباب جماعت نے حضور ایدہ اللہ کے اس تاریخی اعلان کا زبردست نعروں سے خیر مقدم کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد سنایا' حضرت مسیح موعود لدھیانہ تشریف لے گئے تو فرمایا میں آج اللہ کا شکر کرتا ہوں۔ میں جب اس شہر سے گیا تھا تو چند آدمی میرے ساتھ تھے یا اب دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت جس کی تعداد تین لاکھ ہے میرے ساتھ ہے۔ اس میں دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یہ تعداد کروڑوں تک پہنچے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ پر توکل کر کے میں نے قادیان کے جلسہ 1999ء کے خطاب میں امید ظاہر کی کہ اگر آپ کی دعائیں شامل حال رہیں تو کروڑوں والی پیشگوئی اگلے سال ہی پوری ہو جائے تو کیا تعجب ہے۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد ہندوستان کو ایک کروڑ کا ٹارگٹ دیا گیا۔ جو قومیں پختہ عزم سے اٹھ کھڑی ہوتی ہیں اللہ ان کو کامیاب بھی کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے گردونواح سے بیعتیں آنی شروع ہو گئیں۔ ملائکہ آپ کے لئے آسمان سے اترے خدا کی حمد بیان کرتے ہوئے۔ 28 جولائی 2000ء کی رپورٹ کے مطابق صرف ہندوستان میں ایک سال میں 2 کروڑ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد 20 کروڑ بتائی جاتی ہے۔ ان میں سے دو کروڑ سے زائد ایک ہی سال میں احمدی ہو گئے۔ یوپی میں 7 کروڑ کی آبادی ہے اس آبادی کا ہر پانچواں شخص احمدی ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جنوبی ہند کے ساحلی علاقے میں افریقن نسل آباد ہے۔ یہ لوگ افریقہ سے کب آئے یہ کسی کو علم نہیں۔ ان کا ماحول افریقن ہے۔ اکثریت مسلمانوں کی ہے کچھ ہندو ہیں۔ کوشش تھی کہ سارا قبیلہ احمدی ہو جائے۔ ابتداء میں صرف چند لوگ احمدی ہوئے اب خدا کے فضل سے اس علاقے کے 69 دیہات میں 70 فیصد آبادی احمدی ہے۔

مخالفین کا اعتراف شکست

مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا پردیش نے دعوت فکر کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ہمارے اسی فیصد مسلمان بھائی گمراہ کن اثرات سے واقف نہیں ہے۔ اب تک اضلاع محبوب نگر' وارنگل کے سینکڑوں دیہات قادیانی ہو چکے ہیں حیدرآباد' سکندرآباد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ارتداد کا شکار ہیں۔ آپ لوگ کب تک تماشائی بنکر نظارہ کرتے رہیں گے۔ اب وقت آگیا ہے کہ قادیانیت کے خلاف کام کیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو کام کیا گیا ہے اس کا نتیجہ ظاہر ہو چکا ہے۔

نشانات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مکرم یونس صاحب بنگال سے لکھتے ہیں ایک مخالف نے حضرت مسیح

موعود کے بارے میں گندی زبان استعمال کی۔ میں نے اسے کہا تمہارا انجام اچھا نہ ہوگا۔ آخر وہ شخص مسجد کی بیت الخلاء میں زنا کرتا ہوا پکڑا گیا۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال مونڈ کر جوتیاں مارتے ہوئے نکال دیا گیا۔

ایک بدبخت جو شرارت میں سب سے آگے تھا اس نے حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخی کی۔ ایک مبائع نے چلا کر کہا بند کرو یہ کام۔ اللہ انصاف ضرور دے گا۔ جس شخص نے گالی نکالی تھی اس کے منہ پر گولی لگی اور وہ بات چیت سے محروم ہوگیا۔ دوسرے مخالف کا چارہ کاٹنے والی مشین میں آکر ہاتھ کٹ گیا۔

انچارج مشن آندھرا لکھتے ہیں۔ نومبائعین کی خواہش پر ان کے گاؤں کا نام حضرت محمد نگر رکھ دیا گیا۔ دس مولویوں نے زور دیا کہ قادیانی مولوی کو نکال دو اور سخت دھمکیاں دیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کا ٹیوب ویل بیٹھ گیا۔ اور جماعت کے افراد کا پرانا ٹیوب ویل اعجازی شان سے چل پڑا۔ ہر طرف پانی ہی پانی ہوگیا۔

عبدالکریم صاحب حیدر آبادی جن کو باؤلے کتے نے کاٹا تھا اور جن کے بارے میں کسولی سے اطلاع ملی تھی کہ

Nothing can be done for Abdul Karim

(یعنی عبدالکریم کے لئے اب کچھ نہیں ہو سکتا)

اس پر حضرت مسیح موعود نے بہت زاری سے دعا کی اور دیکھتے ہی دیکھتے مردہ زندہ ہوگیا۔ ان کا پوتا آج کے اس اجلاس میں شریک ہے۔ حضور نے فرمایا کھڑے ہو جائیں آپ بھی خدا کا نشان ہیں۔

ایک مخالف مولوی بشیر ہماچل آیا۔ اس کے بارے میں پتہ چلا کہ ایک پاکستانی مولوی نے اسے 15 ہزار نقد دیا اور ویزا لگوا کر دیا۔ اس نے آکر دن رات نومبائعین سے بحث کی مگر نومبائعین نے بھی دلائل پیش کئے۔ اور احمدیت چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ یہ پریشانی کے عالم میں سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا رہا۔ لگتا تھا کہ دماغی توازن خراب ہوگیا ہے۔ افسوس کہ ناکام واپس گیا۔

پاکستان کے متفرق واقعات

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا میاں فہیم صاحب لکھتے ہیں کہ میری خالہ مجیدہ صاحبہ نے 5 ماہ قبل 20 لاکھ روپے اور پانچ کوٹھیاں جماعت کو پیش کیں۔ یہ کئی سال سے معذور تھیں۔ سہارا لے کر بیعت کرنے گئیں۔ ان کے مخالفوں نے کہا کہ اب اس عمر میں کیوں ذلیل ہو رہی ہو اب تو تم جلد مر جاؤ گی۔ لیکن وہ ثابت قدم رہیں۔ ان کی عمر 65 سال ہے۔ جولائی کے مہینے میں ان کی طبیعت سخت خراب ہوگئی۔ ان کی ٹانگیں سخت خراب تھیں۔ ان کو کہا گیا کہ گھٹنے نئے لگوائیں اس کے دو روز بعد انہوں نے رویا میں مجھے دیکھا میرے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے اور کہا کہ میرے ہاتھ سیدھے نہیں ہوتے۔ میں نے خواب میں کہا کہ آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس خواب کے دو تین دن کے بعد ٹھیک ہونے لگیں۔ ٹانگیں بھی ٹھیک ہوگئیں۔ اب اپنی روٹی خود پکاتی ہیں پوتے کو خود اٹھاتی ہیں۔ یہ معجزہ دیکھ کر ان کا بیٹا مع اہل وعیال احمدی ہوگیا۔

عبرتناک واقعات

جماعت کے ایک مخالف مولوی عبدالواحد مقبول ٹرالی کے حادثے میں کچلے جا کر موقع پر ہلاک ہو گئے وہ موٹر سائیکل پر سوار تھے اور جماعت کے خلاف اشتہار لگانے کی مہم پر نکلے ہوئے تھے۔

ایک مولوی نے پولیس کی حفاظت میں سخت دشنام طرازی کی۔ وہ اپنے بیوی بچے اور برادر نسبتی سمیت کار کے حادثے میں ہلاک ہوگیا۔

ضلع بدین سندھ میں خوشی محمد نامی شخص جسارت کا نمائندہ تھا اس کے علاوہ ایجنسیوں کا "امت" اخبار کا نمائندہ تھا۔ جماعت کے خلاف لکھتا رہتا تھا۔ 15 روز قبل ایاز خٹک نامی کسی لڑکے نے اسے قتل کر دیا اور خود تھانے میں حاضر ہوگیا تا کہ کسی احمدی پر الزام نہ لگ سکے۔ چار گھنٹے تک اس کی لاش سڑک پر پڑی رہی۔

ایک چک میں مولوی محمد بخش شدید مخالف تھا۔ شرپسندوں کو بلایا کرتا تھا۔ مولوی مذکور مظفر گڑھ اپنے آبائی گاؤں گیا۔ مالی معاملات پر کوئی جھگڑا ہوگیا۔ جس میں اسے سخت تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ حتیٰ کہ یہ مر گیا۔ اس کے جنازے میں صرف نو آدمی شامل ہوئے۔ اس کے آبائی گھر کے لوگ جنازے میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں بس کے دونوں ٹائر پھٹ گئے اور یہ پہنچ نہ سکے۔

ایک مولوی نے لکھا تھا مرزا قادیانی سے لے کر مرزا ناصر تک تمام کی عبرتناک موت ہوئی۔ موجودہ سربراہ مرزا طاہر بھی فالج کے حملے سے بستر مرگ پر پڑا ہے۔ میں اپنے رب سے ملاقات کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ میری صرف یہ خواہش ہے کہ میری زندگی میں مرزا طاہر مر جائے۔

وہ خود مر کر اپنے جھوٹا ہونے پر مہر لگا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر پیش فرمائی۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے خدا کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں۔ اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں۔ تو ایسا کر کہ میرے لئے نشان دکھلا۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں کاذب نہیں ہوں۔ تو تین سال میں جو تین دسمبر 1902ء کو ختم ہو جائیں گے ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ تو نے مجھے کہا ہے کہ میں تیری ہر ایک دعا قبول کروں گا۔ میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہوئی تو میں مردود اور جھوٹا ہوں گا اگر میں ایسا نہیں تو آسمان سے تین برس کے اندر نشان دکھا دے میں اب تیری طرف اور تیرے فیصلے کی طرف دیکھتا ہوں کسی مخالف کو مخاطب نہیں کرتا نہ کسی مخالف کا نام لیتا ہوں۔ یہ دعا تیری جناب میں ہے میری روح گواہی دیتی ہے کہ صادق کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ تیرا قہر تلوار کی طرح پڑتا ہے اور تیرا غضب بھسم کر دیتا ہے۔ مگر صادق عزت کی زندگی پاتا ہے۔ تیری نصرت اور تائید اور رحم اور تیرا فضل ہمیشہ میرے شامل حال رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب اللہ کے فضل سے پہلے سال کی کامیابیاں آپ دیکھ چکے ہیں اگلے دو سال میں احمدیت کی دنیا میں ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ جتنا چاہے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں ناکام و نامراد رہیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دعاؤں سے میری

مدد کریں۔ اللہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔ احمدیت دن بدن ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اللہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا ہے۔ اللہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔ مگر چند لمحے کے بعد حضور ایدہ اللہ واپس ڈائس پر تشریف لائے۔

دو بادشاہوں کو تبرک

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ دو عظیم الشان بادشاہوں کو آپ کے سامنے پیش کروں گا جو واقعی ایک ایک دو دو ملین افراد کے بادشاہ ہیں انہوں نے خدا کے فضل سے احمدیت قبول کرلی ہے۔ حضور نے ان سے فرمایا آگے آئیں۔ پھر فرمایا ان میں سے ایک بادشاہ ہیں جن کو دوسرے ملکوں میں بھی بادشاہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کی قبول احمدیت کے نتیجے میں بکثرت جماعتیں احمدیت کو ملیں گی۔ میں نے اس خوشی میں حضرت اقدس مسیح موعود کے تبرک کا ایک ایک ٹکڑا ان کو دیا ہے۔ تاکہ یہ اس پیشگوئی کے مصداق ہو جائیں کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب یہ حقیقی بادشاہ آپ کے سامنے کھڑے ہیں۔

پہلے ایک بادشاہ کو حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا ایک ٹکڑا بطور تبرک پیش کیا۔ انہوں نے تبرک وصول کیا اور عقیدت سے اسے بوسہ دیا۔ یہ تبرک ایک فریم میں جڑا ہوا تھا جس کے ساتھ حضور کی تحریر درج تھی کہ یہ حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک ہے جو ان کو دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ایک بادشاہ نے خطاب کیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان برکتوں سے ہمیں امن ملے گا۔ بہت جزاکم اللہ۔ یہ تحفہ بہت قیمتی ہے۔ میں اسے احترام سے رکھوں گا۔

اس کے بعد دوسرے بادشاہ تشریف لائے ان کو بھی حضور ایدہ اللہ نے اسی طرح کا فریم میں جڑا ہوا حضرت مسیح موعود کے کپڑے کے ٹکڑے کا تبرک پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ افریقہ کے تمام بادشاہوں کے صدر ہیں۔ احباب جماعت نے اس پر زبردست فلک شگاف نعرے لگائے۔ اس بادشاہ نے بھی مختصر خطاب کیا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں حضرت اقدس کا شکر گزار ہوں۔ میں نے جماعت کے بارے میں جو سنا وہ سب صحیح ہے میں اس کو بہت عزت سے اپنے پیلس میں رکھوں گا۔ میں بہت کوشش کروں گا کہ انشاء اللہ سارا افریقہ احمدی ہو جائے۔ سارے افریقن بادشاہ احمدی ہو جائیں۔ ہمارا خلیفہ کوئی عام آدمی نہیں یہ اللہ کا بندہ (مین آف گاڈ) ہے۔ مجھے جو عزت ملی ہے اس سے افریقہ اور افریقہ کی جماعت کو بھی عزت ملے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا غانا کے وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے خاص طرز میں لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔ اس پر غانا کے احباب نے لا الہ الا اللہ کا ورد شروع کیا۔ ساتھ ساتھ سارے پنڈال نے اور حضور ایدہ اللہ نے بھی لا الہ الا اللہ کا ورد کیا۔ بادشاہ بھی ساتھ ساتھ لا الہ الا اللہ گا رہے تھے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے۔ اس وقت پاکستان میں رات کے گیارہ اور انگلستان میں شام کے 7 بجے تھے۔

محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر انتقال فرماگئے

○ افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ بلاد عربیہ کے سابق مربی محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر 9۔ ستمبر 2000ء کو صبح پونے دو بجے عادل ہسپتال لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 81 برس تھی۔ آپ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب حال مقیم امریکہ کے چھوٹے بھائی تھے اسی روز صبح نو بجے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مربی ضلع لاہور مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے بیت مبارک میں بعد نماز عصر جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ کی بہت کثیر تعداد نے شرکت کی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

حالات زندگی

محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر 18۔ اکتوبر 1919ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ تھے۔ آپ نے اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کی اور 13 سال تک ممالک بلاد عربیہ مصر، لبنان، بیروت میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی سعادت پائی۔ اس دوران آپ نے عربی زبان میں مہارت بھی حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نائیجیریا میں بھی متعین رہے۔ بعد ازاں پاکستان کے مختلف شہروں ڈھاکہ، بہاولپور، جہلم، رحیم یار خاں وغیرہ میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لاتے رہے جامعہ احمدیہ میں استاد رہے۔ اور آخر میں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں کام کرتے رہے آپ اچھے مقرر تھے۔ جماعتی رسائل و اخبار میں کثرت سے مضامین لکھتے رہے۔ چند کتب بھی آپ نے تصنیف فرمائیں۔ بعض مناظروں میں بھی حصہ لیا۔

آپ اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد عرصہ 8 سال سے لاہور میں اپنے بیٹوں کے پاس مقیم تھے۔ بڑے بیٹے شیخ طاہر احمد منیر صاحب کے پاس مقیم تھے کہ شدید بیمار ہو گئے۔ عادل ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں آپ 20۔ 22 دن رہے اور وہیں وفات پائی۔

آپ نے اپنے پیچھے 5 بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

محترم شیخ صاحب کے شاگردوں میں مربیان اور معلمین وقف جدید کی بڑی تعداد شامل ہے۔ وقف جدید میں بھی آپ کام کرتے رہے۔ رمضان میں بیت مبارک میں درس قرآن بھی دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

جماعت برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے آخری روز کی کارروائی :30 جولائی 2000

پانچ ملکوں کے سربراہوں کی طرف سے جلسہ پر مبارکباد کے پیغامات

ان ممالک میں برطانیہ 'بورکینا فاسو' تنزانیہ 'طوالو اور گنی بساؤ شامل ہیں

جماعت نے روحانی فیض کے علاوہ سماجی بہبود'صحت اور تعلیم کے میدان میں گرانقدر خدمات انجام دیں: صدر تنزانیہ

یہ جماعت انسانیت کو دائمی امن کی طرف لیجانے والی جماعت ہے: گورنر جنرل طوالو

گنی بساؤ کے صدر نے اپنی نمائندگی میں اپنے دو وزراء کو بھجوایا

اسلام آباد (برطانیہ) 30 جولائی 2000۔
جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے آخری دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب ارشاد فرمایا جس میں رجسٹر روایات (رفقاء) سے (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی روایات بیان کر کے سیرۃ حضرت مسیح موعود کا مضمون بیان فرمایا۔

آخری سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد سورہ آل عمران' کی ان آیات کا اردو ترجمہ از حضور ایدہ اللہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم داؤد احمد ناصر صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ترنم سے سنایا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ ڈائس پر تشریف لائے اور بتایا کہ پانچ سربراہان مملکت نے اس جلسہ سالانہ کے موقع پر پیغامات بھجوائے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر کا پیغام انگریزی میں سنایا اور پھر اس کا اردو ترجمہ بیان کیا۔

برطانوی وزیراعظم کا پیغام

برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر نے اپنے پیغام میں کہا کہ میں تمام نمائندگان سالانہ جلسہ کو یہ پیغام بھجواتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ایک کامیاب جلسہ ہوگا۔ میں اس موقع پر نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

بعدازاں مکرم افتخار احمد ایاز صاحب نے افریقہ کے ملک بورکینا فاسو کے صدر مملکت کا پیغام پہلے انگریزی میں سنایا پھر اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ یہ پیغام مسٹر سالک ڈیالو مشیر برائے صدر بورکینا فاسو نے صدر مملکت کی طرف سے بھجوایا تھا۔

بورکینا فاسو کے صدر کا پیغام

بورکینا فاسو کے صدر کے ایڈوائزر نے لکھا میں آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت کی طرف سے مبارکباد پہنچاتا ہوں۔ اس موقع پر ہم ان خدمات کو دلی خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ نے ہمارے ملک سے تعاون کرتے ہوئے بہبود عامہ اور صحت کے میدان میں انجام دی ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ زندگی کے دوسرے میدانوں میں بھی تعاون بڑھے گا۔ صدر مملکت نے جلسہ کی کامیابی کے لئے بہترین تمناؤں کا بھی اظہار کیا۔

اس کے بعد مکرم افتخار ایاز صاحب نے تنزانیہ کے صدر مملکت کی طرف سے پیغام سنایا اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔

تنزانیہ کے صدر کا پیغام

مشرقی افریقہ کے ملک تنزانیہ کے صدر محترم بنجامن ولیم پاپا صاحب نے اپنے پیغام میں کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 35 واں جلسہ سالانہ 28 سے 30 جولائی تک لندن میں منعقد ہو رہا ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی حکومت کی طرف سے پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کو لمبے عرصے سے جانتا ہوں۔ 46 سال سے یہ جماعت ہمارے ملک میں قائم ہے اور پورے ملک میں اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ نے ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ جماعت پر امن' تعاون کرنے والی' قانون کی پابند' عفو و درگزر کرنے والی اور معاملہ فہم جماعت ہے۔ اس جماعت نے روحانی طور پر ہمارے ملک کو فیض پہنچانے کے علاوہ سماجی بہبود' تعلیم اور صحت کے میدانوں میں بھی ایسی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں جن کی ہمارے ملک کو ضرورت تھی۔ حکومت ان خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ملک کی ترقی اور جسمانی و روحانی بھلائی کی مساعی کی تعریف کرتی ہے۔ امید ہے کہ جماعت احمدیہ آنے والے وقت میں اپنی مساعی کو دوگنا کر دے گی۔ اور 21ویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ اپنے نعرہ 'محبت سب کے لئے' نفرت کسی سے نہیں' سے کرے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ دعاؤں والا آخر کامیاب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف مواقع پر کی جانے والی دعاؤں کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 16 جون 2000ء بمطابق 16۔احسان 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 56۔ 57 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

اب میں دعاؤں کے متعلق پہلے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے دعائے قنوت کی ایک اور Version جس میں ذرا سا اختلاف ہے وہ ابھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ ابو داؤد اور شرح السنہ میں بھی الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ مذکور ہے۔(۔)

(تحفۃ الفقہاء باب صلاۃ الوتر مطبوعہ دار الفکر دمشق)

اس میں معمولی سا لفظی اختلاف ہے اس لئے اس کو بھی آپ کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں تا کہ جن لوگوں کو پوری دعائے قنوت یاد نہ ہو فوری طور پر، وہ کم سے کم اس کا ترجمہ ذہن میں رکھیں اور اسے پڑھ لیا کریں مگر اصل تو دعائے قنوت وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں پڑھی جائے۔

اے اللہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے ہی بخشش کے طلبگار ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں اور تیری بہترین ثنا بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور کفر نہیں کرتے۔ اور جو تیری نافرمانی کرے اسے اپنے سے الگ کر دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیرے حضور حاضر ہوتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً تیرا عذاب کافروں کو آ لینے والا ہے۔

اب دوسری حدیث دعاؤں کے تسلسل میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہ سنن النسائی سے لی گئی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو عرض کرتے اے میرے اللہ تیرے لئے میں جھکا ہوں اور تیرے لئے میں مسلمان ہوا ہوں اور تجھ پر میں ایمان لاتا ہوں تیرے لئے ہی میرے کان اور میری آنکھیں اور میری ہڈیاں اور میرا گودا اور میرے اعصاب ڈرتے ہوئے جھک گئے۔

(سنن نسائی کتاب التطبیق)

اس حدیث میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع بیان ہوا ہے وہ سبحان ربی العظیم (۔) کے منافی نہیں ہے وہ تو ایک لازماً مستقل سنت ہے جسے بہرحال ادا کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے دوران بھی اور سجدہ کے دوران بھی بہت سی اور دعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ پس یہ ان دعاؤں میں سے ایک ہے۔ اے میرے اللہ! تیرے لئے میں جھکا ہوں، تیرے لئے میں مسلمان ہوا ہوں، تجھ پر میں ایمان لاتا ہوں، تیرے لئے میرے کان اور میری آنکھیں اور میری ہڈیاں اور میرا گودا اور میرے اعصاب ڈرتے ہوئے جھک گئے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک سنن ابن ماجہ میں روایت ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا کرے: "اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں جو تو نے سوالیوں کے لئے اپنے اوپر واجب کر رکھا ہے۔" اب یہ جو سوالی جس قسم کے ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا حق بن جاتا ہے وہ نہایت ہی گریہ وزاری، تضرع، خلوص سے دعا کیا کرتے ہیں۔ اور میں تجھ سے اپنے اس چلنے کے حق کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں کیونکہ میں فخر و مباہات یا ریاکاری اور شہرت کے لئے نہیں نکلا بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا کا مورد بننے کے لئے نکلا ہوں۔ پس میں تجھ سے اس بات کا سوالی ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچا اور میرے گناہ بخش دے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات)

ایک حدیث ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی شخص سے کوئی حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور حمد و ثنا اور درود شریف کے بعد یہ دعا کرے: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عظیم الشان عرش کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو جذب کرنے والی باتوں اور تیری بخشش کے پختہ اسباب کے حصول کی دعا کرتا ہوں اور ہر نیکی کو غنیمت جان کر کرنے اور ہر گناہ سے سلامتی کی توفیق کا طلبگار ہوں۔ تو میرے سارے گناہ اس طرح بخش دے کہ ایک بھی باقی نہ رہنے دے۔ اور نہ کوئی میرا غم باقی رہنے دے مگر خود تو اسے دور فرما دے اور نہ کوئی میری ایسی ضرورت باقی ہو جو تیری رضا

کے مطابق ہو مگر تو خود اسے پورا فرمادے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ (سنن ترمذی کتاب الصلاۃ)

اب بیوت الخلاء میں جانے کی دعا ہے۔ جو حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں' یہ بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے کہ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر قسم کی ناپاکیوں اور ہر قسم کے خبائث سے۔"

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الخلاء)

پھر جب نکلتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ روایت ہے جو ترمذی سے لی گئی ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: "غفرانک" تیری بخشش کا طلبگار ہوں۔ (سنن ترمذی۔ کتاب الطھارۃ۔ باب مایقول اذا خرج من الخلاء)۔ اور کچھ اختلاف سے یہ روایت حضرت انس بن مالک ؓ سے یوں مروی ہے کہ آنحضور ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا کیا کرتے: "الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الاذیٰ و عافانی"۔ سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ امور کو دور کر دیا ہے اور مجھے عافیت عطا کی ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ۔ باب مایقول اذا خرج من الخلاء)

ایک حدیث ہے حضرت عمرؓ بن الخطاب کے کپڑوں کے متعلق جو سنن ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا کی: "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا' جس کے ذریعہ میں اپنے ننگ ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ سے زینت حاصل کرتا ہوں۔" پھر آپ پرانے کپڑے کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے صدقہ میں دے دیا۔ پھر فرمایا: "میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے نیا کپڑا پہنا اور پھر یہ دعا کی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ننگ ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر اپنے پرانے کپڑے کی طرف متوجہ ہوا اور اسے بطور صدقہ دے دیا۔ تو زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اللہ کی پناہ اور اس کی حفاظت اور اس کی پردہ پوشی میں ہو گا۔"

یہاں یہ یاد رکھیں کہ ہر دفعہ یہی طریق رسول اللہ ﷺ کا نہیں تھا کہ جب بھی نیا کپڑا پہنتے تھے تو پرانا ضرور دے دیا کرتے تھے۔ نہ حضرت عمر ؓ ہمیشہ ایسا کیا کرتے تھے۔ مگر ایک ایسا واقعہ گزرا ہے۔ جس میں آنحضرت ﷺ کی اتباع میں حضرت عمرؓ نے اس طرح کیا اور اپنا پرانا کپڑا صدقہ میں دے دیا۔ پرانے کپڑے میں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ کپڑا اچھی حالت میں ہو گا کیونکہ بری حالت میں کپڑا دینا جس میں پیوند لگے ہوں اور گندا ہو چکا ہو وہ تو انسان پھینک ہی دے' اس کو صدقہ میں دینے کا تو کوئی مطلب ہی سمجھ میں نہیں آتا۔ صدقہ لازماً اس کپڑے کے متعلق ہے جو اترا ہے اور اچھی حالت میں اترا ہے اور اس کو قبول کرتے ہوئے دوسرے انسان کی آنکھیں شرم سے جھکیں نہیں۔ اس لئے اس بارہ میں یہ تشدد نہ اپنی ذات پر کریں کہ ہر دفعہ کپڑا پہن کر پرانا کپڑا اتار کے کسی کو دے دیا کریں۔ یہ اسراف کا طریق ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث کا یہ مطلب نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ترمذی کتاب الدعوات میں' کہ جب کوئی شخص شادی کرتا تو آنحضرت ﷺ ان الفاظ میں اسے دعا دیتے: "اللہ تیرے لئے مبارک کرے اور تجھ پر برکات نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی کی باتوں میں اکٹھا رکھے۔"

ایک اور روایت مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے۔ عن عبداللہ ابن محمد ابن عقیل کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کی۔ شادی کے بعد ہمارے پاس آئے تو ہم نے انہیں بالرفاء والبنین کہا۔ یہ عربوں کا رواج تھا مبارک باد دینے کا' شادی مبارک ہو اور خدا تمہیں صاحب اولاد کرے۔ اس پر انہوں نے کہا ٹھہرو' یوں نہ کہو' کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ان الفاظ میں مبارک باد دینے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ کہا کرو "بارک اللّٰہ لھا فیک و بارک لک فیھا"۔ اللہ تمہاری بیوی کے لئے تمہیں بابرکت بنادے اور تمہارے لئے اس بیوی میں برکتیں رکھ دے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند اہل بیت)

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم شادی کرو یا خادم وغیرہ رکھو تو یہ دعا کر لیا کرو: "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی کا طالب ہوں ہر اس خیر کا جو تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے۔ میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس شر سے بھی جو اس کی فطرت میں مخفی ہے۔"

(سنن ابو داؤد کتاب النکاح)

بیوی کے پاس جانے کی دعا۔ بخاری کتاب النکاح۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر ان میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت یہ دعا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ مجھے شیطان سے بچا رکھ اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرا سے بھی شیطان سے بچائے رکھنا۔ پھر اگر ان کے ہاں کوئی اولاد ہوئی تو شیطان کبھی اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔" یہ دعا وہ ہے جو پیدائش سے بھی بہت پہلے مانگی اور مانگتے رہے۔ پس یہ دعا وہ ہے جو ایک دفعہ ملنے کے لئے نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے ملنے کے نتیجہ میں جو اولاد ہو گی اس کے لئے مانگی جانی چاہئے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ اس کو شیطان کے شر سے بچا لیتا ہے۔

ایک ترمذی کتاب النکاح میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب اپنی بیویوں کے درمیان کوئی چیز تقسیم فرماتے تو انصاف فرماتے اور ساتھ دعا کرتے کہ: "اے اللہ! جس پر میں قدرت رکھتا ہوں اس میں یہ میری تقسیم ہے۔ پس جس چیز پر تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اس پر مجھے ملامت نہ فرمانا۔" اس کا مطلب بڑا واضح یہ ہے کہ انصاف اسی حد تک کیا جا سکتا ہے جتنا انسان کے بس میں ہے اور

اس پہلو سے آنحضرت ﷺ نے تمام بیویوں میں مکمل انصاف فرمایا۔ لیکن محبت کے معاملہ میں انسان کا دل اپنے بس میں نہیں ہوتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ تو فرمایا اگر میں اپنی بیویوں سے ایک جیسی محبت نہیں کر سکتا تو تو مالک ہے تو نے جیسا مجھے دل دیا ہے اس کے مطابق میں جو کچھ کر سکتا تھا وہ کر لیا باقی تیرے اختیار میں ہے تو اس بارہ میں میری سرزنش نہ فرمانا کہ میں ہر بیوی سے ایک جیسی محبت نہیں کر سکا۔

ایک دعا ترمذی کتاب الدعوات سے حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے: "اے میرے اللہ! مجھے اپنی محبت کا رزق عطا کر اور اس کی محبت کا رزق بھی عطا کر جس کی محبت تیرے حضور میرے کام آئے۔ اے میرے اللہ! میری محبوب چیزوں میں سے جو تو مجھے عطا کرے اس کو میرے لئے قوت بنا دے تا میں ان کاموں میں ترقی کروں جو تجھے محبوب ہوں۔ اور اے میرے اللہ! میرے محبوب کاموں میں سے جسے تو مجھ سے دور رکھے اس کو تو اپنی محبوب چیزوں میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنا دے۔"

ایک دعا مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے سب سے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دے۔"

(مسند احمد بن حنبل باقی مسند الانصار)

اب یہ تو ایک چھوٹی سی دعا ہے جو ہر شخص کو یاد ہونی چاہئے۔ عالم ہو یا جاہل ہو اتنی دعا بھی یاد نہ رہے تو اسے کچھ بھی یاد نہ رہا۔ اے اللہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے سب سے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دے۔ یہ وہ دعا بھی ہے جو آپ سورۃ فاتحہ میں پڑھتے ہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت کر۔ یہاں السبیل الا قوم کا لفظ ہے ایسی راہ جو سب راہوں سے زیادہ سیدھی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنن ترمذی میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے: "اے اللہ! تو ہی میری قوت ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری ہی دی ہوئی طاقت سے میں دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں اور مدمقابل سے جنگ کرتا ہوں۔"

(سنن ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اور یہ روایت ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے: "اے اللہ! مجھے میری سماعت اور بصارت سے پورا پورا فائدہ بخش اور ان دونوں چیزوں کے لئے میرے وارث پیدا فرما اور میرے پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔" "ان دونوں چیزوں کے لئے میرے وارث عطا فرما" مراد یہ ہے کہ ایسی اولاد عطا فرما جو اپنی سماعت اور بصارت کو خدا سے ڈرتے ہوئے اپنے کنٹرول میں رکھے۔ اور پھر فرمایا: "میرے پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد کر اور اس سے تو میرا بدلہ لے۔"

سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ہمیں بعض کلمات سکھاتے تھے مگر آپ ہمیں وہ کلمات اس طرح نہ سکھاتے تھے جیسا کہ تشہد سکھایا کرتے تھے اور وہ کلمات یہ تھے: "اے اللہ! ہمارے دلوں میں باہم الفت ڈال اور ہمارے تعلقات کی اصلاح فرما اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے بچا کر نور تک پہنچا اور ہمیں فواحش سے بچا خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی اور ہمارے لئے ہماری سماعتوں اور ہماری بصارتوں اور ہمارے دلوں اور ہمارے ساتھیوں اور ہماری اولادوں میں برکت ڈال اور ہماری توبہ قبول فرماتے ہوئے ہم پر نظر کرم فرما۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر کرنے والا بنا۔ اس پر ہم تیرے ثنا خواں ہوں اور اس کے قابل اور اہل ہوں اور اسے ہم پر تمام کر دے۔"

ایک روایت بنو ہاشم کے ایک آزاد کردہ غلام عبد الحمید اپنی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں بیان کرتے ہیں اور یہ ابو داؤد سے حدیث لی گئی ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی بیٹی کو صبح و شام اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان کے لئے دعا سکھائی تھی کہ:
"اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔" یقیناً جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو شام تک اس کی حفاظت کی گئی اور جس نے شام کو دوہرایا صبح تک محفوظ رہا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ)

آج کے خطبہ میں جو نسبتاً مختصر دیا جا رہا ہے میں اب حضرت مسیح موعود (۔) کے بعض اقتباسات پر اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: "ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص201)

دراصل مواد تو نسبتاً زیادہ تھا مگر بعض بہت لمبی حدیثیں مواد سے اس لئے نکال دی گئیں کہ علم درایت کی رو سے وہ صحیح معلوم ہوتی نہیں تھیں۔ اس لئے بظاہر روایت صحیح بھی ہو اگر درایت کا مضمون، عقل کا تقاضا ہو کہ حضور اکرم ﷺ ایسی بات فرما ہی نہیں سکتے تو مجبوراً وہ چھوڑنی پڑتی ہے۔ آج جب میں نظر ڈال رہا تھا تو ایسی کئی حدیثیں مجبوراً چھوڑنی پڑیں اس وجہ سے یہ خطبہ نسبتاً چھوٹا ہو گیا ہے۔ خطبہ میں تو کوئی تکلف نہیں ہوا کرتا چھوٹا ہو یا بڑا ہو چند لفظوں کا بھی ہو تو دل پر اثر کرے تو یہی خدا کی مرضی ہے کہ چند الفاظ بھی ہوں دلوں پر اثر کرنے والے ہوں تو بہت کافی ہوں۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:

"دعائیں حقیقت میں بہت قابل قدر ہوتی ہیں اور دعاؤں والا آخر کار کامیاب ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ نادانی اور سوء ادب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ارادہ کے ساتھ لڑنا چاہے۔ مثلاً یہ دعا کرے کہ رات کے پہلے حصہ میں سورج نکل آوے۔ اس قسم کی دعائیں گستاخی میں داخل ہوتی ہیں۔ وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے اور ناکام رہتا ہے جو گھبرانے والا اور قبل از وقت چاہنے والا ہو۔ اگر بیاہ کے دس دن بعد مرد و عورت یہ خواہش کریں کہ اب بچہ پیدا ہو جاوے تو یہ کیسی حماقت ہوگی۔ اس وقت تو اسقاط کے خون اور چھیچھڑوں سے بھی بے نصیب رہے گی۔ اسی طرح جو سبزہ کو نمو نہیں دیتا وہ دانہ پڑنے کی نوبت ہی آنے نہیں دیتا..... (لوگ) دعا سے بالکل ناواقف ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جن کو بدقسمتی سے

ایسا موقع ملا کہ دعا کریں مگر انہوں نے صبر اور استقلال سے چونکہ کام نہ لیا اس لئے نامراد رہ کر سید احمد خانی مذہب اختیار کر لیا کہ دعا کوئی چیز نہیں"۔

یہاں مراد یہ ہے کہ سرسید احمد کا دعا کے متعلق یہ مذہب تھا کہ محض الفاظ ہیں جو پڑھے جاتے ہیں مگر ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کر کے کچھ تبدیل کر دیتا ہے۔ بس دعا برکت کے لئے ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ تو یہ وہ نہایت ہی بیہودہ مذہب تھا جس نے دعا کی جڑ کاٹ ڈالی ہے اور جڑ کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ کاٹ تو نہیں ڈالی مگر جڑ کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) نے سرسید کو مخاطب کر کے دعا کی قبولیت کے متعلق، دعا کی اہمیت کے متعلق بہت ہی عظیم کتاب لکھی تھی۔ پس آپ جب کہتے ہیں کہ سید احمد خانی مذہب تو اس سے مراد سرسید احمد کا دعا کے متعلق مذہب ہے۔

"یہ دھوکہ اور غلطی اسی لئے لگتی ہے کہ وہ حقیقت دعا سے محض ناواقف ہوتے ہیں اور اس کے اثرات، بے خبر اور اپنی خیالی امیدوں کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر کہہ اٹھتے ہیں کہ دعا کوئی چیز نہیں۔" سرسید کا بھی یہی حال ہوا ہو گا بدنصیب کی اپنی دعائیں قبول نہ ہوئیں تو اس نے یہی سمجھا کہ دعا قبول ہوا ہی نہیں کرتی۔ "دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے اگر دعاؤں کا اثر نہ ہوتا تو پھر اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص203، 204)

پھر حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں:

"غرض جبکہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پا کر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا، ہمارا فکر کرنا، ہمارا طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا ہی میں داخل ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور ان کی روح مبدء فیض کو شناخت کر کے بصیرت کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور محجوبوں کی دعا صرف ایک سرگردانی ہے جو فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ سے ربط معرفت نہیں اور نہ اس پر یقین ہے وہ بھی فکر اور غور کے وسیلہ سے یہی چاہتے ہیں کہ غیب سے کوئی کامیابی کی بات ان کے دل میں پڑ جائے۔ اور ایک عارف دعا کرنے والا بھی اپنے خدا سے یہی چاہتا ہے کہ کامیابی کی راہ اس پر کھلے۔ لیکن محجوب جو خدا تعالیٰ سے ربط نہیں رکھتا وہ مبدء فیض کو نہیں جانتا اور عارف کی طرح اس کی طبیعت بھی سرگردانی کے وقت ایک اور جگہ سے مدد چاہتی ہے اور اسی مدد کے پانے کے لئے وہ فکر کرتا ہے۔ مگر عارف اس مبدء کو دیکھتا ہے۔ اور یہ تاریکی میں چلتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو کچھ فکر اور خوض کے بعد دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ متفکر کے فکر کو بطور دعا قرار دے کر بطور قبول دعا اس علم کو فکر کرنے والے کے دل میں ڈالتا ہے۔ غرض جو حکمت اور معرفت کا نکتہ فکر کے ذریعہ سے دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا سے ہی آتا ہے اور فکر کرنے والا اگرچہ نہ سمجھے مگر خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ مجھ سے ہی مانگ رہا ہے۔ سو آخر وہ خدا سے اس مطلب کو پاتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے یہ طریق طلب روشنی اگر علیٰ وجہ البصیرت اور ہادیٔ حقیقی کی شناخت کے ساتھ ہو تو یہ عارفانہ دعا ہے۔ اور اگر صرف فکر اور خوض کے ذریعہ سے یہ روشنی لامعلوم مبدء سے طلب کی جائے اور منور حقیقی کی ذات پر کامل نظر نہ ہو تو وہ محجوبانہ دعا ہے۔"

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 مطبوعہ لندن ص230، 231)

اس سب کا خلاصہ یہی بنتا ہے کہ دعا اگر خدا تعالیٰ کو سامنے رکھ کر حقیقی مالک سمجھتے ہوئے گویا وہ سامنے کھڑا ہے اس طرح کی جائے تو یہ دعا سب سے بہتر ہے۔ لیکن بعض دفعہ انسان دل میں اللہ کی ذات کی باتیں سوچتا رہتا ہے خدا کو ہر چیز کا مالک سمجھتا ہے اور جاتے ہوئے اس کی حمد کے گیت گاتے ہوئے چلتا ہے تو ایسا شخص ضروری نہیں کہ کوئی معین دعا ہی کرے۔ اس کے دل کا ہر لحمہ دعا میں مصروف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو اس کی مخفی ضرورتوں کو جانتا ہے وہ ان کو پورا کرتا چلا جاتا ہے خواہ بظاہر اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھیں یا نہ اٹھیں اللہ اس کی ساری تمناؤں کو جو دل میں پیدا ہوتی ہیں قبول فرما لیتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 28 جولائی 2000ء)

حُسنِ سوال

حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس ایک ضعیف خاتون آئی اور کہا میرے گھر میں چوہے نہیں ہیں۔ اس کی مراد یہ تھی کہ اس کے گھر میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت سعدؓ نے سن کر فرمایا اس کے سوال کا طریق بہت عمدہ ہے۔ اور اس کا گھر خوردنی اشیاء سے بھروا دیا۔

(استیعاب جلد2 ص839)

وضو کے بعد کی دعا

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ دعا کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا۔ ایسے شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(جامع ترمذی کتاب الطہارۃ باب مایقال بعد الوضوء)

انہوں نے حسنِ کردار سے غیروں کے دل فتح کئے

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال اور کامیاب دعوت الی اللہ کے نتائج

حکمتِ عملی، اعلیٰ اخلاق اور بے نظیر قربانیوں کا لائحہ عمل

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب-ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد-دعوت الی اللہ

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبی نوع انسان کی ہدایت اور فلاح و بہبود کے لئے جو عظیم الشان پیغام لائے اس کی تبلیغ کا حق نہ صرف آپ نے بلکہ آپ کے سچے غلاموں نے بھی خوب ادا کر کے دکھایا غیرت ایمانی اور عشق رسول کا بھی یہی تقاضا تھا کہ جب غلام اپنے آقا کے نام خدائے ذوالعرش کا یہ پیام سنیں کہ "اگر تو نے تبلیغ نہ کی تو گویا حق رسالت ادا نہیں کیا۔" تو پھر اس پیغام کے پہنچانے کے لئے اپنی تمام طاقتیں صرف کر دیں۔ اس سچے پیغام سے وفا اور انسانیت سے ہمدردی کا بھی یہی تقاضا تھا کہ وہ پیغام اپنی ذات تک محدود نہ رکھا جائے۔ چنانچہ صحابہ رسول نے یہ حق ادا کیا۔ انہوں نے اپنے آقا سے اس تبلیغ حق کے سلیقے بھی خوب سیکھے اور سچائی اور روشنی کے اس پیغام سے محض زبانی ہی تاریک دنیا کو منور نہیں کیا بلکہ اپنے عمل اور کردار کے لحاظ سے بھی اس "سراج منیر" برگزیدہ رسول کے نور سے حصہ پا کر وہ خود بھی روشن ستارے بن گئے ایسے جگمگاتے ہوئے تارے کہ ان کے آقا نے ان پر نظر کر کے فرمایا ان میں سے جس ستارے کی روشنی میں بھی چلو گے وہ تمہیں منزل مقصود کی طرف ہی لے جائے گی یعنی بھٹکنے نہ دیگی۔

سلطان نصیر

ان روشن ستاروں میں سرفہرست حضرت ابوبکرؓ کا نام نامی ہے۔ جو قبول اسلام کے بعد اس کا نور پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ آپ رسول کریم ﷺ کی دعاؤں کا پھل تھے۔
آپ کی دعوت الی اللہ بھی کمال حکمت پر مبنی تھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے پیغام اسلام پہنچانے کے لئے دانش مندی سے ایک منصوبہ تیار کر کے قریش کے چند سعادت منداور باشعور نوجوانوں کا انتخاب کیا۔ جو ذاتی نجابت و شرافت کے باعث حق بات سننے کا حوصلہ بھی رکھتے تھے اور فہم و فراست کی وجہ سے حق و باطل کی تمیز کا ملکہ بھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ قبول کرنے کی انہیں جرأت بھی تھی۔
حضرت ابوبکرؓ کی یہ سکیم کامیاب ہوئی اور آپ کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجہ میں مکہ کے مایۂ ناز فرزند اسلام کی آغوش میں آ گئے جن میں حضرت عثمانؓ بن عفان حضرت طلحہؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف شامل ہیں۔

نئے داعیان کی تیاری

اسلام کے ابتلاء و مصائب کے ابتدائی دور میں عظیم داعی الی اللہ صدیق اکبر کے ذریعہ حاصل ہونے والے شیریں ثمار کے بیان میں سیرت صدیقی کا یہ پہلو بھی کھل کر سامنے آتا ہے کہ آپ نے اپنے ذریعہ ہدایت پانے والے ان نوجوانوں کی کماحقہ اعلیٰ تربیت کی توفیق پائی آپ نے ایک طرف انہیں رسولؐ اللہ کے دامن صحبت سے وابستہ کیا تو دوسری طرف ان کی دینی و علمی اور روحانی ترقی کے لئے کمربستہ ہو گئے اور ان نوجوانوں کو بہترین داعی الی اللہ بنا کر ہی دم لیا۔ ان سعادت مند نومبایعین کی قسمت پر رشک آتا ہے جو سب کے سب عشرہ مبشرہ میں شامل تھے۔ یعنی ان دس خوش نصیب اصحاب میں جن کو نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔

اعلان توحید

اسلام کے ابتدائی دور میں خدائے واحد کی توحید کا اقرار و اظہار اور لا الٰہ الا اللہ کے کلمہ کا نعرہ بلند کرنا ہی سب سے بڑا جرم تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اعلانِ توحید کے لئے رسول اللہ کے شانہ بشانہ کھڑے ہو گئے۔ ایک دفعہ کفار مکہ نے رسول اللہ کے گلے میں پٹکا ڈال کر سانس روکنے کی کوشش کی تو حضرت ابوبکر موقع پر پہنچ گئے اور اس ظالم کافر کو یہ کہہ کر پیچھے ہٹایا کہ
اس مرد حق کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ یہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر)

یعنی اعلان توحید کے سوا ان کا کیا قصور ہے۔
اس طرح حضرت ابوبکرؓ نہ صرف رسول اللہؐ کے آگے سینہ سپر ہو گئے بلکہ اعلان توحید کے جرم میں جو غلام تختہ مشق ستم بنتے تھے انہیں بھی اس ظلم سے نجات دلانے کا موجب ہوئے۔ اور اس راہ میں اپنے قیمتی اموال خرچ کرنے میں کوئی پرواہ نہ کی۔ چنانچہ رسول اللہ کی خواہش پر بلالؓ کو آپ نے ہی خرید کر آزاد کروایا تھا۔ اس طرح عامر بن فہیرہ اور جاریہ بن نوفل کے علاوہ بیسیوں غلاموں کی آزادی میں آپ نے بے دریغ خرچ کیا۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جز 4 ص 102 بیروت لبنان)

اعلانیہ عبادت

خدائے واحد کی اعلانیہ عبادت بھی ایسا جرم تھا جس سے کفار مکہ مسلمانوں کو روکتے تھے۔ نماز کی حالت میں نبی کریم ﷺ کی پشت پر اونٹنی کی بچہ دانی کی غلاظت رکھنے سے بھی انہوں نے دریغ نہ کیا۔ مگر مسلمان خدائے واحد کی عبادت کا یہ جائز حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ مگر اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے آمادہ ہو گئے چنانچہ ان کا یہی کردار تبلیغ کا ایک اثر انگیز ذریعہ بن گیا کہ آخر ان لوگوں کو اپنے خدا اور دین کی صداقت

پر اتنا یقین ہے تبھی اس کی خاطر سب کچھ فدا کرنے اور لٹانے پر تیار ہیں۔

یہ جذبۂ شوق اور جوش و ولولہ حضرت ابو بکرؓ میں سب سے جدا تھا آپ نے ایک دفعہ نبی کریمؐ کی خدمت میں درخواست کی کہ صحن کعبہ میں جا کر عبادت کی جائے۔ رسولؐ اللہ نے یہ تجویز قبول فرمائی۔ کفار نے عبادت کرتے دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ کو خوب پیٹا۔ یہاں تک کہ مدہوشی میں آپ کو اٹھا کر گھر پہنچایا گیا۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو پہلا سوال یہ تھا کہ میرے آقا کا کیا حال ہے۔ رسولؐ اللہ کو تو کوئی گزند نہیں پہنچی؟ آفرین اے صدیق اکبر کہ عالم کرب میں بھی اپنے سے بڑھ کر اپنے آقا و مولیٰ کا خیال ہے۔

جہاد بالقرآن

در حقیقت سب سے مؤثر اور بڑا ذریعۂ تبلیغ قرآن شریف ہی ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وجاھدھم بہ جھاداً کبیرا (الفرقان:53)

یعنی قرآن شریف کے روحانی ہتھیار اور دلائل و براہین کے ساتھ ان کفار سے ایک بڑا جہاد کرو۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں مد مقابل کفار سے بھی بار ہا دلائل کا مطالبہ یہ کہہ کر کیا گیا ہے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی تائید میں دلیل پیش کرو۔

پُر اثر قرآنی دلائل کی عظمت یہ ہے کہ وہ خود خدائے ذوالجلال نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے سکھائے ہیں۔ جن سے بڑھ کر کوئی مؤثر دلیل نہیں ہو سکتی۔

اس میدان تبلیغ میں بھی حضرت ابو بکرؓ کسی سے پیچھے نہ تھے۔

جب مکہ میں تکالیف انتہا کو پہنچ گئیں تو حضرت ابو بکرؓ کو دربار نبویؐ سے ہجرت حبشہ کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ابھی آپ مکہ سے باہر ہی نکلے تھے کہ ایک کافر ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی۔ اس کے پوچھنے پر اسے سارا قصہ سنایا۔ اس نے کہا انک لتحمل الکل کہ آپ تو دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ ایسا مرنجاں مرنج انسان ہم مکہ سے کیسے جانے دیں یہ کہہ کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کو امان دے کر واپس لایا۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ صبح کے وقت قرآن شریف کی تلاوت بڑے درد و سوز اور خوش الحانی سے کرتے تو بچے بوڑھے سب جمع ہو جاتے۔ جب اہل مکہ نے پُر تاثیر کلام کا اثر دیکھا تو ابن الدغنہ کے واسطہ سے آپ کو بلند آواز سے روکنا چاہا۔ آپ نے انکار فرمایا اور کہا کہ "ابن الدغنہ تم اپنی امان واپس لے لو میں قرآن کریم بلند آواز سے ہی پڑھوں گا۔"

(بخاری باب ہجرۃ النبیؐ)

قرآن کے ذریعہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کا نمونہ دیکھ کر دیگر صحابہ کو بھی یہ شوق ہوتا کہ وہ بھی پیغام قرآن لوگوں تک پہنچائیں۔ چنانچہ ایسے پرجوش داعیان میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بھی ہیں جن کو مکہ میں مخالفت کے ابتدائی زمانے میں سرداران قریش کو قرآن شریف کی تلاوت بآواز بلند سنانے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ شرف و سعادت اخلاص و قربانی کے جس جذبے سے ان کے حصے میں آئی اس کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ ہوا یوں کہ چند صحابہؓ رسول جمع ہوئے اور دعوت الی اللہ کے حوالہ سے ذکر یہ چلا کہ ابھی تک ہم نے مخالفین کو قرآن شریف بلند آواز سے کبھی نہیں سنایا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بڑے شوق سے یہ پیشکش کی کہ وہ بذات خود اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ دیگر صحابہؓ کی یہ رائے تھی کہ اگر کوئی ایسا شخص یہ کام اپنے ذمہ لے جس کا قبیلہ دعوت الی اللہ کے اس متوقع مخالفانہ رد عمل کی صورت میں اس کا دفاع بھی کر سکے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کیونکہ عبد اللہ بن مسعود کے بارے میں انہیں زیادہ سخت رد عمل کا خدشہ تھا مگر عبد اللہ بن مسعود فرمانے لگے کہ آپ لوگ اس کی فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ خود میری حفاظت فرمائے گا۔ اور دوسرے دن چاشت کے وقت اس بہادر اور نڈر داعی الی اللہ نے خانہ کعبہ میں جا کر قریش کی مجلس کے قریب مقام ابراہیم پر سورہ رحمان کی تلاوت شروع کر دی۔ پہلے تو وہ لوگ غور سے سنتے رہے پھر جب پتہ چلا کہ کلام پاک ان کو سنایا جا رہا ہے تو وہ اٹھے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود کو آن دبوچا اور خوب ان کی پٹائی کی۔ مگر ابن مسعود ایک عجیب خداداد استقامت کے ساتھ تلاوت کرتے چلے گئے یہاں تک کہ سورہ رحمان کی تلاوت مکمل کر کے ہی واپس آئے صحابہؓ نے کہا کہ ہمیں اس مار پٹائی کا اندیشہ تھا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ بولے خدا کی قسم جب میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا تو دشمن مجھے سخت بے حقیقت معلوم ہوتے تھے اور اگر کہو تو کل پھر سرداران قریش کے مجمع میں جا کر قرآن شریف کی تلاوت بآواز بلند سناؤں صحابہؓ نے کہا نہیں بس یہی کافی ہے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
جلد نمبر 3 ص 257 مکتبہ اسلامیہ
ریاض)

تبھی تو کفار مکہ کو تبلیغ اسلام پر پابندی کی یہ راہ سوجھی تھی کہ جب یہ لوگ قرآن پڑھیں تو اسے مت سنو اور تلاوت قرآن کے دوران شور مچادیا کرو۔ شاید اس طرح تم غالب آجاؤ۔

(حم السجدہ:27)

کم سن داعی الی اللہ

ابتدائی دور کے ان داعیان الی اللہ میں ایک اور ناقابل فراموش نام حضرت علی ؓ کا ہے۔ جنہوں نے 13 سال کی کم سنی کی عمر میں دعوت الی اللہ کا بیڑا اٹھایا اور بچوں کے لئے یہ نمونہ قائم کیا۔ کہ تلوار کے جہاد کی طرح یہاں عمر و صحت کی قید نہیں۔

جرأت ایمانی شوق خدمت دین اور جذبۂ قربانی شرط ہے مگر درحقیقت یہ سب فیض رسانی نبی کریم ﷺ کی تھی جن کے زیر کفالت حضرت علی تربیت پا رہے تھے۔

جب نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد ہوا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ہوشیار اور بیدار کر (الحجر:95) تو آپ نے قریش کو جمع کر کے پیغام حق پہنچایا لیکن وہ برا بھلا کہتے ہوئے رخصت ہوئے۔

رشتہ داروں کو تبلیغ کے لئے دعوت

نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک دعوت کے انتظام کا ارشاد فرمایا اور اپنے خاندان بنو مطلب کے چالیس کے قریب عزیز و اقارب کو اس میں آنے کی دعوت دی۔ کھانے کے بعد حضورؐ نے کچھ تقریر فرمانا چاہی تو ابولہب نے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے لوگ منتشر ہو گئے تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے ایک اور دعوت کا اہتمام کرنے کے لئے ہدایت فرمائی، اس دفعہ کھانے سے قبل ہی حضور ﷺ نے بنو مطلب کو نصیحت فرمائی کہ میں تمہیں خدائے واحد کی طرف دعوت دیتا ہوں اگر تم اسے قبول

کرو تو دین و دنیا کی نعمتوں کے وارث ہو گے۔ اب بتاؤ اس کام میں کون میرا مددگار ہو گا۔ ہر طرف خاموشی تھی اس وقت ایک کم سن تیرہ سالہ بچہ کھڑا ہوا اور بولا کہ بے شک میں سب سے چھوٹا ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ یہ کم سن نوجوان حضرت علیؓ تھے جن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اور کچھ نہیں تو اس بچے کی ہی بات سنو اور مانو۔ بنو مطلب نے تو اس نصیحت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا مگر حضرت علیؓ نے کم سنی میں ہی نبی کریمؐ کی اعانت و نصرت کا نعرہ بلند کرنے کی جرأت دکھائی اور عملاً دعوت کا انتظام کر کے ایک بہترین مثال قائم کر دی۔ اس واقعہ سے جہاں دعوت الی اللہ کا یہ عمدہ اسلوب سامنے آتا ہے کہ رشتہ داروں میں پیغام پہنچانا بھی ضروری ہے وہاں تبلیغ کے لئے ضیافت اور دعوت کا اہتمام کرنے پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

تبلیغی مرکز کے لئے مکان کی قربانی

اسلام کے ابتدائی زمانے میں نبی کریم ﷺ نے جب ایک تبلیغی مرکز کی ضرورت محسوس کی تو ایک نومسلم ارقم بن ارقم نے اپنا مکان اس خدمت کے لئے پیش کر دیا جو ایک مرکزی جگہ کوہ صفا کے دامن میں واقع تھا۔ اور دار ارقم یا دار السلام کے نام سے معروف تھا۔ یہ پہلا نماز سنٹر بھی تھا۔

جہاں مسلمانوں کو تین سال تک تبلیغی مساعی جمیلہ کی توفیق ملتی رہی اس مرکز تبلیغ میں اول مصعب بن عمیر نے اسلام قبول کیا جو اسلام کے پہلے بیرونی مبلغ بنے اور آخر میں حضرت عمر کو قبول اسلام کی سعادت ملی۔ جس کے بعد مسلمان دار ارقم کے باہر نکل کر برملا بھی پیغام پہنچانے لگے۔ لیکن اسلام کے آغاز میں حضرت ارقم بن ارقم کی یہ قربانی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی جنہوں نے پہلے مرکز تبلیغ کے لئے اپنا گھر وقف کر دیا تھا۔

(زرقانی خمیس)

تبلیغ کے لئے حکمت عملی

تبلیغ کے لئے بہترین اصول مناسب حال حکمت عملی اختیار کرنا ہے۔ اس اصول پر عمل کرنے کی صورت میں تبلیغ کی راہ میں حائل ہونے والی ہر روک دور کی جا سکتی ہے۔ صحابہ رسول کی تبلیغ کے پاکیزہ نمونوں سے ہمیں عمدہ حکمتوں کے درس بھی ملتے ہیں۔ حضرت ابوذرؓ غفاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسولؐ اللہ کے دعویٰ کی خبر سن کر تحقیق حق کے لئے اپنے بھائی کو مکہ روانہ کیا۔ بھائی نے واپس آ کر بتایا کہ وہ نبی بہت اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔

اور اس کا کلام محض شعر و شاعری قرار نہیں دیا جا سکتا ابوذرؓ کو خود جا کر تحقیق کرنے کا شوق ہوا۔ وہ مکہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی تلاش شروع کی مگر کسی سے پوچھنا بھی گوارا نہ کیا۔ شام گئے حضرت علیؓ نے اس اجنبی کو دیکھا تو اس کے پیچھے ہو لئے مگر ابوذرؓ نے ان سے کچھ پوچھنا پسند نہ کیا' حضرت علیؓ نے دوسرے روز بھی خانہ کعبہ کے آس پاس ابوذر کو دیکھا اور راہ و رسم بڑھانے کی کوشش کی مگر ابوذر بھی اپنی دھن کے پکے نکلے اور اپنا مقصد مخفی رکھا تیسرے روز انہوں نے پختہ وعدہ لے کر اپنی آمد کا مقصد بتایا کہ آپ مجھے درست رہنمائی کرو گے۔ حضرت علیؓ نے ان کو اسلام کی حقانیت کھول کر بتائی۔

اگلا مرحلہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرنے کا تھا اور اسلام کے اس ابتدائی دور میں کسی اجنبی کی سرعام آنحضورؐ سے ملاقات خطرہ سے خالی نہ تھی۔ حضرت علیؓ نے اس کے لئے کیسی عمدہ حکمت عملی ترتیب دی کہ ابوذرؓ سے کہا رات آپ یہیں بسیرا کریں علی الصبح (جب لوگ خواب غفلت میں ہوں گے) میں آؤں گا اور آپ کو نبی کریمؐ کے پاس لے چلوں گا مگر اس حسن تدبیر کے ساتھ کہ میں آپ سے چند قدم آگے ہوں گا۔ اگر کہیں کوئی خطرہ درپیش ہوا تو کسی بہانے میں رک جاؤں گا۔ اور آپ واپس لوٹ جانا) اور اگر میں چلتا جاؤں تو میرے پیچھے اس جگہ آ جانا جہاں نبی کریمؐ تشریف فرما ہوں گے چنانچہ اس طرح کمال دانش مندی سے حضرت علیؓ ایک نووارد اجنبی کے قبول حق کا موجب ہوئے۔

(بخاری کتاب المناقب باب اسلام ابی ذر)

اسلام کے پہلے مرکز کے ماحول میں تبلیغ

نبی کریمؐ نے مکہ میں تبلیغ کے علاوہ ارد گرد بھی تبلیغی وفود کا سلسلہ جاری فرمایا۔ بعض وفود کی قیادت آپ خود فرماتے تھے، کبھی آزاد کردہ غلام بلال بن رباح آپ کے ساتھ ہوتے۔ اور کئی دن کے دورے میں محض چند کھجوروں کی معمولی سی زاد راہ پاس ہوتی جسے بلال بغل میں اٹھائے ساتھ لئے پھرتے اور یوں نواح مکہ میں قوم قوم اور قبیلہ قبیلہ تک پہنچ کر پیغام اسلام پہنچانے کی سعی کرتے۔ کبھی حضرت خدیجہؓ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ نبی کریمؐ کے ساتھ ہوتے۔ جیسا کہ طائف کے سفر میں ان تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام مکہ کے ماحول میں متعارف ہوا۔

یثرب میں اسلام کے پہلے مبلغ

ماحول مکہ میں تبلیغ اسلام کی کوششوں کا ایک ثمر اہل یثرب کے وفد سے تعارف تھا۔ جن کے مطالبے پر وہاں اسلام کے پہلے مبلغ اور مربی حضرت مصعبؓ بن عمیر کو روانہ کیا گیا جو وہاں جا کر استاذ اور مقری کے نام سے مشہور ہوئے کیونکہ آپ کا کام قرآن کریم کی تعلیم اور تبلیغ تھا۔

حضرت مصعبؓ نے اسلام کے پہلے مبلغ کے طور پر تبلیغ کا حق خوب ادا کیا۔ آپ نے دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار ہو کر کمال محنت' اخلاص اور حکمت و محبت کے ساتھ مدینہ کے اجنبی لوگوں سے رابطہ اور اثر و رسوخ پیدا کر کے انہیں اسلام سے روشناس کرایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا بیج بو دیا۔ ایک کامیاب داعی الی اللہ کے طور پر ان کا کردار یقیناً آج بھی ہمارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔

نئے رابطے

آپ نے بالکل اجنبی شہر مدینہ میں تبلیغ کا آغاز اس طرح کیا کہ اپنے میزبان اسعد بن زرارہؓ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلوں میں جانے لگے۔ وہاں وہ مسلمانوں اور ان کے عزیزوں کے ساتھ مجلس کرتے انہیں تعلیم دین دیتے اور وہاں آنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے۔

سردار قبیلہ کے ذریعہ تبلیغ

جب لوگوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تو ایک محلہ کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حضیرؓ نے ان دونوں داعیان الی اللہ کو اس نئے دین سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے بعد اسید بن حضیر

مصعبؓ کی مجلس میں نیزہ تھامے داخل ہوئے۔ اسعد بن زرارہؓ نے یہ دیکھتے ہی مصعبؓ سے سرگوشی کی کہ یہ اپنی قوم کا سردار آتا ہے اسے آج خوب تبلیغ کرنا۔ مصعبؓ بولے کہ اگر یہ چند لمحے بیٹھ کر بات سننے پر آمادہ ہو جائے تو میں ضرور اس سے بات کروں گا۔ ادھر اسید بن حضیرؓ سخت کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا کہ جان کی امان چاہتے ہو تو آئندہ سے ہمارے کمزوروں کو آکر بے وقوف بنانے کا یہ طریقہ واردات ختم کرو۔

مصعبؓ نے نہایت محبت سے کہا کیا آپ ذرا بیٹھ کر ہماری بات سنیں گے؟ اگر تو آپ کو بات بھلی لگے تو مان لیجئے اور بری لگے تو بے شک اس سے گریز کریں۔ اسید منصف مزاج آدمی تھے۔ بولے بات تو تمہاری درست ہے۔ اور پھر نیزہ وہیں گاڑ کر بیٹھ گئے۔ مصعبؓ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور ان تک پیغام حق پہنچایا۔ تو یہ سچی تعلیم سن کر اُسید بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کیسا خوبصورت کلام ہے! اچھا یہ بتاؤ اس دین میں داخل ہونے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟! سعد بن زرارہؓ اور مصعبؓ نے انہیں بتایا کہ نہا دھو کر اور صاف لباس پہن کر حق کی گواہی دو پھر نماز پڑھو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اُسید خود ہی کہنے لگے کہ میرا ایک اور بھی ساتھی ہے یعنی سعد بن معاذ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ساری قوم سے ایک شخص بھی اسلام سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اور میں ابھی اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ اور انہوں نے سعد کو نہایت حکمت کے ساتھ مصعبؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے ان کو بھی نہایت محبت اور شیریں گفتگو سے رام کر لیا انہیں قرآن سنایا اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ بلاشبہ یہ دن مدینہ میں اسلام کی فتح کی بنیاد رکھنے والا دن تھا۔ جس روز ایسے عظیم الشان بااثر سردار نے اسلام قبول کیا جنہوں نے اپنی قوم کو یہ کہہ دیا میرا کلام کرنا تم سے حرام ہے جب تک مسلمان نہ ہو جاؤ۔ اس طرح عبدالاشہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اور یوں مدینہ کے گھرانوں میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد3ص153-دارالمعرفۃ بیروت)

حضرت مصعبؓ نے ایک سال تک مدینہ میں اشاعت اسلام کے لئے خوب سرگرمی سے کام کیا اور دعوت الی اللہ کے شیریں پھل آپ کو عطا ہوئے۔ چنانچہ اگلے سال سن 12 نبوی میں حج کے موقع پر آپ مدینہ سے 75 انصار کا وفد لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ اسعد بن زرارہؓ بھی ساتھ تھے۔ اس وفد کی رسول اللہ سے ملاقات کا انتظام بھی عقبہ مقام پر کیا گیا۔ جہاں اس وفد نے آپ کی بیعت کی جو بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔

بہترین سفیر قوم

نبی کریم ﷺ کے دعویٰ کی خبر سن کر قبیلہ بنی سعد نے اپنے ایک سردار ضمام بن ثعلبہ کو سفیر بنا کر تحقیق کے لئے بھجوایا انہوں نے آکر اپنے طبعی سعادت و رشد کی بدولت پہچان لیا کہ آپ نبی برحق ہیں مزید تسلی کے لئے انہوں نے قسم دے کر نبی کریم ﷺ سے آپ کی صداقت کی گواہی لی اور اس امر کی شہادت بھی کہ نماز روزہ وغیرہ کے احکام آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔ ضمام نے اپنی قوم کے پاس واپس جا کر اعلان کیا کہ لات و عزیٰ سب لغو اور بیکار بت ہیں۔ قوم کے لوگوں نے کہا ضمام ایسا نہ کہو مبادا کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ ضمام نے کہا یہ بت کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک رسول بھیجا ہے اور اس پر اپنی کتاب اتاری ہے جو تمہیں ان خرافات سے نجات دلاتی ہے پھر ضمام نے توحید و رسالت کے اقرار کا اعلان کر کے اسلامی احکام کی تفصیل اپنی قوم کو بتائی۔ جسے سن کر ضمام کی قوم اسلام لے آئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس کہا کرتے تھے کہ ضمام بن ثعلبہ اپنی قوم کا بہترین سفیر تھا۔ اس سے بہتر کوئی سفیر دیکھا نہ سنا۔ چنانچہ ضمام کی پر اثر تبلیغ سے نہ صرف ان کی قوم کے مرد وزن نے اسلام قبول کر لیا بلکہ مساجد کی بنیاد پڑی اور اذانوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

(مستدرک جلد 3 ص55 دارالکتب العلمیہ)

خادموں کو تبلیغ

گھر کے خادم اور نوکر چاکر بھی دراصل اہل خانہ میں ہی شامل ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ سچی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ انہیں بھی پیغام حق پہنچایا جائے۔ صحابہ کرام نے یہ ذریعہ تبلیغ بھی اختیار کیا۔ حضرت عمرؓ اپنے عیسائی خادم استق کو آخر وقت تک بڑی محبت سے اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ ساتھ ہی اس پر کھول دیا کہ اگر اسلام قبول نہیں کرو گے تو دین میں جبر نہیں ہے لیکن اگر مسلمان ہو جاتے ہو تو ان برکات سے حصہ پاؤ گے جو اہل اسلام کو نصیب ہوتی ہیں۔ استق کا دل نہ مانا تو وفات کے وقت حضرت عمرؓ نے اسے آزاد کر دیا اور فرمایا اب جہاں چاہو جا سکتے ہو۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد استق نے اسلام قبول کیا تو خود یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ (کنز العمال جلد 5 ص50)

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کا تعاقب

عرب سے باہر اسلام کا پیغام سب سے پہلے جس خوش قسمت سرزمین میں پہنچا وہ حبشہ کا ملک ہے۔ مگر اس کا باعث بھی بلاشبہ قریش کی شدید مخالفت اور ایذا رسانی تھی جس کے نتیجہ میں مکہ کے ابتدائی مسلمان اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہوئے مگر انہوں نے تو سرزمین حبشہ میں بھی ان کا تعاقب کیا اور قریش کا وفد نجاشی شاہ حبشہ کے دربار میں تحائف لے کر حاضر ہوا اور اسے مسلمانوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ مگر اس عادل حکمران کے انصاف کی داد دیجئے جس نے یہ منصفانہ فیصلہ کیا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ لوگ جو میرے ملک میں آکر پناہ گزیں ہوئے اور میری پناہ حاصل کرنے کے لئے آئے میں ان کی بات سنے بغیر کیسے انہیں ان کے حوالے کر دوں۔ چنانچہ مسلمانوں کو بلایا گیا۔ مسلمان سخت مضطرب اور پریشان تھے کہ نہ جانے ان کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ مگر خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے وہ شاہی دربار میں پیش ہوئے۔ نجاشی کے درباری پادری اپنے صحائف کے ساتھ موجود تھے۔ نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے اپنی قوم کا دین بھی چھوڑ دیا اور نہ ہی پہلی کسی امت کا دین اختیار کیا نہ ہمارا دین۔ (ص50)

شاہی دربار میں کلمۂ حق اور اسلام کا مختصر تعارف

اس موقع پر بادشاہ کے ساتھ گفتگو کرتے

ہوئے مسلمانوں کی طرف سے ان کی نمائندگی کا حق حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے خوب ادا کیا۔ انہوں نے اس موقع پر نہایت مدلل عمدہ اور خوبصورت تقریر کی اور کہا کہ اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے۔ بتوں کی پرستش کرتے اور مردار کھاتے تھے۔ بدکاری اور رشتہ داروں سے بدسلوکی ہمارا معمول تھا۔ ہم میں سے طاقتور کمزور کو دبا لیتا تھا۔ اس حال میں اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول ہماری طرف مبعوث فرمایا جس کی خاندانی شرافت اور صدق وامانت اور پاکدامنی سے ہم خوب واقف تھے۔ اس نے ہمیں خدا کی توحید اور عبادت کی طرف بلایا اور یہ تعلیم دی کہ اس کے ساتھ ہم کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہی پتھروں اور بتوں کی پرستش کریں اور اس نے ہمیں صدق وامانت، صلہ رحمی، پڑوسیوں سے حسن سلوک اور کشت وخون سے بچنے کی تعلیم دی اور بے حیائیوں اور جھوٹ اور یتیم کا مال کھانے اور پاکدامنوں پر الزام لگانے سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور ہمیں نماز روزہ اور زکوٰۃ کی تعلیم دی۔ اس طرح حضرت جعفرؓ نے نجاشی کے سامنے اسلامی تعلیم کا خلاصہ نہایت عمدہ اور خوبصورت رنگ میں پیش کیا اور کہا کہ ہم اس نبی پر ایمان لائے ہیں اور اس کی تصدیق کی ہے اور اس کی تعلیم کو مانا اور قبول کیا ہے اور ہم خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں اور جن چیزوں سے اس نے روکا اس سے رکتے ہیں اور جو چیزیں اس نے ہمارے لئے جائز قرار دی ہیں ان کو جائز سمجھتے ہیں۔ بس ہمارا یہی جرم ہے جس کی بناء پر ہماری قوم نے ہم پر زیادتیاں کیں اور ہمیں سخت اذیتوں اور تکلیفوں میں مبتلا کر کے ہمارے دین سے برگشتہ کرنا چاہا تاکہ ہم خدائے واحد کی عبادت کی بجائے بتوں کی پوجا کریں اور حسب سابق گندی اور ناپاک چیزوں کو حلال جانیں۔ جب ان کے ظلم اور زیادتیاں انتہاء کو پہنچ گئیں انہوں نے ہمیں اپنے دین پر آزادی سے عمل کرنے سے روک دیا تو ہم اپنا وطن چھوڑ کر آپ کے ملک میں پناہ لینے چلے آئے اور ہم نے آپ کے عدل وانصاف کی وجہ سے کسی اور کی بجائے آپ کو چنا اور آپ کی پناہ حاصل کرنے کی امید پر چلے آئے۔ اے بادشاہ! ہمیں پوری امید ہے کہ تیرے ملک میں ہم پر کوئی ظلم یا زیادتی روا نہیں رکھی جائے گی۔

حضرت جعفرؓ کی تقریر کا اثر

نجاشی حضرت جعفرؓ کی اس تقریر سے بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کلام لے کر آیا ہے اس میں سے کچھ تمہارے پاس موجود ہے؟ حضرت جعفرؓ نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا کہ اچھا مجھے اس میں سے کچھ کلام پڑھ کر سناؤ۔ حضرت جعفرؓ کی ذہانت وفطانت پر رشک آتا ہے کہ انہوں نے فوری طور پر عین موقع کے محل اور مناسبت سے سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت ایسی دلآویزی اور خوش الحانی سے کی کہ خدا ترس نجاشی بے اختیار رونے لگا اور اتنا رویا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور ساری محفل پر قرآن شریف کے اس پاکیزہ اور برحق کلام کا ایسا اثر ہوا کہ درباری پادری بھی رونے لگے یہاں تک کہ ان کے صحیفے ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے۔ نجاشی یہ کلام الٰہی سن کر بے اختیار یہ کہہ اٹھا کہ خدا کی قسم ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام اور موسیٰ کا کلام ایک ہی منبع اور سرچشمہ سے پھوٹے ہیں۔ پھر وہ منصف مزاج بادشاہ یوں گویا ہوا کہ اے مکہ کے سفیرو! تم واپس لوٹ جاؤ۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں کو ہرگز تمہارے حوالے نہیں کر سکتا۔

مسلمانوں پر الزام اور اس کا رد

مکہ کے ان سفراء نے مزید مشورے کئے اور کہا کہ وہ بادشاہ کے سامنے ان کے خراب عقائد اور عیوب بیان کر کے اس نیک اثر کو زائل کر کے ہی دم لیں گے اور اسے بتائیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ عیسائیوں کے اعتقاد کے برخلاف محض ایک انسان مانتے ہیں۔ چنانچہ اگلے روز انہوں نے بادشاہ کے سامنے یہ موقف رکھا تو بادشاہ نے پھر مسلمانوں کو بلوا بھیجا۔ مسلمانوں کے لئے بلاشبہ یہ سخت پریشانی کی بات تھی۔ حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ اس نئی مصیبت سے ہم بہت فکرمند ہوئے کہ ایسی مصیبت سے اس سے پہلے واسطہ نہ پڑا تھا۔ تب مسلمانوں نے باہم اکٹھے ہو کر مشورے کئے اور کہا کہ اگر بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کے بارہ میں دریافت کیا تو ہم وہی بیان کریں گے جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ چنانچہ جب بادشاہ نے سوال کیا کہ عیسیٰ بن مریم کے بارہ میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ تو حضرت جعفرؓ نے کہا کہ اس بارہ میں ہمارے نبی پر یہ کلام اترا ہے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول روح اللہ اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے کنواری مریم کو عطا فرمایا۔ اس پر نجاشی نے زمین پر ہاتھ مارا اور وہاں سے ایک تنکا اٹھا کر کہنے لگا کہ حضرت عیسیٰ کا مقام اس تنکے کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں جو آپ نے بیان کیا ہے۔ اس پر اس کے سردار اور جرنیل بڑبڑائے۔ مگر نجاشی نے کمال جلالت اور شان کے ساتھ یہ عادلانہ فیصلہ صادر فرمایا کہ جاؤ۔ اے مسلمانو! تمہیں میری سرزمین میں مکمل امان ہے اگر تمہیں کوئی برا بھلا کہے گا تو اسے سزا دی جائے گی۔ مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ مال و دولت کے عوض میں تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں۔ پھر نجاشی نے حکم دیا کہ عرب سفراء کے تحائف واپس لوٹا دیئے جائیں۔ ان کی ہمیں کوئی حاجت نہیں۔ خدا کی قسم جب اللہ نے میرا ملک مجھے عطا فرمایا تو اس نے مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی جو میں عدل وانصاف کے قیام کے لئے رشوت لوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 290 تا 292)

الغرض اس طرح اسلام کا بیج سرزمین عرب سے نکل کر بیرونی ممالک میں بویا گیا اور رفتہ رفتہ ایک سایہ دار درخت کی صورت اختیار کرنے لگا۔ مگر اس درخت کی آبیاری کے لئے مسلمانوں نے مال جان وقت ہر نوع کی قربانیاں دیں۔ اس لئے اس جگہ ان ستر داعیان الی اللہ کی میدان تبلیغ میں جان کی قربانی کے ذکر کے بغیر یہ مضمون نامکمل رہے گا۔ جنہوں نے تبلیغ کی راہ میں اپنی جان فدا کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

ستر مبلغین کی شہادت

واقعہ یوں ہے کہ رعل، ذکوان اور عصیہ وبنی لحیان کے قبائل نے رسول کریم ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں دشمن سے خطرہ ہے کچھ مدد بھجوائیں اور آپ کے یہ لوگ ہمارے قبائل میں اسلام کا پیغام بھی پہنچائیں گے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ستر حفاظ کو اس مہم پر روانہ فرمایا۔ یہ مسکین اور عبادت گزار لوگ تھے جو دن کو جنگلوں سے لکڑیاں کاٹ کر اپنے کھانے دانے کا انتظام کرتے اور راتیں عبادت میں گزارتے

تھے۔ جب یہ صحابہ بنو معونہ پہنچے تو ان قبائل نے جنہوں نے دعوت دے کر صحابہؓ کو بلوایا تھا بدعہدی کرتے ہوئے ان تمام صحابہؓ کو نہایت بیدردی سے شہید کردیا۔

بنو معونہ کے اس واقعہ میں شہید ہونے والے ستر صحابہ کے سردار حضرت حرام بن ملحان انصاریؓ تھے۔ ان کی شہادت کا واقعہ **شجاعت و بہادری کی ایک عجیب مثال ہے**، چنانچہ آپ تبلیغ کرتے ہوئے کفار کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کر رہے تھے کہ دشمنوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا کہ ان پر حملہ کردو۔ وہ دشمن پیچھے سے آیا اور بڑے زور کے ساتھ نیزہ حضرت حرامؓ کی گردن میں مارا۔ نیزہ کا لگنا تھا کہ حضرت حرامؓ نے پوری قوت کے ساتھ نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا اللہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نیزہ شہ رگ میں لگا تھا کیونکہ خون کا ایک فوارہ گلے سے بہہ نکلا۔ حضرت حرامؓ نے اپنا اوک خون سے بھرا اسے اپنے منہ اور چہرے پر چھڑکا اور ایک اور نعرہ بلند کیا فزت و رب الکعبہ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔

(بخاری کتاب المغازی)

اے ملحان کے بیٹے حرامؓ تجھ پر سلام ہو۔ تو نے سچ کہا، بے شک تو کامیاب ہوگیا کہ دائمی اور ابدی جنتوں کو پاگیا۔ اور یقیناً تیرا یہ اسوہ تیرے تمام ساتھیوں کے لئے مشعل راہ بن گیا۔

اسلام پر تلوار سے پھیلانے کا الزام

اسلام پر تلوار اور جبر و تشدد سے پھیلانے کا الزام لگانے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے صرف یہی واقعہ ہی کافی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ معصوم مسلمان داعیان امن پر تلوار چلائی گئی اور وہ اشاعت اسلام کی راہ میں قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے مگر کمال استقامت دکھائی۔ اور ان کے آقا و مولیٰ بانی اسلام ﷺ نے ان کو یہی تعلیم دی تھی، چنانچہ حضرت علیؓ کو جنگ خیبر کے موقع پر یہی نصیحت فرمائی تھی کہ اہل خیبر کے قریب اتر کر پہلے ان کو اسلام کی طرف دعوت کرنا اور بتانا کہ اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں ان پر کیا حقوق واجب ہوتے ہیں۔ خدا کی قسم! تیرے ذریعہ سے ایک آدمی کا راہ راست پر آنا تیرے لئے سرخ اونٹوں کی دولت سے کہیں بڑھ کر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ خیبر)

یہی وجہ تھی کہ مسلمان جب تلوار سے اپنا دفاع کرنے پر مجبور کر دیئے گئے تو انہوں نے میدان جنگ میں بھی فریضہ تبلیغ کی بجا آوری کو اولیت دی ہے۔

میدان جہاد میں تبلیغ

اس کی مثال معرکہ یرموک میں نظر آتی ہے جب اسلامی فوجیں رومی سپاہ سے برسرپیکار تھیں اس دوران پہلے فریقین میں سفارتوں کا تبادلہ ہوا تو جارج نامی رومی قاصد نے اسلامی لشکر گاہ میں آکر انہیں باجماعت نماز ادا کرتے دیکھا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا پھر جب حضرت ابوعبیدہؓ نے اسلام کا پیغام اسے پہنچایا اور حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں سورہ نساء کی وہ آیات سنائیں جن میں آپ کو خدا کا رسول اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے تو جارج نے حق و صداقت کی گواہی دیتے ہوئے اسلام قبول کرلیا اور واپس جانے سے انکار کردیا مگر امین الامت نے باصرار اسے اسلامی سفیر حضرت خالدؓ کے ساتھ واپس جانے پر مجبور کیا اور یوں سفارت کے حق ا [illegible] پر بھی کوئی آنچ نہ آنے دی۔

(فتوح البلدان للبلاذری ص 141)

حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہمدردی محبت بنی نوع انسان، خدمت خلق اور عدل و احسان جیسے اخلاق فاضلہ کے نتیجہ میں پھیلا ہے۔

خلق مہمان نوازی

آخر میں ان خدمات مہمان نوازی کا تذکرہ بھی لازم ہے جس کے ذریعہ اغیار کے دل جیتے گئے اور جس میں زیادہ حصہ صحابیات کا ہے۔

جب مدینہ میں نووارد مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہوا تو یہ لوگ سب سے زیادہ مسلمانوں کے حسن سلوک سے متاثر ہوتے تھے۔ یمن سے آنے والے قافلہ عبدالقیس کے ارکان وفد بیان کرتے تھے کہ مدینہ میں ہمیں جن مسلمان میزبانوں کے ہاں ٹھہرایا گیا انہوں نے خوب ہماری خاطر تواضع کی اس کے بعد جب ہم دربار نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ تمہارے بھائیوں نے تمہارا کیسا خیال رکھا اور کیسی مہمان نوازی کی ہم نے کہا کہ انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کردیا نرم بستر اور عمدہ کھانے مہیا کئے اور صبح ہمیں دین کی باتیں سکھائیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 432 دارالفکر العربی)

یہ سن کر نبی کریم ﷺ بہت خوش ہوئے کہ آپ کے خدام نے آنے والے مہمانوں کے دل جیت لئے ہیں۔

کیونکہ یہی آپؐ کی دلی تمنا تھی کہ محبت والفت سے دنیا کو فتح کیا جائے۔

مہمان نوازی کے ایسے ہی خوبصورت واقعات سے صحابہ رسول اور صحابیات کی پاکیزہ زندگیاں عبارت ہیں۔ بالخصوص مہمان نوازی کے ذریعہ تبلیغ کے میدان میں بے لوث خدمات کا جو حق پس پردہ رہ کر خواتین صحابیات نے انجام دیا وہ لائق تحسین و آفرین ہے ان خواتین میں کہیں ہمیں بسا اوقات رسولؐ اللہ کی عدم موجودگی میں بھی حضرت عائشہؓ نے از خود بعض وفود کی ضیافت کا ایسا اہتمام کیا کہ رسول کریم ﷺ واپس تشریف لائے اور آتے ہی نووارد وفد سے دریافت فرمایا کہ ان کی کوئی خاطر تواضع بھی ہوئی ہے یا نہیں؟ تو مہمانوں نے خود بتایا کہ ان کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الطہارت باب الاستنشاق)

الغرض مہمانوں کی بے لوث خدمت اور مہمان نوازی بھی تبلیغ کا ایک عمدہ ذریعہ بن گئی۔ جس میں صحابیات کا نمایاں کردار آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چل کر دعوت الی اللہ کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الحاج کریم احمد ظفر صاحب

ربوبیت کے جسمانی مظہر
والدین کی خدمت

ہمارے مذہب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک کامل دین ہے اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارہ میں راہنمائی ملتی ہے اور ہر انسانی رشتہ اور تعلق پر پوری وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس مضمون میں خاکسار صرف والدین کا مقام اور انکے حقوق نیز اولاد کی ذمہ داریاں اور فرائض کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ جس کی اہمیت آج کے دور میں روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے۔

ارشادات الٰہی

دنیا میں سب سے مقدس اور عظیم اس رشتہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

کہ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ (عنکبوت : 9)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا :

"تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ (اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں (انکی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر"۔ (بنی اسرائیل : 34)

سورہ النساء میں فرمایا۔

"اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو"۔ (النساء : 37)

سورہ احقاف میں فرمایا۔

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی۔ کیونکہ اسکی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا۔ اور اسکے اٹھانے اور دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے"۔

(احقاف : 16)

سورہ لقمان میں فرمایا۔

"اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو انسان کو اپنے والدین کے متعلق (احسان کرنے کا) تاکیدی حکم دیا تھا اور اسکی ماں نے اسے کمزوری کے ایک دور کے بعد کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا تھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا"۔

(لقمان : 15)

سورہ بنی اسرائیل میں والدین کیلئے یہ دعا سکھائی کہ :-

"اور رحم کے جذبہ کے ماتحت انکے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر۔ اور ان کیلئے دعا کرتے وقت کہا کرو کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی"۔ (بنی اسرائیل : 25)

قرآن کریم کی ان جملہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے بعد والدین کے ساتھ غیر معمولی حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور ایسی تاکید فرمائی ہے کہ کسی بھی لمحے والدین کی خدمت اور انکی تعظیم سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ والدین کی غیر معمولی خدمت اور انکی عزت و تکریم کرنے کی وجہ یہ فرمائی ہے کہ ہمارے والدین نے ہماری پیدائش اور پرورش میں بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کیا ہوتا ہے۔ اسلئے وہ یہ حق رکھتے ہیں اور اولاد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔ اور انکی غیر معمولی خدمت کی جائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

عارضی اور ظلی طور پر دو اور بھی وجود ہیں جو ربوبیت کے مظہر ہیں ایک جسمانی طور پر اور دوسرا روحانی طور پر۔ جسمانی طور پر والدین ہیں اور روحانی طور پر مرشد اور ہادی ہیں۔ دوسرے مقام پر تفصیل کے ساتھ بھی ذکر فرمایا ہے۔ (-) یعنی خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو اور والدین سے احسان کرو۔

(بنی اسرائیل : 24)

حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا اس حالت میں ماں کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمات کا کس طرح متکفل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبرگیری کیلئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں۔ **یہ خدا کی کمال ربوبیت کا راز ہے کہ ماں باپ** بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ ان کے تکفل میں ہر قسم کے دکھ شرح صدر سے اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ انکی زندگی کیلئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس خدا تعالیٰ نے تکمیل اخلاق فاضلہ کیلئے رب الناس کے لفظ میں والدین اور مرشد کی طرف ایما فرمایا ہے تاکہ اس مجازی اور شہود سلسلہ شکرگزاری سے حقیقی رب اور ہادی کی شکرگزاری میں لے لئے جاویں"۔

(ملفوظات جلد اول ص 315)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سورہ بنی اسرائیل کی مذکورہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

"او مخاطب! تیرے مربی اور محسن اور پالنے والے کا حکم تو یہ ہے کہ اسکے سوا کسی کی پرستش اور فرمانبرداری نہ کی جائے اور ماں باپ سے پورا نیک سلوک ہو۔ اگر او مخاطب! تیرے جیتے ہوئے والدین بوڑھے ہو جاویں۔ ایک یا دونوں تو خبردار کبھی ان سے کسی قسم کی کراہت نہ کر بیٹھو اور نہ کبھی ان کو جھڑکو۔ اور ان سے پیاری اور میٹھی نرم ادب کی باتیں کرنا"۔

(تصدیق براہین احمد ص 258)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

"ماں باپ ایک تربیت کے متعلق ہی جس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں اگر اس پر غور کیا جاوے تو بچے پیر دھو دھو کر پیئیں۔ میں نے 14 بچوں کا بلاواسطہ باپ بن کر دیکھا کہ بچوں کی ذرا سی تکلیف سے والدین کو سخت تکلیف ہوتی ہے

انکے احسانات کے شکر میں انکے حق میں دعا کرو۔ میں اپنے والدین کیلئے دعا کرنے سے کبھی نہیں تھکا کوئی ایسا جنازہ نہیں پڑھا ہوگا جس میں ان کیلئے دعا نہ کی ہو۔ جس قدر بچہ نیک بنے ماں باپ کو راحت پہنچتی ہے اور وہ اسی دنیا میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ اس قدر انکی مدارات رکھو کہ اف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ماں باپ مشرک بھی ہوں تب بھی انکی اعانت واطاعت ملحوظ رکھو۔"

(بدر اکتوبر 1913)

پھر فرماتے ہیں۔

"انکی پرورش دنیاداروں کے لحاظوں سے نہیں بلکہ دلی محبت اور پیار سے اس طرح کرنا جس طرح پرندے اپنے بچوں کو پروں میں پرورش کیلئے لیتے ہیں اور خدا سے یوں دعائیں مانگنا کہ اے میرے رب ان سے اس طرح رحم کا سلوک فرما جس طرح انہوں نے میرے لڑکپن میں پرورش فرمائی۔ غرض جیسے والدین تیرے لڑکپن میں ہمدرد تھے ایسا ہی توان کیلئے ہو"۔

(تصدیق براہین احمدیہ۔ ص 259)

ارشادات نبویؐ

حسن سلوک کا مستحق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبہ و مسلم)

بدقسمت شخص

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک امٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) یعنی ایسا شخص قابل مذمت اور بدقسمت ہے لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ا کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر انکی خدمت کرکے جنت میں داخل نہ ہوسکا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب رغم انف من ادرک ابویہ)

رضاعی والدہ کی خدمت

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اسکے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضور اس قدر عزت افزائی فرما رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

بہترین نیکی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ جبکہ اسکا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوہا)

والدین کیلئے نیکی

حضرت ابواسید اساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کیلئے کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ انکے عزیز واقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور انکے دوستوں کے ساتھ عزت واکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برّالوالدین)

عمر اور رزق میں اضافہ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے (اور اپنے عزیز واقارب کے ساتھ بنا کر رکھے) اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

(مسند احمد جلد 2)

پس ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ مندرجہ بالا ارشادات اور تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے والدین کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ میں نے کئی دفعہ اپنی طرح کے کئی بے بس انسان دیکھے ہیں جو والدین کی خدمت کا بہت جذبہ رکھتے ہیں مگر انکے والدین اب اس دنیا میں موجود نہیں۔ مگر ایسے لوگ جن کے والدین اس دنیا میں زندہ سلامت موجود ہیں ان کیلئے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور جنت حاصل کرنے کا اس سے بڑا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب افراد کو اپنے والدین کی خدمت کرکے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وہ لوگ جن کے والدین وفات پا چکے ہیں صدقات و خیرات اور مرحومین کی طرف سے چندہ جات کی شکل میں اس احساس کا مداوا کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تحریکِ جدید

سیّدنا حضرت فضلِ عمر بانئ تحریکِ جدید کے اپنے الفاظ میں

(مکرم ملک منوّر احمد صاحب جاوید قائد تحریکِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریکِ جدید کیا ہے

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے۔" (روزنامہ الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸)

تحریکِ جدید کو کیوں جاری کیا گیا

"تحریکِ جدید کو اِس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریکِ جدید کو اِس لئے جاری کیا گیا تا کہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اِسی کام میں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اِس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء۔ الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

تحریکِ جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے

(ا) "مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے میری اِس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اُس کا ایمان کھویا

جائے گا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

(ب) "کسی جماعت کو اِس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ اِس تحریکِ جدید میں حصّہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصّہ نہ لیں۔" (خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

تحریکِ جدید مستقل تحریک ہے

"تحریکِ جدید کا کام اُن مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصّہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔" (خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء - الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷۱)

تحریکِ جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دِل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ مَیں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں مَیں کہہ سکتا ہوں وہ تحریکِ جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی مَیں بالکل خالی الذہن تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دِل پر نازل کی اور مَیں نے اِسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء - الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

نیز فرمایا:۔

"مَیں اللہ تعالیٰ پر اِس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور مَیں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اُسی کا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

تحریکِ جدید کے جملہ امور کی دُہرائی اور خطبہ جمعہ دیئے جانے کی تاکید

"میرے دِل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریکِ جدید کے متعلق جو امور مَیں نے بیان کئے

ہیں وہ جماعت کے سامنے اُس وقت تک کہ مشیتِ الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دُہرائے جانے چاہئیں۔"
(خطبہ جمعہ ۲۶ رمئی ۱۹۳۵ء)

نیز فرمایا:۔

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے اُن میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔"
(خطبہ جمعہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اَور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سُنایا کریں بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہیئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً یا خلاصۃً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سُنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے اُسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اَور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"
(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸)

تحریکِ جدید میں مدِّنظر امور

"تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریکِ جدید میں مدِّنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریکِ جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔"
(خطبہ جمعہ ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۸ء۔ الفضل جلد ۲۶ نمبر ۱۲۷)

تحریکِ جدید کے مطالبات کا خلاصہ

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں:۔

۱۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش

پیدا کرنا۔

۲۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

۳۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں (دعوتِ الی اللہ) کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

۴۔ چوتھے جماعت کو (دعوتِ الی اللہ کے) کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء صہ۳)

نیز فرماتے ہیں:۔

"تحریکِ جدید کے تمام مطالبات اِس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکہ دے لوگے؟ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریکِ جدید کا آغاز کیا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء۔ الفضل جلد ۲۵ نمبر ۲۸۳)

جماعتِ احمدیہ کا فرض

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اُس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزّت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۶۔ نومبر ۱۹۳۴ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے اور کھاتے پھرتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں اِن باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں پس ان باتوں کو دُہراؤ اور دُہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا وِرد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اُٹھے کہ ہم بغیر قربانی

اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کیلئے تیار ہوں۔ایک عورت سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۲۸)